صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 21 اپریل 2014ء بمطابق 20 جمادی الثانی 1435 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر تیس پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ

یرِیدُ ٱللَّهُ لِیبَیِّنَ لَكُمۡ وَیَهۡدِیَكُمۡ سُنَنَ ٱلَّذِینَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَیَتُوبَ عَلَیۡكُمۡ وَٱللَّهُ عَلِیمٌ حَكِیمٌO وَٱللَّهُ یرِیدُ أَن یتُوبَ عَلَیۡكُمۡ وَیرِیدُ ٱلَّذِینَ یتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِیلُواْ مَیۡلاً عَظِیمًاO یرِیدُ ٱللَّهُ أَن یخَفِّفَ عَنكُمۡ وَخُلِقَ ٱلۡإِنسَـٰنُ ضَعِیفًا۔

(ترجمہ): خدا چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ اور خدا تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔ خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا ہوا ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جناب نور سلیم صاحب! 'کوئسچنز آور' شروع کرتے ہیں، نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سردار حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، سردار بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، کل بونیر میں عوامی نیشنل پارٹی کے سینیئر رہنما افضل خان صاحب کو شہید کر دیا گیا اور ساتھ ساتھ کل ہی ماشو خیل میں میاں مشتاق شہید کے حجرے کو، اس کے گھر کو اڑا دیا گیا اور پھر بد قسمتی سے ان کے تین Cousins کو، رشتہ داروں کو اغواء بھی کر لیا گیا اور ساتھ ساتھ حامد میر صاحب پر بھی حملہ ہوا۔ سپیکر صاحب، میں پوائنٹ آف آرڈر پر تفصیل سے بات نہیں کرونگا اور گزارش بھی یہی ہوگی کہ شہید کیلئے دعا ہو، حامد میر صاحب کی صحتیابی کیلئے بھی دعا ہو لیکن سپیکر صاحب، عجیب حالت بن گئی ہے، کھلے عام، بونیر میں خصوصاً کھلے عام دہشت گرد لوگ جو ہیں وہ روڈوں پر آکر سر کردہ رہنماؤں کو، لیڈرز کو گاڑیوں سے لے جا کر ان کو قتل کر دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس طرح کے جو واقعات ہیں، ان میں بڑی تیزی آگئی ہے۔ سپیکر صاحب، پھر یہ پوچھنا لازمی بن جاتا ہے کہ جو مذاکرات ہو رہے ہیں، ہم بھی پھر یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو مذاکراتی کمیٹیوں میں بیٹھے ہیں، ہمیں بھی ان سے پوچھنا چاہیے کہ وہ کس کی نمائندگی کر رہے ہیں؟ کیا روزانہ کے جو واقعات ہیں، پھر ہم نے تو کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ان مذاکراتی کمیٹیوں نے اپنا یہ Plea رکھا ہو کہ مذاکرات میں تعطل آگیا ہو اور کھلے عام جو دہشت گردی ہے، اس کو فروغ مل رہا ہے، صوبائی حکومت سے بھی ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ صحیح ہے کہ یہ مذاکرات ہو رہے ہیں اور ہم متفق بھی ہیں اور ہمیں امید بھی ہے اور توقع بھی رکھ رہے ہیں کہ مذاکرات کی راہ سے اس مسئلے کا حل جو ہے وہ نکل آئے لیکن سپیکر صاحب، پھر عجیب منطق یہ ہے کہ اس صوبے میں صرف عوامی نیشنل پارٹی کو ٹارگٹ بنانا، عوامی نیشنل پارٹی کے بندوں کو اغواء کرنا، ان کی رہائشگاہوں کو مسمار کرنا، پھر ہم بھی یہ حق رکھتے ہیں کہ کیا عوامی نیشنل پارٹی کے لوگ اس ریاست کے باشندے نہیں ہیں، کیا یہ جو ہمارا صوبہ ہے، یہ اسی ملک کا حصہ نہیں ہے؟ تو حکومت سے ہماری یہی التجا ہوگی کہ سنجیدگی سے ان

مذاکراتی کمیٹیوں سے یہ بات ضرور کی جائے کہ یہ جو اغواء برائے تاوان، یہ جو ٹارگٹ کلنگ، اور میں یہ بھی ساتھ ساتھ بتاؤں سپیکر صاحب! کہ ہر ایک ضلع میں ہمارے عہدیداروں کو بالکل خطوط مل رہے ہیں، ٹیلی فون ان کو آرہے ہیں، ان کے بچے اغواء ہو رہے ہیں، کیا عوامی نیشنل پارٹی کا یہی جرم ہے کہ ہم اس خطے کے وفادار ہیں، ہم تشدد سے نفرت کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، ہم ان دہشت گردوں کی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سردار حسین: عوامی نیشنل پارٹی کا صرف یہی قصور ہے کہ ہم نے ان دہشت گردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال رکھی ہیں؟ تو سپیکر صاحب، صوبائی حکومت سے بھی یہ گزارش ہے کہ سنجیدگی سے اس مسئلے کو اٹھایا جائے اور مذاکراتی کمیٹی کے سامنے یہ چیزیں جو ہیں، یہ ضرور رکھنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: میں مفتی صاحب سے خواست کرتا ہوں کہ دعا کریں۔ جی، لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر بہت بہت شکریہ۔ جیسے سردار حسین بابک صاحب نے فرمایا اور جو ماشو خیل میں افضل خان کو قتل کیا گیا ہے، میں اپنی جماعت کی طرف سے اس واقعے کی انتہائی مذمت کرتا ہوں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ لفظ مذمت بہت تھوڑا ہے، انتہائی مخدوش صورتحال ہے کہ ہم اپنے گھروں میں محفوظ نہیں ہیں، قتل کرنا اور پھر گھر سے ان کو اٹھانا، اغواء کرنا تو ان سارے واقعات کا، اور ہم حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جو اغواء ہوئے ہیں، ان کو فوری طور پر بازیاب کرانا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے اور ہم سب اپوزیشن کی طرف سے جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، اس واقعے کی سخت مذمت کرتے ہیں اور ان واقعات کو ہر صورت میں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ واقعات بند ہونے چاہئیں، جو قتل و غارت گری ہو رہی ہے، یہ قتل و غارت گری اب بند ہونی چاہیے اور جیسے مذاکرات کے حوالے سے بات کی، ہم نے پہلے بھی کہا کہ مذاکرات ہونا، ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری روایات کے مطابق، پشتونوں کی روایات کے مطابق جب جرگے بیٹھتے ہیں اور باتیں ہوتی ہیں تو پھر فریقین کی طرف سے کوئی واقعات رونما نہیں ہوتے لیکن یہاں عجیب مذاکرات ہو رہے ہیں کہ ادھر سے واقعات ہو رہے ہیں اور ادھر مذاکرات ہو رہے ہیں تو ہمیں ان اپنی روایات کا اور، اس کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ کس طرح کی مذاکرات ہو رہے ہیں کہ جنگ

بندی کا جو 10 اپریل تک ٹائم رکھا گیا تھا تو میں کہتا ہوں کہ جب تک مذاکرات چل رہے ہیں تو جنگ بندی ہونی چاہیے جناب سپیکر! اور کل ایک دوسرا واقعہ جو حامد میر صاحب کا، صحافت کے لحاظ سے، صحافت پرایک حملہ تھا تو ہماری جماعت اپنے دوستوں کی طرف سے بھی ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ہمارا یہ مطالبہ ہے اور سندھ کی حکومت سے بھی کہ اس طرح کے واقعات ہونا، صحافیوں پر حملہ ہونااوران پر جن لوگوں نے حملہ کیا ہے،ان کو فوری طور پر پکڑنا تاکہ ان جیسے واقعات رونما ہوں اوراگرسزا ملے گی تو یہ مسائل حل ہونگے۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا بابک صاحب او مولانا صاحب چې کوم ذکر اوکړو، په پیښور کښې چې کومه واقعه شوې ده او کومه واقعه جناب سپیکر صاحب! په بونیر کښې شوې ده، مونږ د هغې د خپلې پارټۍ د طرف نه پرزور مذمت کوؤ او خصوصاً په حامد باندې چې کوم اټیک شویدے په کراچۍ کښې، د هغې هم په پرزور الفاظو سره مذمت کوؤ۔ حامد میر حقیقت دے چې Straightforward سړے او صحافی دے او همیشه د پاره ئے یوه سچه خبره کړې ده نو زمونږ د گورنمنټ نه هم دا مطالبه ده چې د هغې کوم ملزمان دی، هغه د فوراً گرفتار شی او د اللہ تعالیٰ نه هم دا دعاگو یو او د هغوې د صحت یابئ د پاره مونږ ټول تقریباً دعاگو یو چې اللہ د هغوې له ډیر زر صحت ورکړی او جناب سپیکر صاحب! بابک صاحب چې کومه خبره وکړه یا مولانا صاحب، دا حقیقت دے د کور نه سړے اغواء کیږی او هغه غر ته بوتلل او هغه وژل، دا زمونږ د پاره د افسوس خبره ده۔ چیف منسټر صاحب هم ناست دے، منسټران صاحبان هم ناست دی، په دې باندې ډیر زیات بحث وشو، په امن و امان باندې، په لاء اینډ آرډر باندې ډیر زیات بحث وشو نو کم از کم زما د خپل طرف نه دا ریکویسټ دے چې دا خبرې Light اخستل نه دی پکار، په دې باندې چې څومره غور کولې شی، پکار ده چې گورنمنټ پرې غور وکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یم چې ما له موقع راکړه۔ ما نه مخکښې څنګه چې بابک صاحب، لطف الرحمان صاحب او محمد علی شاه باچا صاحب خبره وکړه، دا کومه واقعه چې بونیر کښې شوې ده او په ماشو خیلو کښې شوې ده، مونږ د هغې مکمل مذمت کوؤ۔ که اوګورئ نو د تیر څو میاشتو نه دا بیا یو سلسله شروع شوې ده چې په هغې کښې سیاسی کارکنان ټارګټ کیږی لګیا دی، په بونیر کښې دا څویمه واقعه ده چې کیږی۔ د دې نه مخکښې زمونږ د پارټئ عدالت خان صاحب هلته کښې ټارګټ شوے وو، دا اوس د دوئ د پارټئ افضل خان صاحب هلته کښې ټارګټ شویدے، دلته میاں مشتاق صاحب په پیښور کښې شهید کړے شو او بیا دا پرون د هغوی په کور باندې دوباره حمله شوې ده، د هغوې حجرې کښې بم دهماکه هم شوې ده او بیا د هغوې خپلوان ئے اغواء کړی هم دی، نو د دې واقعې چې څومره هم مونږ مذمت وکړو او مونږ غواړو چې حکومت د دې شی نوټس واخلی او د دې شی باندې یو فوکس، Strategy پکار ده ځکه چې که مونږ ئے هم داسې پریږدو چې دا واقعات دغه کیږی، د دې اثرات چې دے هغه به په ټوله صوبه باندې کیږی او دې سره به خوف و هراس پهیلاویږی۔ ورسره ورسره دا کوم چې د حامد میر صاحب والا په کراچئ کښې شوې ده، مونږ د هغې هم مذمت کوؤ او دا غواړو چې د هغې آزادانه تحقیقات د وشی۔ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان خان۔ جی، نلوٹھا صاحب بات کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ ایک انتہائی افسوناک واقعہ ہوا جو مولانا صاحب اور سردار بابک صاحب، پھر سکندر شیرپاؤ اور محمد علی شاہ صاحب نے جس کی نشاندہی کی، میں بھی مسلم لیگ نون کی طرف سے اس واقعے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فی الفور اس واقعے کی انکوائری کی جائے اور اس میں ملوث جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ چونکہ یہ صوبہ ایک بہت بڑا، کافی عرصے سے ایک بہت بڑا نقصان اٹھا چکا ہے اور ہم مزید اس کے متحمل نہیں ہو سکتے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاءاللہ حکومت اس کا فوری نوٹس لے گی اور حامد میر ایک اعلیٰ صحافی تھے اور معتبر صحافی تھے، ان کے اوپر جو کراچی کے اندر واقعہ ہوا، اس کی بھی میں پرزور مذمت کرتا ہوں اور سندھ

حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کے اوپر جو دہشت گردوں کا حملہ ہوا، اس کے ملزمان کو گرفتار کر کے انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل درست ہے کہ جو واقعات ہو رہے ہیں اور جو مذاکرات ہو رہے ہیں اور جو ہم چاہتے ہیں، وہ یہ نہیں ہے کہ ایک پولیٹیکل پارٹی کیلئے امن ہو یا کچھ خاص لوگوں کیلئے امن ہو۔ امن کا مقصد یہ ہے کہ سارے لوگوں کیلئے، تمام پولیٹیکل پارٹیز کیلئے امن ہو، ہم اس کو امن نہیں کہہ سکتے کہ کسی کیلئے ہو یا کسی کیلئے نہ ہو۔ تو اس سے پہلے بھی اس کے اوپر جو اسمبلی کے اندر بحث ہو رہی تھی اور جعفر شاہ صاحب نے ایک نکتہ اٹھایا تھا، تو ہماری یہ امید ہے کہ جب مذاکرات ایک خاص سٹیج پہ پہنچ جائیں گے تو ہم یہ ساری باتیں جو ہیں وہ بیچ میں رکھیں گے کیونکہ جناب سپیکر، ایک چیز میں نوٹ کر رہا ہوں کہ جو پچھلے دس سال کے حالات ہیں، اس کی وجہ سے کچھ 'پرسنز' ، جیسا کہ میاں مشتاق صاحب اللہ بخشے، وہ میرے بڑے اچھے دوست تھے، میرے حلقے کے اندر اے این پی کے بالکل ایف آر تک Co-worker موجود ہیں اور اے این پی یا کوئی بھی پارٹی ہو، اس میں بھی کچھ 'سلیکٹڈ' ورکرز کے اوپر زیادہ اٹیکس ہو رہے ہیں، تو یہ جو حالات بنے ہیں اس کے اندر ہم نے، چونکہ ہمارا کلچر ہے، چاہے اس میں جرگوں کی ضرورت ہو، جو بھی طریقہ ہو تو اگر ایک بڑے لیول کے اوپر یہ مذاکرات کامیاب ہو جائیں تو پھر ان شاءاللہ ہم یہ بھی کریں گے کہ نیچے تک یہ سارا عمل لانے کیلئے اس میں جو حکومت کی ذمہ داری ہے، جتنی بھی کارروائی کرنا پڑے گی لیکن میں اس ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر ایک بندے کی بھی امن کی ضمانت نہیں ہے تو اس کو ہم کامیاب مذاکرات نہیں کہہ سکیں گے، نہ اس کو ہم امن کہہ سکیں گے اور اس کیلئے جیسے سکندر صاحب نے بات، جو جو بھی Concerned ہیں، ان کو بٹھا کے جو مذاکراتی ٹیم ہے، وہ جب ایک خاص سٹیج پہ پہنچ جائیں گے تو جب یہ موزوں سمجھیں گے تو ان کے ساتھ ہم اپنے مسائل شیئر کریں گے، صوبے کے مسائل شیئر کریں گے۔ پولیٹیکل پارٹیز کا جو Concern ہے اور یہ میں جعفر شاہ کے ساتھ پچھلے دنوں یہ بات جو انہوں نے اٹھائی تھی تو یہی گورنمنٹ کی پالیسی ہے، امید کرتے ہیں، امید کرتے ہیں کہ یہ مذاکرات ایک خاص سٹیج پر پہنچ جائیں تو جو ہمارے معاملات ہیں اور یہ جو اپنے پرائے کی بات ہے یا کوئی

پولیٹیکل پارٹی اگرٹارگٹ ہوگی، اگر مذاکرات کامیاب ہونگے اور امن ہوگا ان شاءاللہ تو سب کیلئے ہوگا اور ان کا Concern بالکل Genuine ہے، ہم مذمت بھی کرتے ہیں۔ جو حامد میر صاحب کا واقعہ ہے، یقیناً میڈیا کے اوپر ایک ضرب ہے، آزادی اظہار رائے کے اوپر ایک ضرب ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کی انوسٹی گیشن ہو اور جو Culprits ہیں، وہ سامنے آئیں لیکن ساتھ یہ ایک بات ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کہیں ثبوت نہ ہو تو بعض ادارے ملک کے بڑے اہم ہوتے ہیں اور اگر ان کے اوپر ایسا اعتراض آجائے کہ وہ ملک دشمن عناصر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں یا اس کے اوپر بے جا اعتراضات یا اپنا فائدہ اٹھانا چاہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کسی چیز کا ثبوت نہ ہو تو ذمہ دار اداروں کے اوپر اس قسم کے الزامات لگانا، یہ ملک کیلئے بہت زیادہ نقصان دہ ہوسکتا ہے کیونکہ Already بہت زیادہ خطرات لاحق ہیں اور سیکورٹی ایجنسیز کے اوپر اس طرح کی بات، تو اگر کوئی ثبوت ہو تو پھر تو الگ بات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اتنا جلدی Prematurely اور اتنا Carelessly statements آنا کہ اس میں ملک کا کوئی اہم ترین سیکورٹی ادارہ Involve ہے، یہ ملک کیلئے نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بروقت جس طرح پرائم منسٹر صاحب نے جوڈیشل انکوائری کا آرڈر کیا ہے تو ان شاءاللہ ان کے Culprits سامنے آجائیں گے، ہم بھی چاہتے ہیں کہ بروقت اور Transparent investigation ہو تاکہ حقائق سامنے آجائیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب محمود صاحب! بس جلدی بات کرلیں کیونکہ پھر اپنے ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ زه د خپلې حلقې د عمر اډې فیډر خبره کوم چې وفاقی وزیر عابد شیر علی غلور ورځې کیږی زما فیډر بند کړے دے، د عمر اډې فیډر، د ښبنکلو اوبه نشته، زه د وفاقی منسټر د دغه فیډرو بند کولو شدید مذمت کوم، هلته ماشومان دی، هلته کړاچی (نابالغه هلکان) دی، ټول کنډې والا نه دی سپیکر صاحب، بلونه هم ورکوی۔ دوئ لا د اسلام آباد نه په مونږ آرډر چلوی، مونږ د دغه آرډر او د ده چې دا کومه بدمعاشی ده، د دې شدید مذمت کوؤ په شدید الفاظ باندې، ځکه چې هلته په مونږ باندې هم په یو پله بمونه وریږی، په یو پله میزائل وریږی، بل پله مونږ نه پینځه میاشتې کیږی چې بجلی ئے کټ کړې ده سپیکر صاحب! او مونږ دا خواست کوؤ وفاقی وزیر ته، که د هغه ځائې نه په مونږ باندې بدمعاشی چلوې، ستا دا بدمعاشی مونږ نه منو۔

جناب سپیکر: ایجنڈے کی طرف چلتے ہیں،اس پہ اگر آپ نے باقاعدہ ڈسکشن کرنی ہے تو اس کو پھر ایجنڈے میں ہم لے آئیں گے۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: Mr. Noor Salim Malik: 'Questions Hour', 'Questions Hour', 'Questions Hour':

* 1084. Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Health be pleased to state that:

(a) Is it true that appointments were made during the last five years in RHC, Titter Khel, District Lakki Marwat;

(b) If yes, then please provide:

(i) The total number of appointments made during the period in the said health center;

(ii) Complete date of appointees;

(iii) The procedure adopted for the said appointments; and

(iv) Whether merit was observed in the said appointments?

Mr Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): (a) No appointments have been made during the last five years in RHC, Titter Khel, District Lakki Marwat.

(b) N.A.

جناب نور سلیم ملک: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔ کوئسچن نمبر 1084۔ جناب سپیکر، میں نے منسٹر آف ہیلتھ سے یہ سوال کیا تھا کہ "Is it true that appointments were made during the last five years in RHC, Titter Khel, District Lakki Marwat"، جناب سپیکر! اس کا جواب آیا ہے کہ "No appointments have been made during the last five years in RHC, Titter Khel, District Lakki Marwat" جناب سپیکر، میرے سوال کے دو حصے تھے اور دوسرا حصہ جو ہے وہ اس پر محیط تھا کہ اگر جواب 'ہاں' میں ہو تو اس میں جو Irregularities ہوئی تھیں، انکے بارے میں بات کی جاتی۔ جناب سپیکر، میرے پاس انفارمیشن موجود ہے کہ وہاں پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران کافی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور میرے پاس لسٹ بھی موجود ہے جن لوگوں کو وہاں پر Appoint کیا گیا ہے، ان کی Date of appointments بھی موجود ہے جو کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران کی گئی ہیں، میں چاہوں گا کہ منسٹر

صاحب بتائیں کہ آخر اس 'آگسٹ' فورم کو محکمے نے اتنی غلط انفارمیشن کیوں Provide کی ہیں اور یہ انفارمیشن چھپائی کیوں گئی ہیں؟ منسٹر آف ہیلتھ، میرا خیال ہے مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ جو انہوں نے بات اٹھائی ہے، جو محکمے کی طرف سے جواب آیا ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جی، جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

وزیر صحت: مجھے جواب تو دینے دیں نا، پھر بات کریں۔

جناب سپیکر: اچھا چلو یہ سپلیمنٹری، کیا ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں منسٹر صاحب سے، جیسا کہ میرے دوست نور سلیم خان نے اپوائنٹمنٹس کے بارے میں بات کی ہے سر، کیونکہ ان کے دور میں نہیں ہوئیں پچھلے دور میں اس قسم کی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور اس وقت کا ہیلتھ منسٹر پی پی کا تھا اور وہاں کا جو حلقے کا ایم پی اے تھا، وہ بھی پی پی پی کا تھا، تو 74 Complete، ابھی تو ان کا نہیں ہے، اتنی زیادہ بھرتیاں ہوئی ہیں اور میرے خیال میں نہ میرٹ کو خاطر میں رکھا بالکل، نہ اس کا ایڈورٹائزمنٹ ہوا ہے، بس صرف لیٹرز ان کو بھیجے گئے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پچھلے سال کی جو بھرتیاں ہوئی ہیں، اس کے بارے میں اگر پوری انکوائری کی جائے، یا یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں پہ یہ بالکل کلیئر ہو جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جو بات معزز ممبران صاحبان نے اٹھائی ہے، کیونکہ جو جواب محکمے کی طرف سے ملا ہے، انہوں نے تو Categorically کہا ہے کہ No appointments have been made during the last five years، تو اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہوئی ہیں تو یہاں محکمے کے لوگ بیٹھے ہیں، میں

ابھی ان کو کہتا ہوں کہ اس کی انکوائری کرائی جائے اور دونوں ممبران کو ساتھ بٹھایا جائے تاکہ ان کے اگر جہاں جو بھی Grievances ہیں، ان کو دور کیا جائے تو میں اس کیلئے تیار ہوں، کوئی وہ نہیں ہے، اگر آپ انکوائری چاہتے ہیں تو ہم اس کیلئے تیار ہیں، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: نور سلیم صاحب!

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر، شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ As a Minister of Health مجھے جواب دے رہے ہیں یا ان کے Behalf پر جواب دے رہے ہیں؟ (تالیاں) یہ مجھے بتادیں۔

وزیر صحت: میں منسٹر ہیلتھ کی حیثیت سے جواب دے رہا ہوں۔

جناب نور سلیم ملک: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔ (تالیاں) جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کوسچن، ہاں جی۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے بتایا کہ وہ انکوائری، میں یہ چاہوں گا کہ جیسے منور خان صاحب نے بھی کہا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے، اس میں بہت زیادہ Irregularities ہوئی ہیں جناب سپیکر، میرے پاس لسٹ موجود ہے، لوگوں کی اپوائنٹمنٹس کی Dates موجود ہیں، ان کے نام موجود ہیں، ان کی پوسٹ موجود ہے اور مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ محکمے نے اس قسم کا جواب کیسے دیا اس 'آگسٹ' فورم میں؟ جو 'No' کہہ کر ساری چیزیں انہوں نے ختم کر دیں تو میں چاہوں گا جناب سپیکر! کہ یہ کمیٹی میں جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور سب کو معلوم ہو جائے کہ کیا Irregularities ہوئی ہیں اور اب اس حکومت کے دوران کیوں اسے چھپایا جا رہا ہے؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: نور سلیم خان صاحب! یہ بتائیں کہ یہ جو آپ کے پاس لسٹ ہے، یہ اسی آر ایچ سی کی ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے؟

جناب نور سلیم ملک: جی جی، سپیکر صاحب! بالکل اسی آر ایچ سی کی ہے، میں آپ کو نام بھی بتا سکتا ہوں اگر آپ کہیں تو سر!

جناب سپیکر: جی۔

Mr. Noor Salim Malik: Muhammad Ayub s/o Eid Akbar, Laboratory Assistant, date of appointment 13th August, 2012. Mr. Haroon s/o Rehmatullah, Class IV, date of appointment 12th November, 2010. Ziaullah s/o Bahadur, Class IV, date of appointment 07th October, 2009. Gul Amin s/o Moeen-ud-din, Chowkidar, date of appointment 18th February, 2009. Amanullah s/o Mir Ali, Laboratory Technician, date of appointment 1st January, 2014.

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب! بتائیں جی؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، اگران کا یہی خیال ہے کہ کمیٹی میں جا کر اس چیز کو صحیح طور پر Sort out، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کمیٹی میں لانا چاہتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پچھلے پانچ سالوں سے لیکر اب تک سب کی بات ہو گی۔

وزیر صحت: پانچ سالوں سے لے کے اب تک جتنے بھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر کیا ہے، 1084؟

Is it the desire of the House that the Question No. 1084, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. (Applause) 1085, Noor Salim Khan Sahib.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، دا کوئسچنز آور ختم کړو، بابک صاحب! بیا وایا۔

جناب سردار حسین: منسټر صاحب خو ډیر زیات ښه جواب هم ورکړو او زما یقین دا دے سوال کمیټئ ته ریفر هم شو خو مونږ دا ګزارش کوؤ څکه چې تیره ورځ د لته د لوکل ګورنمنټ په حواله باندې کوئسچنې چې راغلې د بونیر په حواله باندې، نو چې کوم انفارمیشن ډیپارټمنټ دلته په هاؤس کښې ورکړی وو، دوه ورځې پس د هغې نه پس په اخبار کښې اشتهار راغے د بونیر او Same case دے او ډیپارټمنټ چې دومره غلط جواب ورکړے دے، کمیټئ ته خو خبره لاړه، د منسټر

صاحب ډیره زیاته شکریه خو منسټر صاحب د دا اووائی چې دلته یو آنریبل ممبر پروف ورکړل، دلته ډیپارټمنټ اووئیل چې اپوائنټمنټس نه دی شوي او هغه پروف ورکړل، د منسټر صاحب نه دا ګزارش دے چې ډیپارټمنټ دا غلط جواب ورکړے دے او دا ثابت شی نو منسټر صاحب ته ګزارش دے چې هغې خلقو ته به کومه سزا وی چې دې هاؤس ته دومره غلط غلط انفارمیشن ورکوی او دومره غلط غلط جوابونه ورکوی؟

جناب سپیکر: شوکت خان!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): باقی سر جی چې کمیټۍ ته خبره لاړه نو Committee will decide، ظاهره خبره ده۔

جناب سردار حسین: ما ستاسو نه د سزا تپوس وکړو چې د هغوی سزا به څه وی؟

وزیر صحت: هلته به د ډیپارټمنټ خلق موجود وی، هغوی به خپل جواب ورکړی تاسو له۔

جناب سپیکر: جی دا سې کوؤ کمیټۍ ته تلے دے، نور سلیم خان صاحب! کمیٹی میں چلا گیا ہے، کمیٹی جو بھی تجویز کرے گی، اس کے مطابق اس کے اوپر عمل ہوگا، کمیٹی Decide کرے گی۔ نور سلیم خان صاحب (مداخلت) میں نہیں، آپ اس کو لائیں گے، کمیٹی جو بھی تجویز کرے گی اس کے بارے میں، اس کے اوپر ہم عمل کریں گے، اسمبلی سے پاس کروائیں گے۔

جناب نور سلیم ملک: جی سر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نور سلیم خان صاحب! 1085۔

* 1085_ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Health be pleased to state that:

(a) The number of appointments of Midwives made during the last five years in Lakki Marwat and provide details of appointees including their names, residences, domicile and gender;

(b) Is it true that merit was observed in the said appointments;

(c) If not, then, will the Government ready to take action against those who violated the merit in the said appointments? Please give details.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): (a) 74 CMWs were appointed (List Attached) with the financial support of MNCH program on stipend of Rs. 2000 per month.
(b) Yes.
(c) N.A.

S. No.	Name	Domicile	Complete Postal Address	Gender
1	Fozia Rashid	Lakki	Mohalla, HafizAbad (Minakhel) Lakki Marwat	Female
2	Aysha Usman	Lakki	Mohalla Darmakhel Srai Naurang	Female
3	Sanodia	Lakki	Natukhel Srai Naurang	Female
4	Rukhsana Bibi	Lakki	Kotka Atlas Khan Srai Naurang	Female
5	Shahnaz Begum	Lakki	Tajazai	Female
6	Romana Qureshi	Lakki	Mohalla Natu Khel S. Naurang	Female
7	Naila Anjum	Lakki	Kotka Ramazan Sobidar S. Naurang	Female
8	Rehana Yasmeen	Lakki	Mohalla Gul Baz P.O. S. Naurang	Female
9	Romana Sohrab	Lakki	Mohalla Natu Khel S. Naurang	Female
10	Mehwish Andaleb	Lakki	Shekhan Lakki Marwat	Female
11	Sumera Yasmeen	Lakki	Mohalla Bamozai Lakki Marwat	Female
12	Balqis Bibi	Lakki	Kotka Kaki Jan S. Naurang	Female
13	Bushra Naheed	Lakki	Shekhan Lakki Marwat	Female
14	Sadia Bibi	Lakki	Mohalla Natu Khel S. Naurang	Female
15	Safia Naz	Lakki	Lakki Marwat	Female
16	Nishat Bibi	Lakki	Natu Khel S. Naurang	Female
17	Farah Deeba	Lakki	Mohalla Gulwaliabad (Mina Khel) Lakki Marwat	Female
18	Samina Bibi	Lakki	Lakki Marwat	Female
19	Bibi Hajra	Lakki	Kotka Najeeb Khel Marmandi S. Naurang	Female
20	Fozia Jabeen	Lakki	Atlas Khan S. Naurang	Female
21	Israj-un-Nisa	Lakki	Kotka Zarif Khan S. Gambeela Lakki Marwat	Female

22	Shazia Bibi	Lakki	Baist Khel Lakki Marwat	Female
23	Shahida Perveen	Lakki	Mohallah Khanankhel Begu Khel Lakki Marwat	Female
24	Nazreen Bibi	Lakki	Kotka Atlas Khan S. Naurang	Female
25	Salma Mumtaz	Lakki	Mamma Khel	Female
26	Navida Khanam	Lakki	Mohallah Zaitoon khel Landiwah	Female
27	Ulfat Bibi	Lakki	Mamma Khel	Female
28	Rani Muzafar	Lakki	Mamma Khel	Female
29	Hasina Kausar	Lakki	Kotka Muzaffar Yard	Female
30	Mehjabeen	Lakki	Tanchi Abad S. Naurang	Female
31	Semab Murad	Lakki	Tanchi Abad S. Naurang	Female
32	Roheela Bibi	Lakki	Mohalla Shaikhan Lakki Marwat	Female
33	Rafia Bibi	Lakki	Zafar Mamma Khel	Female
34	Sarwa Bibi	Lakki	Mamma Khel	Female
35	Shabna Bibi	Lakki	Kotka Khan Bahadur S. Naurang	Female
36	Tahmina Bilal	Lakki	Near Marwat Public School Lakki Marwat	Female
37	Semab Khanam	Lakki	Mohalla Bilal Town near Degree College Lakki Marwat	Female
38	Hasina Akhtar	Lakki	Mohallah Meena Khel Lakki Marwat	Female
39	Lubna Yasmeen	Lakki	Mohallah Bamozai Lakki Marwat	Female
40	Sameena Bibi	Lakki	Disstt: Live Stock Office Lakki Marwat	Female
41	Mussarat	Lakki	Village Mela Shabkhel Lakki Marwat	Female
42	Tasleem Bibi	Lakki	Mohallah Haqdad Abad Lakki Marwat	Female
43	Zartaja	Lakki	Mohallah Mehmood Khel vill Abdul Khel	Female
44	Kanwal Arooj	Lakki	Near Purana Telephone Exchange Lakki	Female
45	Shaila Rahim	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
46	Shahida Parveen	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
47	Robina Sadiq	Lakki	Mohallah Meena Khel Lakki Marwat	Female

48	Nighat Sultana	Lakki	Mushal Public School Mohallah Gul Baz S. Naurang	Female
49	Hajira Bibi	Lakki	Mohallah Saeed Khel Lakki Marwat	Female
50	Sadia Hameed	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
51	Nighat Shaheen	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
52	Farhad Bibi	Lakki	Kotka Khan Sardar S. Naurang	Female
53	Ulfat Perveen	Lakki	Kotka Atlas Khan S. Naurang	Female
54	Nabila Naz	Lakki	Near Middle School Kaki Road S. Naurang	Female
55	Nadia Mehrab	Lakki	Mumtal Abad S. Naurang	Female
56	Rozeena Bibi	Lakki	Mumtal Abad S. Naurang	Female
57	Naheeda Bibi	Lakki	Mohallah Jabo Khel vill Mamma Khel	Female
58	Sidra Sami	Lakki	Tanchi Abad S. Naurang	Female
59	Nargis Naheed	Lakki	Mohallah Bahadur Nawaz Kaki Road S. Naurang	Female
60	Parveen Kausar	Lakki	Mohallah Natu Khel S. Naurang	Female
61	Akhtar Bibi	Lakki	Mohallah Gul Baz S. Naurang	Female
62	Sadaf Mumtaz	Lakki	Kotka Atlas Khan S. Naurang	Female
63	Bibi Amna	Lakki	Mohallah Jabo Khel vill Mamma Khel	Female
64	Nabila Hameed	Lakki	Kotka Kaki Jan S. Naurang	Female
65	Wakila Bibi	Lakki	Tanchi Abad S. Naurang	Female
66	Sadaf Nayab	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
67	Zainab Bibi	Lakki	Mohallah Painda Khel vill Tajazai	Female
68	Dilshad Bibi	Lakki	Mamtal Abad S. Naurang	Female
69	Robina Akhtar	Lakki	Mohallah Meena Khel Lakki Marwat	Female
70	Bibi Salama	Lakki	Mohallah Khoidad Khel Lakki Marwat	Female
71	Shahida Parveen	Lakki	Mohallah Gulby Khel Vill Dalo Khel	Female
72	Aftab Bibi	Lakki	Mohallah and vill: Mela Shahab Khel	Female

73	Jamila Begum	Lakki	Lakki City	Female
74	Gul Rehana	Lakki	Pahar Khel	Female

جناب نور سلیم ملک: جی تھینک یو، تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب نے جو یقین دہانی، یقیناً وہ خود بھی کمیٹی میں موجود ہونگے تو یقیناً وہاں پر جو لوگ بھی اس میں ملوث ہوئے، ان کو سخت سزا دی جائے گی۔ کوئسچن نمبر 1085 جناب سپیکر، میں نے منسٹر آف ہیلتھ سے کوئسچن پوچھا تھا کہ:

"The number of appointments of Midwives during the last five years in Lakki Marwat and provide the details of appointees including their names, residence, domicile, and gender"

جناب سپیکر، اس کا جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے کہ "74 CMWs were appointed (List Attached) with the financial support of MNCH program on stipend of Rs. 2000 per month"، جناب سپیکر، اس لسٹ کے مطابق جس وجہ سے میں نے یہ سوال پوچھا تھا، وہ اس میں Cover کر لیا گیا ہے لہذا اس سوال کو میں مزید نہیں چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: 1086، نور سلیم خان۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ کوئسچن نمبر 1086۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1086_ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) The total number of health facilities i.e. RHCs and Hospitals situated in PK-75 alongwith detail of total strength of the staff posted therein, showing sactioned and vacant posts in each health facility;

Mr Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): There are one RCH, 12 BHUs and two Civil Dispensaries in PK-75.

Details of sactioned, filled and vacant posts are as under:

Institution	Sactioned posts	Filled post	Vacant post
RHC	26	26	Nil
BHUs	84 (7 in each BHU)	84	Nil
Civil Dispensaries	12 (6 in each CD)	12	Nil

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر، یہاں پر بھی منسٹر آف ہیلتھ سے پوچھا گیا کہ:

"The total number of health facilities i.e. BHUs, RHCs and Hospitals situated in PK-75 alongwith detail of total strength of the staff posted therein showing sanctioned and vacant posts in each health facility"

جناب سپیکر، یہاں پر پھر وہی مسئلہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کو اپنی Facilities کا ہی علم نہ ہو تو وہ ڈیپارٹمنٹ وہاں پر سہولتیں کیسے دے گا؟ جناب سپیکر، میرے حلقے میں ایک سول ہاسپٹل بھی آتا ہے، ایک ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بھی آتا ہے، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل، ان ہسپتالوں کو بالکل Ignore کر دیا گیا ہے اور جواب مجھے دیا گیا ہے کہ There are one RCH, 12 BHUs and two Civil Dispensaries in PK-75، جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بھی میرے حلقے میں ہے جو کہ پورے ضلع کا ہے اور اس کے علاوہ ایک سول ہاسپٹل بھی سب تحصیل تاجوڑی میں موجود ہے جس کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا ہے، وہ بھی میرے حلقے میں موجود ہے۔ مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ جو آگے Details دی گئی ہونگی، یہ بھی اسی طرح کی Details ہونگی جیسی Details انہوں نے Provide کیں جس میں پورے ہسپتال ہی غائب کر دیئے گئے ہیں، میں منسٹر آف ہیلتھ سے جواب چاہونگا۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، انہوں نے جو بات کی ہے کہ ڈی ایچ کیو کو Mention نہیں کیا گیا ہے تو ڈی ایچ کیو سب کو پتہ ہوتا ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ڈی ایچ کیو ہاسپٹل ہوتا ہے، یہاں پر اسلئے اس کو Mention نہیں کیا گیا لیکن باقی جو انہوں نے تفصیل دی ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ تفصیل ٹھیک نہیں ہے تو یہاں پر محکمہ بیٹھا ہوا ہے، آپ میرے ساتھ ابھی وقفے میں بیٹھ جائیں، آپ کو کوئی اعتراض ہوا تو ان شاءاللہ آپ کا اعتراض دور کر لیا جائے گا۔ جیسے آپ سمجھیں گے، جس طرح آپ کہیں گے، اس طرح ہو گا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی نور سلیم خان۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ۔ منسٹر آف ہیلتھ نے اچھی بات کہی، میں تو خوش ہوں کہ یہی جو ہیں ہمارے منسٹر آف ہیلتھ رہیں، جس طریقے سے انہوں نے ہمیں بتایا ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک بات یہاں Clarify کرنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب نے بھی بڑی پتے کی بات کہی اور ہو سکتا ہے مجھے علم نہ ہو کہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل ہر ضلع میں ہوتا ہے لیکن Unfortunately میرے ضلع میں جو ڈی ایچ کیو ہاسپٹل ہے وہ فنکشنل نہیں ہے اور میں چاہتا تھا کہ اس کا ذکر یہاں پر آئے۔ اسلئے میں نے اپنے سوال میں ہاسپٹلز کا ذکر کیا تھا جناب سپیکر! اور منسٹر آف ہیلتھ سے ایک اور بات بھی کہہ رہا ہوں کہ ڈی ایچ کیو کے بعد سول ہاسپٹل آتا ہے سیکنڈ کیٹیگری میں، اس پورے سول ہاسپٹل کو انہوں نے Skip کر دیا ہے تو میں چاہو نگا، میں چاہو نگا کہ میں منسٹر صاحب کے ساتھ وقفہ میں بیٹھوں اور جو بھی محکمے کے لوگ یہاں موجود ہیں، ان سے اس بارے میں معلومات کریں۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 1087۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، اس نے تو وہ کر دیا ہے، آپ بھی اس کے ساتھ بیٹھ جائیں اس میٹنگ میں۔

جناب سردار حسین: زه يو خبره كوم نو۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: شكريه سپيكر صاحب۔ منسټر صاحب جي چې كله اوته واخستلو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ستا دغه دے كنه، اشنا دے۔ (قہقہے)

جناب سردار حسین: منسټر صاحب چې كله اوته واخستو نو دلته كښې دوئ اعلان كړے وو چې په ټولو ضلعو كښې، پينځويشت واړو ضلعو كښې ډى ايچ كيوز چې څومره دى، دوئ ته به مونږ د ټيچنګ هاسپټلز درجه وركوؤ۔ كه منسټر صاحب دا مهرباني وكړله چې دا درجه به د ټيچنګ هاسپټلز كله وركوى نو ډيره زياته مهرباني به وى؟

جناب سپیکر: شوکت خان۔

وزیرصحت: جناب سپیکر، دا مونږ وئیلی وو چې مونږ به ټولو غټو هسپتالونو ته د ټیچنګ درجه ورکوؤ خو دا پینځه کاله دی ان شاءالله تعالیٰ مونږ هغې ته یو وعده پوره کړله چې ټولو ډی ایچ کیو هسپتالونو ته د اټانومی درجه ورکړله Automatically ان شاءالله تعالیٰ دغه هسپتالونو کښې چې کوم کمے دے، که هغه د ډاکټرز په صورت کښې دے، د Equipments په صورت کښې دے او که د ټیکنیشنز په صورت کښې دے۔ مخکښې په دې صوبه کښې صرف څلور هاسپټلز چې وو هغه Autonomous وو، اوس ان شاءالله تعالیٰ Totally چې څومره ډسټرکټ هیډ کواټر هاسپټلز دی، هغوی ته د Autonomous درجه ورکړې شوې ده، ان شاءالله دغه ضرورت به پوره شی۔

جناب سپیکر: 1087، انیسہ زیب، میڈم انیسہ زیب۔

* 1087 _ محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کیاوزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام صحت کے تدریسی اداروں اور ہسپتالوں کے کئی ڈاکٹر صاحبان طویل رخصت پر جا چکے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر صاحبان میں سے اکثر مزید تعلیم و تربیت کی خاطر رخصت پر چلے گئے ہیں؛

(ج) اگر(الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان تمام ڈاکٹر صاحبان کی مکمل فہرست بمعہ تاریخ آغاز واختتام رخصت فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ایسے ڈاکٹر صاحبان کی آسامیوں پر کس کو اور کب سے تعینات کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیرصحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ڈاکٹر صاحبان کی مکمل تفصیل بمعہ تاریخ آغاز واختتام رخصت درج ذیل ہے۔ محکمہ ہذا نے اب تک 500 کے قریب ڈاکٹر ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں اور انکی تعیناتی مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں خالی آسامیوں پر کی گئی ہے۔

PERFORMA SHOWING DETAILS OF DOCTORS ON LEAVE
IN TEACHING HOSPITALS OF KHYBER PAKHTUNKHWA

S.No	Name & place of posting	Period of Leave	From	To
1.	Dr Samiullah Associate Professor Dermatology LRH	365 days	21.01.2014	20.01.2015
2.	Dr. Saeed ur Rehman Associate Professor, Pathology KGMC Peshawar	1460 days	15.08.2013	14.09.2017
3.	Dr. Ehsan Ullah Khyber Girls Medical College	1460 days	29.07.2010	28.07.2014
4.	Dr. Nusrat Ali, LRH Peshawar	730 days	26.06.2012	25.06.2014
5.	Dr. Hafeez Ullah Wazir KTH	730 days	03.04.2012	02.04.2014
6.	Dr. Abdul Wajid KTH	730 days	15.06.2012	14.06.2014
7.	Dr. Muhammad Tiyyab KTH	730 days	01.07.2013	30.06.2015
8.	Dr. Muzaffar Iqbal HMC Peshawar	730 days	07.06.2013	06.06.2015
9.	Dr. Muhammad Ali Jadoon Ayub Teaching Hospital Abbottabad.	730 days	20.08.2013	19.08.2015
10	Dr Azhar Hussain Ayub Teach Hospital Abbottabad	730 days	01.09.2013	30.09.2015
11	Dr. Zaffar Ali Khan Saidu Group of Teaching Hospital, Swat	730 days	10.01.2014	09.01.2015

12	Dr. Naila Asmat HMC Peshawar	730 days	16.07.2012	15.07.2014
13	Dr. Khadija Nowaira Abdullah HMC Peshawar	730 days without pay	17.07.2012	16.07.2014
14	Dr. Laeeqa Qazi HMC Peshawar	730 days without pay	01.08.2012	31.08.2014
15	Dr. Humira Moheen HMC Peshawar	730 days (120 full pay, 180 half pay & 330 without pay)	01.02.2012	30.11.2015
16	Dr. Syeda Fauzia Sultana KGMC Peshawar	730 days without pay	01.07.2013	30.06.2015
17	Dr. Sadaf Zahoor, WMO HMC Peshawar	730 days without pay	20.06.2013	19.06.2015
18	Dr. Fozia Nawaz WMO MMC Mardan	365 days earned (half pay)	24.06.2013	23.06.2014
19	Dr. Fozia Gul WMO LRH Peshawar	336 days	11.09.2013	10.08.2014
20	Dr. Muhammad Uzair SMO SGTH Swat	730 days without pay	16.11.2012	15.11.2014
21	Dr. Asghar Ullah SMO KTH Peshawar	730 days without pay	13.09.2013	12.09.2015
22	Dr. Munir Akhtar PWMO BS-19 KTH Peshawar	730 days	23.05.2012	22.05.2014
23	Dr. Azhar Yaqoob	730 days	06.09.2012	05.09.2014

	MO LRH Peshawar			
24	Dr. Maeena Gul Demonstrator KGMC Peshawar	1095 days	16.12.2011	15.12.2014

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ کوئسچن نمبر 1087۔ جناب سپیکر، یہ سوال جو ہے پچھلی دفعہ بھی آیا تھا لیکن Unfortunately یہ اس وقت ٹائم زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں آسکا اور مجھے خوشی ہے کہ آج اس کا جواب دینے کیلئے خود شوکت یوسفزئی صاحب یہاں پر موجود ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سوال بڑا ٹیکنکل، بڑا Simple سا سوال ہے لیکن میں نے دیکھا ہے، چونکہ محکمے نے اس کا جواب، 24 ڈاکٹروں کی لسٹ دی ہے اور اس میں بیشتر ایسے نام نہیں ہیں جن کے متعلق مجھے ذاتی معلومات بھی ہیں کہ وہ کئی سالوں سے چھٹیوں پر ہیں اور یہ سمجھ نہیں آرہی کہ کیوں ایسا ہوا ہے؟ کوئی ٹیکنکل مار ہی دی گئی ہوگی یقیناً۔ سوال میرا یہ تھا کہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام صحت کے تدریسی اداروں اور ہسپتالوں کے کئی ڈاکٹرز طویل رخصت پر ہیں اور پھر ان میں سے اکثر، دوسرا حصہ تھا جز 'ب' کہ مذکورہ ڈاکٹر صاحبان میں سے اکثر مزید تعلیم و تربیت کی خاطر رخصت پر چلے گئے ہیں، اگر یہ جواب صحیح ہے تو تمام ڈاکٹرز یعنی جو طویل رخصت پر ہیں اور جو تدریسی اداروں، ان تمام کی فہرست فراہم کی جائے، بمعہ تاریخ آغاز و اختتام رخصت، نیز مذکورہ ایسے ڈاکٹر صاحبان کی آسامیوں پر کس کو اور کب تعینات کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ آپ نے دیکھا 24 ڈاکٹروں کی ایک لسٹ دے دی گئی اور اس میں یہ بتا دیا کہ کس کو کتنے دنوں کی کب سے کب تک اور کتنی چھٹی دے دی؟ نہ تو یہ بتایا کہ اس کی جگہ پر کس کو لگایا، نہ یہ بتایا کہ کیا یہ آسامیاں خالی تھیں؟ نہ یہ بتایا کہ کیا یہ تمام وہ ڈاکٹرز جو ہیں، پورے صوبے کے ہسپتالوں کی اور تدریسی اداروں، تمام کی میں نے معلومات مانگی ہیں اور مجھے یقین ہے جناب سپیکر! کہ آپ بھی بہت سے ایسے ڈاکٹر صاحبان کو جانتے ہونگے جو بوجوہ، اور زیادہ تر میری اطلاع کے مطابق سعودی عرب میں زیادہ ڈاکٹر جاب کر رہے ہیں اور یہاں پر ان کی سیٹیں قائم ہیں، پڑی ہیں اور وہ آتے ہیں اور پھر ایسا بھی میرے نوٹس میں ہے، میرے پاس وہ لیٹر بھی ہے کہ کالج نے یا تدریسی ادارے نے محکمہ ہیلتھ کو لیٹر لکھا ہے، ان ڈاکٹرز کی شکایت کی، بہت Important ڈاکٹرز ہیں، انستھزیا کے ڈاکٹرز، ای این ٹی کے پروفیسرز، آپ کے کارڈیالوجی کے، جن کی جگہ کوئی بھی انہوں نے آسامی Fill نہیں کی اور اس کا پریشر ہسپتالوں اور وہاں کی پرفارمنس پر ہے، منسٹر صاحب خود اس معاملے میں

بہت زیادہ چیزوں سے باخبر ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی مکمل معلومات دیں گے یا پھر میری یہ گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ وہاں پر میرے پاس جو معلومات ہیں، وہ بھی میں آمنے سامنے رکھوں اور جو وہاں سے آئی ہیں جو ان کے پاس ہیں، محکمہ بھی اپنی طرف سے اس کی وجوہات دے تاکہ اس کا مکمل طور پر اعادہ کر سکیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپلیمنٹری سر، سپلیمنٹری کوئسچن ہے جی۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔ جی آپ، میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، انہوں نے جو یہ لسٹ دی ہے، اگر اس میں یہ بھی کلیئر ہوتا کہ یہ تمام تعلیم کے سلسلے میں باہر ہیں یا یہ کسی اور وجہ سے باہر ہیں، یہ تھوڑا Mention کر لیں اور جناب سپیکر! جہاں تک ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ ہم نے ان کی پوسٹ کو Fill کر دیا ہے تو جنرل کیڈر کے ڈاکٹرز کی جگہ انہوں نے پانچ سو جنرل کیڈر کے ڈاکٹرز بھرتی کئے لیکن سپیشلسٹ کی جو سیٹیں خالی ہیں، وہ انہوں نے Fill نہیں کیں جناب سپیکر۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی۔

محترمہ نرگس: جناب سپیکر، مجھے تھوڑا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ یہاں پر ایبٹ آباد کے دو ڈاکٹرز کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے، دو سے زائد اور سپیشلسٹس گئے ہوئے ہیں، کارڈیالوجسٹس ہیں، ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹس ہیں اور وہ تین چار سال سے نہیں ہیں، تو سر! اس کے اوپر ضرور میں سمجھونگی کہ اس پر ضرور بات کی جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شوکت خان۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! بالکل یہ ایک بہت بڑا المیہ رہا ہے کہ بہت سارے ڈاکٹرز جو سپیشلسٹس ہیں، وہ ملک سے باہر چلے گئے ہیں اور اپنے دور میں تقریباً کوئی 85 کے قریب ڈاکٹروں کو ہم نے فارغ بھی کر دیا تھا اور، لیکن تعداد جو ہے، بالکل میں انیسہ زیب صاحبہ سے Agree کرتا ہوں کہ یہ

صرف 24 نہیں ہیں کہ جو ان کی Detail دی گئی ہے، یہ میرے خیال سے دو سو سے اوپر ہیں اور اس میں (تالیاں) میں کوشش کرونگا ان شاءاللہ تعالیٰ کہ اگر کل، مجھے اجازت۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کس طرح اس قسم کے جوابات دیتا ہے، مطلب یہ کہ یہ اسمبلی کو کیا سمجھتا ہے؟

(تالیاں)

وزیر صحت: اس میں کچھ، میں دوبارہ، چونکہ پچھلی دفعہ کو نسچن آیا تھا، اس میں ڈیٹیل دی گئی تھی، وہ بہت زیادہ تھی اور وہ لسٹ جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ تو، نہیں یہ Basically بہت۔۔۔۔۔

وزیر صحت: آپ مجھے جواب دینے دیں، میں جواب دے دوں پھر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر صحت: تو یہ ان شاءاللہ میں آج ہی ان سے پوچھ کر دوبارہ اگر کہتے ہیں، وقفے کے بعد تو میں دوبارہ بھی اس کا جواب دے سکتا ہوں اور اگر آپ کہتے ہیں کہ کل تو میں کل اس کا جواب دے دونگا۔ مجھے اس پر تھوڑا ٹائم، کیونکہ یہ خود میں نے دیکھا تھا جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: زه د منسټر صاحب ډیر مشکور یم چې هغوی آن د فلور آف دی هاؤس ایډمټ هم کړه او دا پکار هم داسې ده چې کوم ځائې کښې که د ډیپارټمنټ غلطی وی، مونږ به په هغې باندې پرده نه اچوؤ، دا زمونږ دغه دے ځکه چې مونږ ټول دلته کښې عوامی نمائندګان راغلی یو او د دې د پاره راغلی یو چې په دې ډیپارټمنټس باندې به چیک ساتو۔ نو دا زه د منسټر صاحب ډیر مشکور یم چې دوئ اومنله چې اؤ دا لسټ د دې نه زیات دے خو جناب سپیکر، خبره بیا دا راشی چې دا ډیپارټمنټ ولې دې هاؤس سره دا زیاتے کوی؟ دوئ خو وائی چې زه به بریک کښې نور ډیټیل واخلم خو اول خو د دې مونږ له جواب

راکړی چې دا غلط ډیټیل ولې راکړے شوے دے؟ دا خو یو لحاظ سره د دې هاؤس پریویلج چې دے هغه ئے Breach کړے دے۔

جناب سپیکر: جناب مفتی صاحب، مفتی صاحب، مفتی جانان۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تا له هم میډم! ټائم د رکوم غم مه کوه۔

مفتی سید جانان: زه جی مشکور یم ستاسو خو دا جی که مونږ د وخت نه سوچ وکړو، دا یواځې د نن ورځې خبره نه ده۔ جناب سپیکر صاحب! مسلسل دا خبره روانه ده او زه ان شاءالله یو فهرست تیاروم او هغه به زه دې ایوان ته راوړم چې څومره څومره محکمو څومره دې ایوان سره غلط بیانی کړې ده، دا به ټول تفصیل زه ان شاء الله یا راتلونکی اجلاس کښې که ژوند وو یا هغې پسې اجلاس کښې به دا زه مکمل راوړم جناب سپیکر صاحب۔ زه خو دې ته حیران یم جناب سپیکر صاحب، محکمو والا ولې غلط بیانی کوی؟ مخکښې به یو سوال صحیح معلومات به محکمې ته نه وو نو هغوی به وئیل چې یره دې ځلې مونږ سره معلومات نشته دے، بل اجلاس کښې به مونږ د دې معلومات فراهم کړو خو جناب سپیکر صاحب، خو اوس خو پته نه لګی چې نه منسټر خبر دے، نه وزیر خبر دے او نه جناب سپیکر صاحب، تاسو ته معلومات درکوی، دا محکمې دې ایوان ته ولې غلط بیانی جناب سپیکر صاحب! کوی؟

جناب سپیکر: تاسو خبره وکړې، زما په خیال باندې ښوک ممبر دې باره کښې چې باقاعده پریویلج موشن راوړی ځکه چې دا ډیره سیریس ایشو ده او دا چې ده بغیرد پریویلج موشن نه کیږی۔ جی میډم۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی چیئر سے ہمیں یہی امید تھی کہ آپ یہی انصاف کی بات کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ آج منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ میں ہیلتھ منسٹر ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، رات تک، ڈیپارٹمنٹ یہ کیوں نہیں جواب دے رہا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ رات تک جو میڈیا پر پٹیاں چلتی رہی ہیں، وہ شہرام خان کی چلتی رہی ہیں تو شاید منسٹر

صاحب جو ہیں، وہ اب اس کو یہ Own کرنے کیلئے کہ میں منسٹر ہوں لیکن یہ کچھ مدت کیلئے اس منسٹری سے ہٹ گئے تھے ورنہ پہلے جو جواب آتے تھے، وہ منسٹر صاحب سے، یعنی ان سے آتے تھے اور ہم اس سے Satisfied ہوتے تھے۔ اب اس میں یہ ہے کہ پہلے تو یہ اپنے ہاؤس کے اندر بیٹھ کر بات کریں کہ کون منسٹر ہے؟ تاکہ ڈیپارٹمنٹ کو پتہ چلے کہ کون منسٹر ہے؟ تبھی جوابات صحیح آئیں گے لیکن آپ کی بات کو بھی ہم Appreciate کرتے ہیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ پر جب تک پریولیج موشن، ان ڈیپارٹمنٹس پر نہیں آئے گی کہ جو ڈیپارٹمنٹس غلط بیانی سے، پرسوں بھی ہماری اتنی لمبی ڈیبیٹ ہوئی ہے، اس میں بھی دو تین ایسے ڈیپارٹمنٹس تھے جنہوں نے صحیح طریقے سے جوابات نہیں دیئے جناب سپیکر، یہاں پر جو ایم پی ایز آتے ہیں، وہ اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جناب سپیکر، اور اگر اس نمائندگی میں ان سے جھوٹ بولا جائے تو جناب سپیکر، اس ڈیپارٹمنٹ پر باقاعدہ Fine بھی لگے، بلکہ جس دن کا اجلاس ہو، وہ تمام خرچہ اس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری یا جو بھی اس کا وہ ہے، اس پر ڈال دیا جائے تاکہ پھر دوبارہ اس قسم کی بات نہیں ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شوکت صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت)</u>: جناب سپیکر، یہ مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تھوڑا سا Correct کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جو کوسچن ہے، آپ دیکھیں اس پر لکھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام، تو یہاں پر ڈاکٹروں کی دو کیٹیگریز چل رہی ہیں، انہوں نے جو کوسچن پوچھا ہے، وہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام جو Autonomous Institutions ہیں، ان کے ڈاکٹرز ہیں، ان کا نہیں پوچھا گیا ہے، اسلئے انہوں نے مجھے Correct کیا ہے کہ انہوں نے صوبائی حکومت کے زیر انتظام مانگی ہیں تو یہ اس کی ڈیٹیلز ہیں، اگر انہوں نے Autonomous کی مانگی ہیں تو اس کی ڈیٹیلز ہمارے پاس ہیں، یہ میں اسلئے بتا رہا ہوں کہ یہ انہوں نے Correct کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ہاں میڈم!

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: جناب سپیکر، مجھے یہ اندازہ تھا اسی لئے میں نے آپ سے کہا کہ یہ ٹیکنکل مار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ بنیادی طور پر یہ تمام انکی Budgeting سب کچھ، اس کی Permission، ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے آتی ہے، میں آپ کو انکا وہ لیٹر دکھاتی ہوں جو کہ ایک میڈیکل کالج، ٹیچنگ

میڈیکل کالج کی طرف سے سیکرٹری ہیلتھ کے نام پہ آیا ہے کہ یہ ٹیچرز چھٹی پر ہیں، ان کی چھٹیاں یہاں سے Approve ہو جاتی ہیں، یہ تو بورڈ آف گورنرز کا اب یہ کہہ رہے ہیں، آپ ان سے، اگر نہیں آتے تو میں نے آپ کو کہا ہے کہ یہ آپ کیس کو ریفر کریں تا کہ یہ لے کر آئیں اور اگر یہ بات Prove ہو جاتی ہے تو پھر آج منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں کل تک آپ کو انفارمیشن دے دونگا کہ کمیٹی میں لے جائیں اور نہ وہ، اس کے بعد میرا حق ہے کہ اگر یہ غلط ثابت ہوا تو میں پرویلج موشن ان کے خلاف Move کرونگی، غلط انفارمیشن کی، لیکن اگر یہ صرف اس وجہ سے، انہوں نے اتنا بڑا Backward، آپ ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ تمام تدریسی ادارے جو صوبائی اس کے تحت ہیں اور ہسپتال، اب یہ اٹانومس باڈیز نہیں ہیں، کیا ان کی Permission کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیا ان اٹانومس ہاسپٹلز کے Conduct میں صوبائی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا، ان کی بجٹ ریلیز سے کوئی تعلق نہیں؟ اگر وہ اٹانومس باڈیز ہیں تو پھر منسٹر کی کیا پوزیشن ہے؟ And the Provincial Health Department has got nothing to do with their administration and their upkeep، یہ پھر ہمیں Explain کریں اور اس کیلئے بھی یہ ضروری ہے کہ یہ کمیٹی کو چلا جائے اور وہاں پہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شوکت صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر صاحب! انیسہ زیب صاحبہ میری بڑی بہن ہیں اور ہمیشہ ان سے سیکھا ہے لیکن میں گزارش کرونگا، مجھے تھوڑا سا موقع مل جائے کیونکہ دیکھیں یہ حکومت کے زیر انتظام ساری چیزیں ہوتی ہیں لیکن سیکرٹریٹ یا پچھلے جو تھے، انہوں نے یہ کیا ہے، اٹانومس کو اٹانومس بنایا ہے اور وہاں پر ان کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے، اپنا ایم سی ہوتا ہے، وہیں سے ساری چیزیں Move ہوتی ہیں تو اگر آپ کو ان کی ڈیٹیلز بھی چاہئیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے ابھی کہہ دونگا، وہ آپ کو اس کی ڈیٹیلز کل تک فراہم کر دے گا ان شاءاللہ تو آپ سے یہ میری گزارش ہو گی۔ تھینک یو، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت صاحب! میرے خیال میں یہ بالکل Non serious attitude ہے اور Definitely اگر ہم ان چیزوں کو نہیں دیکھیں گے تو اس ہاؤس کا وقار نہیں رہے گا، میں اس کو ہاؤس میں Put کرتا ہوں۔ ہں جی، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے دیکھ لیا اور منسٹر صاحب کو انہوں نے ابھی جلدی جواب لکھ دیا لیکن آپ بھی دیکھیں، اگر یہ تدریسی کے حوالے سے بھی ہے تو آپ (ج) کو دیکھیں، اس میں ایک کوئسچن ہے کہ مذکورہ ایسے ڈاکٹر صاحبان کی آسامیوں پر کس کو اور کب سے تعینات کیا گیا؟ اس کے متعلق کیوں جواب ساتھ نہیں دیا گیا؟ اور اس کے بعد وہی ہے جو کہ ابھی سپلیمنٹری پہ عظمی خان نے بھی اٹھایا کہ انہوں نے لکھ دیا ہے کہ ہم نے پانچ کے قریب جو ڈاکٹرز ہیں، ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے جبکہ یہ جو ڈاکٹرز ہیں، یہ کیا جنرل کیڈر یا MOs کے لیول کے پہ جا کر ان پروفیسرز کی سیٹ کو Cover کرینگے؟ تو یہ بھی بالکل سپیکر صاحب، آپ نے صحیح فرمایا کہ یہ Non serious attitude ہے، ان کوئسچنز کو وہ Importance نہیں دی جاتی اور یہاں کے ہمارے اسمبلی کے جو ممبران ہیں، ان کو سمجھا جاتا ہے کہ شاید یہ صرف ایک کارروائی کیلئے ہیں جبکہ اب میں یہ سمجھتی ہوں کہ زیادہ تر ارکان بہت Serious minded ان تمام ایشوز کو اٹھانا چاہ رہے ہیں، تو اسلئے اس کو کمیٹی کو ہر حالت میں Move کریں جناب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: میڈم! میں نے آپ سے گزارش کی ہے، مجھے تھوڑا موقع دے دیں کل تک، اگر آپ جواب سے Satisfied نہیں ہوتی ہیں تو بیشک میں پھر آپ کے ساتھ ہونگا کہ کمیٹی کے پاس لے جانا چاہیے لیکن یہ چونکہ تھوڑی سی Confusion ہوئی ہے، جو کوئسچن تھا وہ اوپر بڑا کلیئر مانگا گیا کہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام، اسلئے Confusion ہوئی ہے تو میں آپ کی Confusion دور کرنے کیلئے تیار ہوں، آپ مجھے موقع تو دیں نا، میری گزارش ہو گی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! یہ میرے معزز بھائی ہیں اور ہم ان کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے، ہیلتھ کے جوابات، آج کے اخبار میں بھی دو ہیلتھ منسٹرز علیحدہ علیحدہ تقریبات کر رہے ہیں لیکن میری دلی خوشی ہے کہ اس کو شوکت یوسفزئی صاحب کو دے رہے ہیں اور ابھی آن دی فلور آف دی ہاؤس انہوں نے اس بات کو ایڈمٹ بھی کیا ہے۔ بیشک یہ اپنی انفارمیشن لائیں، صرف Technicality کی بنیاد پر نہیں، میں نے ان سے، خود منسٹر صاحب سے بالمشافہ مل کے میں نے ان کو اس کے متعلق بتایا اور انہوں

نے کہا کہ میں اس کیلئے ضرور انفارمیشن لونگا۔اب میرا خیال ہے کہ جو بھی آپ انفارمیشن لائیں، کمیٹی کے سامنے آجائے گی اور بھی بہتر ہو جائے گا۔بہت شکریہ جناب سپیکر، میرا خیال ہے آپ Move کرائیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! اس کو آپ، میرے خیال میں اس کو آپ ۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب! اتنا وہ نہیں تھا،ایک دن کا میں،ایک دن کا میں چاہتا ہوں آپ سے،ایک دن کا موقع دے دیں پلیز، نہیں میں اس کی مخالفت کرونگا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، اگر آپ اس کو Move کرائیں تو کمیٹی کو بھیجنا یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

وزیر صحت: نہیں ہے سر، میں ذاتی طور پر اس کا دفاع نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ اگر یہ ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1087, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. (Applause) Question No. 1088, Muhtarma Anisa Zeb.

* 1088 _ محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے بارہا اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ پولیو جیسے موذی مرض کے خلاف مہم کو ہر صورت کامیاب بنایا جائے گا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو امن عامہ کی گھمبیر صورتحال کے پیش نظر حکومت نے اس مہم کو کامیاب بنانے اور اس سلسلے میں طے شدہ اہداف حاصل کرنے کیلئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے، مزید برآں پولیو ورکرز کو ان کے فرائض منصبی کی ادائیگی کیلئے مکمل تحفظ فراہم کرنے کی خاطر خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں حکومت نے ایک جامعہ پالیسی اور حکمت عملی بنائی ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

پولیو ٹیموں کی حفاظت کیلئے حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات: 1۔پولیو کا خاتمہ قومی اور صوبائی حکومتوں کا ترجیحی پروگرام ہے۔ پاکستان دنیا کے تین آخری پولیو سے متاثرہ ممالک میں سے ایک ہے، دیگر دو افغانستان اور نائجیریا ہیں۔ ملک میں پولیو کے مریضوں کی بڑی تعداد اور بین الاقوامی وعدوں کو نظر میں رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے 2011ء میں ہنگامی طور پر پولیو کے خاتمے کا اعلان کردیا اور پولیو کے خاتمے کیلئے تمام صوبائی حکومتوں، تیکنیکی شراکت داروں، بین الاقوامی عطیہ دہندگان اور تعلیمی اداروں کی مشاورت سے ایک منصوبہ نیشنل ایمرجنسی ایکشن پلان (NEAP) کے نام سے تیار کیا گیا جس میں ڈپٹی کمشنر کو اپنے متعلقہ اضلاع میں اہم کردار تفویض کیا گیا اور وفاقی اور صوبائی سطح پر نگرانی کے ادارے بھی قائم کئے گئے۔ قومی ٹاسک فورس وزیر اعظم پاکستان کی صدارت میں جبکہ صوبائی ٹاسک فورسز متعلقہ صوبے کے وزرائے اعلیٰ/چیف سیکرٹری کی صدارت میں کام کر رہے ہیں۔

2۔دسمبر 2012ء سے شروع ہونے والے پولیو ٹیموں پر مہلک حملوں کے بعد پولیو ٹیموں کی حفاظت کا مناسب انتظام کسی ضلع میں پولیو مہم کے انعقاد کیلئے سب سے اہم جز ٹھہرایا گیا ہے۔ حکومت نے Emergency Operation & Security Guidelines کے نام سے ایک دستاویز جاری کی ہے جو کہ سختی سے صوبائی، ضلعی اور یونین کونسل کی سطح پر نافذ کی گئی ہے۔ ضلعی پولیس اب انسداد پولیو مہم کا لازمی حصہ ہے، مختلف سطحوں پر پولیو ٹیموں کی سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے مندرجہ ذیل طریقہ کار نافذ العمل ہے:

1۔یونین کونسل پولیو ایریڈی کیشن کمیٹی (UPEC): یونین کونسل میڈیکل آفیسر کی سربراہی میں قائم کردہ ہے جس میں اوروں کے علاوہ مقامی باثر معززین، مذہبی علماء، اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور مقامی ایس ایچ او یا اسکا نمائندہ شامل ہوتے ہیں UPEC ہر مہم سے پندرہ دن پہلے منصوبہ بندی کرتا ہے کہ کتنی ٹیمیں درکار ہیں اور کتنے سیکورٹی اہلکار یہ پلان بعد میں ضلعی پولیس اور ڈسٹرکٹ پولیو ایریڈی کیشن کمیٹی (DPEC) کو بھیج دیا جاتا ہے۔

2۔ڈسٹرکٹ پولیو ایریڈی کیشن کمیٹی (DPEC): ڈسٹرکٹ پولیو ایریڈی کیشن کمیٹی ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں کام کرتی ہے جو تمام اضلاع میں قائم کی گئی ہے جس کے ارکان میں متعلقہ محکموں کے ضلعی

افسران کے علاوہ ضلعی پولیس آفیسر بھی شامل ہوتا ہے۔ ہر پولیو مہم سے 10 دن پہلے یہ کمیٹی میٹنگ کرتی ہے DPEC دیگر معاملات کے علاوہ پہلے سیکورٹی پلان پر تبادلہ خیال کرتی ہے جسے ضلعی پولیس نے تیار کیا ہوتا ہے۔ صحت اور تعلیم کے محکموں کے علاوہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی موجودگی میں اس پلان کی منظوری دی جاتی ہے۔ مہم کے دوران تعینات پولیس افسران جوانوں کی تعداد اور دیگر حفاظتی اقدامات کی منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔ منظوری کے بعد یہ منصوبہ صوبائی پولیو کنٹرول روم جو کہ ای پی آئی کے دفتر صحت کے ڈائریکٹوریٹ میں قائم ہے بھیجا جاتا ہے۔ صوبائی پولیو کنٹرول روم اضلاع کے سیکورٹی پلانز کو پولیو مہموں کی صوبائی سیکورٹی رابطہ کمیٹی (PSCC) میں پیش کرتا ہے۔ اگر متعلقہ ضلع میں سیکورٹی خدشات ہوں یا مطلوبہ تعداد میں پولیس دستیاب نہ ہو تو ضلعی انتظامیہ صوبہ سے کمی پورا کرنے کا یا پولیو مہم ملتوی کرنے کا پورا اختیار رکھتی ہے۔

3۔ پولیو مہموں کی صوبائی سیکورٹی رابطہ کمیٹی(PSCC): صوبائی سیکورٹی رابطہ کمیٹی سیکرٹری داخلہ اور قبائلی امور کی زیر نگرانی کام کرتی ہے کمیٹی کے دیگر اراکین میں صوبائی پولیس افسر، سیکرٹری صحت، فوج، دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں اور اقوام متحدہ کے محکمہ سیفٹی اور سیکورٹی کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی ہر مہم سے 7 دن پہلے ملتی ہے اور سیکورٹی اقدامات کے حوالے سے اہم فیصلے کرتی ہے۔ اضلاع کے سیکورٹی پلانز کا جائزہ لیا جاتا ہے اور کسی جگہ پر مزید سیکورٹی درکار ہو تو وہاں مطلوبہ سیکورٹی مہیا کرنے کے احکامات دیتی ہے۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 1088۔ میرا سوال جناب سپیکر! پولیو کے حوالے سے بڑا Simple تھا، میں چاہ رہی تھی کہ مجھے ایک تو موجودہ اس پولیو کی جو گھمبیر سیچویشن ہے جس میں پشاور کو Almost پولیو کا ڈپو قرار دیا گیا تھا بین الاقوامی سطح پر، بہت سی ایسی رپورٹ آرہی تھیں۔ اس میں میں یہ کہہ رہی تھی کہ حکومت اس سلسلے میں اپنے طے شدہ اہداف حاصل کرنے کیلئے کیا حکمت عملی اپنا رہی ہے؟ اور ابھی ہم نے دیکھا کہ گزشتہ کچھ عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بڑا Prominent ہے صحت کے انصاف کے تحت، اس میں جواب میں، ساتھ ہی میں نے یہ بھی پوچھا ان سے کہ پولیو ورکرز کو ان کے فرائض منصبی کی ادائیگی کیلئے مکمل تحفظ فراہم کرنے کی خاطر جو خصوصی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تو اس میں

ایک تو مجھے بتایا گیا کہ ایک یونین کونسل کی Polio Eradication Committee ہے، ایک District Polio Eradication Committee ہے، ایک پولیو کی جو صوبائی سیکورٹی رابطہ کمیٹی ہے، کوآرڈینیشن کمیٹی لیکن جو اہداف ہیں، جو ہمارے سننے میں آرہے ہیں، جو صحت کے انصاف کے متعلق Claims آرہے ہیں، جو ایک دن میں لاکھوں افراد کا ہم یہ پڑھ رہے ہیں کہ آج اتنے لاکھ بچوں کو پولیو کے قطرے پلادیئے گئے، تو وہ تمام چیزیں اس میں کہیں بھی نہیں دی گئیں۔ میرا خیال ہے اس سوال کو صرف سیکورٹی کے Purpose کے تحت حل کیا ہے جبکہ ان اہداف کو حاصل کرنے کیلئے بھی میرا سوال تھا کہ کیا حکمت عملی اپنائی گئی ہے؟ صرف سیکورٹی کا مقصد نہیں ہے، وہ ایک علیحدہ اس کا ضمنی سوال تھا تو وہ کہیں بھی جواب نہیں ملا، صرف یہ بتادیا گیا کہ اس سطح پر یہ چیزیں کی گئی ہیں۔ تو یہ نامکمل ہے، ہمارا مقصد یہ تھا کہ خاص طور پر پولیو کی چونکہ اس وقت ایک گھمبیر سیچویشن ہے، حکومت نے بھی اس معاملے میں اب بڑے دعوے کئے ہیں اور ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی اشتہاری مہم چلائی ہے لیکن جو ہماری فیلڈ سے خبریں ہیں کہ بہت، مطلب یہ کہ سینکڑوں ایسے خاندان ہیں جو آج بھی یہ قطرے استعمال نہیں کرنا چاہ رہے ہیں، ان ٹیموں کو بھی وہ نہیں کررہے، اس کے اندر دیکھنا ہے کہ کیا جو Time factor ہے کہ اتنے لاکھوں لوگ کس طریقے سے یہ اہداف حاصل کرلیتے ہیں، یہ Media campaign کہاں سے آرہی ہے؟ کچھ کہتے ہیں کہ یہ اسلام آباد سے Directly یا لاہور سے ڈیل کررہے ہیں تو یہ تمام چیزیں حکمت عملی کی سمت میں آتیں، لیکن نہیں آئی ہیں تو اس سلسلے میں یہ چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو Clarify کریں ورنہ یہ بھی کمیٹی میں ادھر بھیجنا ہوگا۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

<u>وزیر صحت:</u> جناب سپیکر صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو پریس گیلری میں میرے جو صحافی بھائی ہیں، غالباً ان کا احتجاج حامد میر صاحب پہ جو حملہ ہوا ہے، اس سلسلے میں ہوگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا اچھا۔

<u>وزیر صحت:</u> اور ہم بھی اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ بات ختم کرلیں، یہ بات کر رہا ہے، نہیں یہ کچھ وضاحت کر رہا ہے، اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

وزیر صحت: میں نے کہا کہ پریس کے میرے بھائی باہر جا رہے ہیں، وہ شاید حامد میر پہ جو حملہ ہوا ہے، اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، تو شاہ فرمان صاحب سے اگر گزارش کی جائے اور ان کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

وزیر صحت: اور حامد میر صاحب پہ جو حملہ ہوا ہے، اس میں ہم سب اس کے دکھ میں شریک ہیں اور میرے خیال سے اس پاکستان کے Genuine صحافی ہیں، بہت بڑے نامور صحافی ہیں، انہوں نے بہت اچھے وقتوں میں اس پاکستان کیلئے اور پاکستان کے عوام کیلئے آواز اٹھائی ہے، تو میرے خیال سے ان کی آواز کو دبانا جو ہے، وہ بہت بڑی زیادتی ہوگی اور ہم بالکل ان کے ساتھ شریک ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو انیسہ زیب صاحبہ نے جو بات کی ہے، بالکل یہ بات درست ہے کہ WHO نے فروری میں پشاور کو پولیو وائرس کا Hub declare کر دیا تھا لیکن اس کے بعد جو حکمت عملی اپنائی گئی اور جس طریقے سے ہم نے صحت کے انصاف کے نام پہ پولیو مہم کے خلاف Campaign چلائی اور پولیو کے خاتمے کیلئے Campaign چلائی اور اس کے ساتھ جو 9 دیگر بیماریاں تھیں ان کو ٹارگٹ کیا، یہ اور بات ہے کہ جو UPEC اور DPEC یہ تو 2012ء سے بنی ہوئی ہیں لیکن ہم نے کوشش کی کہ صحیح طریقے سے اس کی کورتج بڑھائیں ایک ایک بچے تک، ایک ایک گھر تک پہنچیں اور ان تک پہنچنے کی کوشش کی اور میرے خیال سے کل، آج کے اخبارات میں وہی WHO کے جو چیف ہیں، ان کی جو پریس کانفرنس چھپی ہے، اس میں کلیئر کٹ قرار دیا گیا ہے کہ پشاور پولیو فری، پولیو فری ڈکلیئر کر دیا گیا ہے تو اسلئے جہاں تک اس حکومت کے اقدامات کا تعلق ہے تو دیکھیں ایک طرف اوپر سطح پر اگر وزیر اعظم کی ٹاسک فورس بنی ہے تو یہاں صوبے میں وزیر اعلیٰ ٹاسک فورس بنی ہے، اسی طرح چیف سیکرٹری کے تحت ایک ٹاسک فورس بنی ہے تو یہ ساری چیزیں، اور پھر ہیلتھ منسٹر کی زیر صدارت ہر ہفتے ایک میٹنگ ہوتی ہے تو جناب سپیکر، حکومت پوری طرح سنجیدہ ہے کہ اس قسم کی بیماریاں جس پہ ہم قابو پا سکتے ہیں، بد قسمتی سے اس وقت پاکستان، افغانستان اور نائیجیریا کے ساتھ اس فہرست میں شامل ہوا ہے، کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو اس فہرست سے نکالا جائے، اس کیلئے پوری طرح

سے کوشش کی جاری ہے کہ ہمارا جو Vaccination Program ہے، جو Immunization کا پروگرام ہے، اس کو ہم Strengthen کریں اور صوبے کے مختلف علاقوں تک پہنچیں اور یہ جو ایک تاثر بنا ہے کہ یہ پولیو کے قطرے جو ہیں یہ غیر اسلامی ہیں تو اس پہ بھی ہم نے مختلف اوقات میں فتوے لیے ہیں، ان کو سامنے لایا گیا ہے اور اور جو صحت کا انصاف پروگرام انہوں چلایا، اس سے بہت حد تک یہ Concept ختم ہو چکا ہے کہ پولیو کے قطرے غیر اسلامی ہیں بلکہ اس میں ہم ان علماء کرام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس مہم میں ہمارے ساتھ حصہ لیا اور اس کو اسلامی قرار دیا گیا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اوکے، کوئسچن نمبر؟ میډیا شته نه چې میډیا راشي.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! لکه څنګه چې شوکت صاحب جواب ورکړو، اوس پرېږده چې زه ضمني کوئسچن وکړم. مهرباني جي.

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: مهرباني جي. سپیکر صاحب، د پولیو په حواله باندې زما د منسټر صاحب نه دا سوال دے چې پولیو دا مهم چې دے دا په دې ټول پاکستان کښې د ډیرو کالونو نه روان دے. په اولنی ځل باندې مونږ وینو چې د پولیو په دې Campaign کښې چې کوم ورکرز کار کوی، هغه د یو سیاسی جماعت کارکنان چې دی هغه په دیکښې کار کوی او د هغه سیاسی جماعت کارکنانو ته باقاعده ټوپئ په سر شوی دی د هغه جماعت او د هغه سیاسی جماعت جهنډې ورله ورکړې شوې دی. سپیکر صاحب، دا خو Donor funded scheme دے او زه دا ګنړم، منسټر صاحب به شاید چې په دې باندې ډیر ښه جواب مونږ له راکړی، دا شے چې دے دا دومره Politicized شو، پکار دا وه چې دا کوم موذی مرض دے بشمول پولیو، دا په یو حکومت کښې داسې Politicized شوے نه دے، په دې حکومت کښې چې دا څومره Politicized شو، نو منسټر صاحب د مونږ ته دا خبره وکړی چې آیا د دې Politicization سره دے مهم ته نقصان رسیدلے دے او که نقصان نه دے رسیدلے؟ یوه. دویمه دا چې د دې خبرې کوم ضرورت راغے چې پولیو ډیلی ویجز چې دی، هغوی ته د تحریک

انصاف ټوپئ هم په سر شي او بیا د هغوی ته جهنډې هم ورشي او هغوی په کوځو کبنې ګرځی نو که د دې د وه سوالونو جواب منسټر صاحب راکړی نو مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، مسٹر شوکت خان۔

وزیر صحت: بابک صاحب ته پکار دی، زما یقین سره چې فریش کوئسچن جمع کړی او د هغوی نه ډیټیل جواب به واخلو، هغوی ته به ورکړو، باقی چې کوم د نقصان او د فائدې خبره ده، دا خو پته ولګیده چې هغه پولیو فری۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس کے تقریباً سات آٹھ منٹ ہمارے پاس ہیں اور کوئسچنز ہمارے پاس کافی ہیں تو کوشش کریں کہ جلدی جلدی کرلیں، ہمارے پاس اس وقت جو ہے سات آٹھ منٹ رہتے ہیں۔ جی جی۔

(اس مرحلہ پر ساؤنڈ سسٹم کی خرابی کی وجہ سے ایوان کی کارروائی کچھ دیر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی عبدالکریم خان صاحب! عبدالکریم خان، کوئسچن نمبر 1089۔

* 1089 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو تورڈھیر کو اپ گریڈ کرکے آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے اور اس کیلئے سامان بھی خریدا جا چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آر ایچ سی کب سے کام شروع کریگی، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ہسپتال میں ڈاکٹرز، ٹیکنکل سٹاف، کلاس فور، سویپر، نائب قاصد، مالی، وارڈ اردلی، لیبارٹری اٹینڈنٹ، ڈرائیور، چوکیدار کی تعیناتیوں کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) فیز۔I میں بلڈنگ، وارڈ بلاک مکمل ہو چکا ہے اور محکمہ صحت اس کو اپنی تحویل میں لے چکا ہے، البتہ فیز۔II مکمل ہو چکا ہے اور اس کا PC-IV سی اینڈ ڈبلیو نے تیار کیا ہے جو کہ اس ماہ کے آخر تک دفتر ہذا کو بھیج دیا جائے گا، مکمل شدہ بلڈنگ ماہ فروری 2014 میں محکمہ صحت اپنی تحویل میں لے گا۔

آر ایچ سی کیلئے جو سٹاف منظور ہو چکا ہے، اس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آسامی	بی پی ایس	تعداد	تفصیل۔

1۔	میڈیکل آفیسر	17	1	خالی۔
2۔	ویمن میڈیکل آفیسر	17	1	خالی۔
3۔	ڈینٹل سرجن	17	1	خالی
4۔	JCT ریڈیالوجی	09	1	پُر ہے۔
5۔	JCT پیتھالوجی	09	1	ایضاً
6۔	JPHCT ایم سی ایچ	09	1	ایضاً
7۔	JPCHT ملٹی پرپز	09	2	ایضاً
8۔	ڈرائیور	04	1	خالی۔
9۔	وارڈاردلی	02	1	ایضاً
10۔	مالی	01	1	پُر ہے۔
11	سویپر	01	1	خالی۔

مزید یہ کہ درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی مروجہ قانون کے مطابق کی جائے گی۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 1089 (ب) جز۔ ما چې څه تپوس کړے دے نو آر ایچ سی هسپتال، دا هغه هسپتال دے چې منسټر صاحب دې له وزټ هم کړے دے او په دې وزټ کښې دوئ د یو لس لکهو روپو اعلان هم کړے وو، ډیپارټمنټ په دې جواب کښې ماته دا وائی چې د فروری 2014ء د اخره پورې به مونږ له PC-IV وصول شی او مونږ به هسپتال سټارټ کړو او دغه رنګې بله خبره دیکښې دا ده سپیکر صاحب، چې د دې Equipments چې دې نو تقریباً دوه کاله اوشو چې هسپتال په یو کمره کښې پروت دے، نو زه د دې هاؤس په وساطت تاسو ته دا ریکویسټ کوم چې کله بلډنګ نه وی جوړ نو هسپتال ته مشینری څنګه راوړلې شې، د دې خبرې د انکوائری اوکړلې شی چې د بلډنګ نه مخکښې مشینر ی څنګه راغله؟ دوه کاله چې یو مشین په کمره کښې پاتې شی نو آیا هغه به په هغې کنډیشن کښې وی چې کله هغه آپریشن له راځی؟ او بل مې یو Suggestion دا دے منسټر صاحب ته چې زمانه ډیره بدله شوه او په

آر ایچ سیز کبنې چې دوئ کوم د ټیکنیشنز ډیټیل ورکوی نو زما دا ریکویسټ دے چې ای سی جی او الټرا ساؤنډ په آر ایچ سیز کبنې د د دې دوه Equipments ورسره د دې ټیکنیشن رارو ان وخت کبنې چې دې د دې د اضافه اوشی ولې چې هر یو ځائې کبنې اوس دا دوه Equipments حاضر دی، ما له د مهربانی اوکړی د دې وضاحت د راکړی۔

جناب سپیکر: شوکت خان۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! زه یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاه باچا۔

جناب محمد شیراز: زه یو خبره کوم جی، دې حوالې سره۔

جناب سپیکر: ہاں،اس کے بعد۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، دیکبنې د کلاس فور ذکر شوے دے او همیشه چې د کلاس فور ذکر کیږی، دوئ وائی چې"قانون اورCriteria کے مطابق"، زه منسټر صاحب نه دا سوال کوم چې د کلاس فور څه Criteria ده او د هغې څه قانون دے ؟ د کلاس فور خو زما په خیال چې دا سې څه Criteria او قانون نشته نو د دې وضاحت د هم راته لږ اوکړی جی۔

جناب سپیکر: شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: شکریه جناب سپیکر۔ زما منسټر صاحب نه دا سوال دے چې زما تهوپئ هسپتال چې کوم دے ، هغه اپ گریډ شوے دے ، سی گریډ ورله ورکړے دے او تر اوسه پورې مطلب دا دے چې ټهیک ده بلډنگ هلته کبنې Requirement چې کوم دے هغه برابر دی خو مونږ ته سټاف پکار دے او عمله پکار ده چې خلقو ته لکه سهولت ملاؤ شی، لکه بلډنگ هلته کبنې بنه برابر دے ، نور چې کوم نوے بلډنگ دے یا نوے کار دے ، هغه به شروع کیږی خو زمونږ خلقو ته تکالیف یا هغه علاقې ته کوم تکلیف دے ، په هغې دغه باندې زه منسټر صاحب نه لکه دا دغه غواړم چې ما له د دا یقین دهانی راکړی چې کله پورې به مونږ له د تهوپئ هسپتال د پاره سی گریډ د پاره سټاف مهیا کړی ؟

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، بالکل عبدالکریم صاحب چې کوم کوئسچن کړے دے بی ایچ یو تور ډهیر حوالې سره، ما هلته وزټ هم کړے دے او ډیره غټه ایریا ده او پکار ده چې دا مونږ دې ته زیات توجه ورکړو او آر ایچ سی دیکښې یو بلډنګ تیار دے، بل هغوی لا حواله کړے نه دے محکمې ته او هغوی دلته ذکر هم کړے دے چې د هغې PC-4 سی اینډ ډبلیو دغه کړے دے نو ان شاء الله تعالیٰ په دې به هم زر عمل اوشی۔ باقی چې کوم دوئ درجه چهارم حوالې سره محمد علی شاه باچا خبره اوکړه، د کلاس فور As such داسې Criteria نشته سوائې د دې نه چې یره ترجیح چې دے نو پکار ده چې هغه لوکل ایم پی اے ته ورکړې شی، زه بالکل په دې باندې دغه یم او هم دغه ئے Criteria ده او پکار ده هغه ځکه د معذور خپله کوټه ده، د دغه خپله کوټه ده، نو لهٰذا دیکښې څه داسې خبره نشته۔ باقی چې څومره کمے دے په دې هسپتال کښې، چونکه دا بی ایچ یو وه او دا Already یو آرګنائزیشن سره وو دا هاسپټل نو دې وجه نه هغې کښې څه لکه ډیر ګنجائش شته خو زه جی دا یقین دهانی درکوم ان شاء الله چې کله دا آر ایچ سی Automatically د هغه این جی او د دغه نه به اوځی نو بیا به ورته ډیپارټمنټ چې دے څه کمے وی، ان شاء الله تاسو سره به کښینی پوره به کړی او که ستاسو څه قسمه دغه وی، ما ته اووایئ، لیکلی هم راکولے شئ، ان شاء الله زه به درته د دې پوره دغه اوکړم۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: زما د دې Suggestion جی منسټر صاحب څه وضاحت اونکړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بعد میں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: د ای سی جی او د الټرا ساؤنډ مې Suggestion ورکړے وو چې په آر ایچ سیز کښې راروان وخت کښې چې دا Facilities هم Available وی نو ټولو آر ایچ سیز د پاره ریکویسټ وو زما جی۔

جناب سپیکر: بلکہ آپ اس طرح کریں کہ منسٹر صاحب اور Concerned department کے ساتھ وقفہ میں بیٹھ جائیں اور جو بھی ہے وہ کرلیں۔

جناب عبدالکریم: تھیک شوہ جی، تھیک شو، او کے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ مولانا صاحب، مولانا صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے کلاس فور کے حوالے سے بات کی ہے تو چاہیے یہ کہ آپ اس پہ رولنگ دے دیں کہ ایم پی ایز کے مشورے پر یہ لگائیں۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔

وزیر صحت: میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مشورے سے ہونگے۔

جناب سپیکر: جی جی، اس نے بالکل کہہ دیا ہے، یہ شیراز خان، یہ ٹو۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب! زما دا تپوس هسپتال باره کښې دوئ ماته څه او نه وئیل۔

وزیر صحت: چونکه دا د تپوس خبره تاسو اوکړه، سی کرید، ان شاء الله تعالیٰ زه به دې وقفه کښې هغوی نه معلومات اوکړم، د دې پوره سټیټس به معلوم کړم، تاسو ته به د دې جواب درکړم چې آیا، ځکه چونکه دیکښې تاسو، دیکښې دا کوئسچن اوس تاسو اوکړو مانه نو زه دا نه وایم تاسو ته چې بل فریش کوئسچن راوړئ، دې وقفه کښې به ان شاء الله زه د هغوی نه معلومات اوکړم۔ کوشش به کوؤ چې څومره زر کیدې شی چې خلقو ته دا Facilities available شی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالکریم خان، 1090، لږ تیز به ځو ځکه چې ټائم مونږ سره چې دے نو ټائم، Quick لږ ځکه چې دا۔۔۔۔۔

* 1090 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گجو خان میڈیکل کالج حلقہ PK-34 میں واقع آر ایچ سی کنڈہ میں تعمیر کیا جائے گا اور اسمیں کچھ نئی آسامیاں بھی پیدا ہونگی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کالج کتنی اراضی پر تعمیر ہوگا اور آیا اس کا رہائشی ہاسٹل بھی تعمیر کیا جائے گا؛
(ii) مذکورہ کالج میں کون کونسی اور کس گریڈ کی نئی آسامیاں پیدا ہونگی اور ان کی تعیناتی کا طریقہ کار کیا ہوگا ، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گجو خان میڈیکل کالج کی Proposed building امبار کنڈہ کے ساتھ منسلک 48 کنال خالی اراضی پر تعمیر کی جائے گی جبکہ عارضی طور پر یہ کالج باچاخان میڈیکل کالج کمپلیکس شاہ منصور صوابی کی ایک عمارت میں ضروری تبدیلیاں کرنے کے بعد شروع کیا جائے گا۔

(ب) (i) مذکورہ کالج 48 کنال اراضی پر تعمیر ہوگا اور اس کے ساتھ اس کا رہائشی ہاسٹل بھی تعمیر کیا جائے گا۔

(ii) مذکورہ کالج میں سکیل ایک سے سکیل 20 تک کی آسامیاں پیدا ہونگی۔ کلاس فور اور سکیل پانچ سے سکیل 10 تک کی آسامیوں پر تعیناتی دفتر روزگار اور اخباری اشتہار کے بعد محکمانہ چناؤ کمیٹی کی سفارشات کے بعد پر کی جائیں گی جبکہ سکیل 11 سے سکیل 20 تک کی آسامیوں پر تعیناتی مروجہ قوانین کے مطابق پبلک سروس کمیشن وغیرہ کی سفارشات پر کی جائے گی۔

جناب عبدالکریم: ټهیک شو ه جی، ټهیک شو، ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ د دې کوئسچن بنیادی مقصد دا دے چې امبار کنډې دا زمکه آر ایچ سی د پاره ورکړې وه او د کلی او د علاقې خلق دا خطره محسوس کوی چې د میډیکل کالج د وجې نه هسې نه چې دا آر ایچ سی مونږ نه لاړه شی نو زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم، چونکه کلی دا زمکه فری ورکړې وه او تاسو ته هم دا زمکه فری ملاویږی نو د آر ایچ سی د کنډې د دې ځائې نه د تلو چې څه پروګرام وی نو هغه د کینسل کړے شی او دا د په خپل ځائې پریښنود لې شی۔ ډیره مهربانی۔

وزیر صحت: پکار خو دا ده چې خلقو ته زیات نه زیات سهولت ملاؤ شی، هغه څه ځائې کښې چې وی۔

جناب سپیکر: زه به دې باندې لږ وضاحت او کړم جی، چونکه دا زما حلقه کښې دے او دې باندې دا سې هیڅ خبره نشته، هغه بله ورځ مونږ میټنګ کړے دے، په هغې

میټنګ کښې دا Decide شوې ده چې د آر ایچ سی سټیټس به د آر ایچ سی وی او چې کوم میډیکل کالج دے، چې کوم Extra land دے، هغه به هغې د پاره وی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر، زه هم د دې خبرې وضاحت کول غواړم چې دا زما حلقه ده جی، دا آر ایچ سی په امبار کښې ده۔ دا آر ایچ سی چې ده دا د یونین کونسل امبار Territory ده او دا په PK-34 کښې ده، د دې کوئسچن د راوستلو دغه ما د دې دا ثابتول چې دا زما حلقه کښې دے۔

جناب سپیکر: جی شوکت خان۔

وزیر صحت: دا څه د هندوستان پاکستان ایشو به نه وی، ان شاء اللہ دا که دغه څه مسئله وی، هغه به کښینو، چې ستاسو حلقه کښې دے کوم د دوئ حلقه کښې، هغه دومره غټ پرابلم نه دے، تاسو ما سره وقفه کښې کښینئ، ان شاء اللہ تعالیٰ دا مسئله به حل کړو۔

جناب سپیکر: جی، کوئسچن نمبر؟

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! دا زما حلقه کښې راځی، ما خو هم دا خبره ثابتوله۔

جناب سپیکر: دا به حدود بندی اوکړو بیا۔ (قہقہہ)

نکتہ اعتراض

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات): 'کوئسچنز آور' ختم ہوگیا ہے جناب سپیکر! ایک گھنٹہ پورا ہوگیا ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! ابھی تو بہت سارے سوالات رہتے ہیں۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! چې دا ټائم سیوا شی، دې سوال ته خو ما ډیره تیاری کړې وه او ما ته خو څه موقع ملاؤ نه شوه-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! دا خو ډیر سوالونه پاتې شو او ډیر Important سوالونه پاتې شو، که د کوئسچنز آور دا ټائم لږ سیوا کړے شی نو-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر، میں یہ عرض کررہا ہوں کہ رولز میں ہے کہ سوالات کیلئے ایک گھنٹہ کا ٹائم مختص ہے، میں تو رولز کی بات کررہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، عارف یوسف۔ جی جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میں رولز کے بارے میں بات کر رہا ہوں، میں کوئی اور بات نہیں کر رہا۔ یہ رول 31 جو ہے بالکل کلیئر ہے کہ جو فرسٹ آور ہے، وہ کوسچنز آور ہوگا، اس کے بعد نہیں، اگر اس کے ساتھ ہی رول 38 آپ دیکھیں، رول 38 میں جو Reply ہے، وہ باقاعدہ ٹیبل پر ہے تو اس میں Already جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ رول 38 میں بالکل یہ کلیئر لکھا ہوا ہے جی، اسلئے فرسٹ آور اس کا ختم ہو چکا ہے جی۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Okay, okay, Questions` Hour is over.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! بہت سے سوالات رہتے ہیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں نے آج کے واقعے کے حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ اس کو میں Next ایجنڈے میں ڈال دونگا، Next ایجنڈے میں ڈال دینگے۔ اچھا، ہاں میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی سر۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ گیلری میں بیٹھے ہوئے تمام ہمارے جو میڈیا کے لوگ ہیں، انہوں نے ٹوکن واک آؤٹ بھی کیا تھا اور شاہ فرمان صاحب اور یہ سب ان کو لے کر بھی آئے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، پرسوں ایک ایسا واقعہ ہوا ہے، میں اپنی طرف سے یہ بات کر رہی ہوں کہ ایسا واقعہ ہوا ہے، حامد میر پہ جو حملہ ہوا ہے جناب سپیکر، اس کیلئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک ایسا کمیشن بنایا جائے کہ جس میں تمام تر حقائق سامنے آجائیں کیونکہ حامد میر جو ہے، وہ ظاہر ہے کہ ایک ستون ہے، ایک بہت ہی منجھا ہوا صحافی ہے، اس کیلئے جتنا بھی ہم دکھ درد کا اظہار کریں جناب سپیکر صاحب، اور پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ صحافت کی آزادی کیلئے اور جمہوریت کیلئے قربانیاں دی ہیں جناب سپیکر صاحب، تو پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کے تمام مجرموں کو بے نقاب کیا جائے اور تمام اصل حقائق جو ہیں، وہ تمام قوم کے سامنے لائے جائیں تاکہ حامد میر صاحب جو ہیں اگر ان پہ ایک ایسا جو فعل ہوا ہے یا ان کے ساتھ ایسا جو حملہ ہوا ہے تو اس کی تمام تر جو رپورٹنگ ہے، وہ سامنے آنی چاہیے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور اس سلسلے میں جناب سپیکر صاحب، ہم گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے

ہیں اور ہمارا جو ساتھ ہے وہ میڈیا کی آزادی کیلئے اور ہمارا جو ساتھ ہے وہ میڈیا کی آزادی تک کیلئے ہمارا ساتھ جو ہے وہ ان کے ساتھ ہو گا کیونکہ ہم جمہوریت اور میڈیا کی آزادی پہ یقین رکھتے ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شوکت خان! میرے خیال میں ابھی یہ چھٹی کی درخواستیں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں چھوٹی سی، میں تھوڑی سی بس، میں تھوڑی سی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، یہ چھٹی کی درخواستیں میں رکھ لوں پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، میں یہ درخواستیں، شوکت صاحب! یہ چھٹی کی درخواستیں رکھنا چاہتا ہوں۔

وزیر صحت: جی بس میں تھوڑی سی، میں مختصر سی، ان کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جواب کی ضرورت نہیں ہے، آفیشل جواب آیا ہے اس کا۔

مفتی سید جانان: جنا ب سپیکر صاحب، زما سوال خو پاتې شو، زه خبره کوم۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، زه يو اهم خبره دې کوئسچنز آور حوالې سره کول غواړم، مختصر خبره کول غواړم جی، جناب سپیکر صاحب! که ماله مو لږه موقع راکړه۔

جناب سپیکر: وہ مفتی صاحب بھی، چلیں چھٹی کی درخواستوں کے بعد آپ کر لیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، جناب محمد علی خان صاحب، ایم پی اے 21-04-2014 تا 25-04-2014، جناب شکیل احمد صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، 21/04/2014 کیلئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 21-04-2014 کیلئے، جناب محب اللہ صاحب، ایم پی اے، 01-04-2014، جناب میاں ضیاء الرحمٰن صاحب، ایم پی اے، 21-04-2014 تا 25-04-2014، جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے، 21-04-2014 کیلئے، جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور صاحب، 21-04-2014 کیلئے، جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے، 21-04-2014 کیلئے، جناب ملک بہرام خان 21-04-2014 تا 22-04-2014

،جناب سید گل صاحب،2014-04-21 کیلئے۔ہاؤس کے سامنے انکی چھٹی کی درخواستیں رکھ رہا ہوں منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Leave is granted. یہ ایک دو، Mr. Azam Khan Durrani, MPA, to please move his call attention notice.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، ماته اوس لږه موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: جی جی،ایک منٹ۔ جعفر شاه صاحب دے، مفتی صاحب، بیا هغې نه پس به-----

جناب جعفر شاہ: مهربانی سپیکر صاحب۔ زما خو دا ریکویسټ دے، دا کوم سوالونه چې پاتې شو چې دا سبا ایجنډا باندې کیږدئ جی، ډیر زیات Important Questions دی او بل به مې جی دا ریکویسټ وی ټول هاؤس ته ستاسو په وساطت باندې----

جناب سپیکر: اوکے، زه به اوګورم، لږ لیګل دغه به اوګورم چې څه پروسیجر مطابق وی، هغه به اوکړو ان شاءالله۔

جناب جعفر شاہ: دا کوئسچنز آور جی ډیر مخکښې مونږ په دې باندې خبره کړې وه-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

جناب جعفر شاہ: او دا کوئسچنز آور باندې مونږ وایو چې دا هاؤس Unanimously مونږ په دې باندې یو قرار داد په پروسیجر کښې مونږ امنډمنټ اوکړو چې دا یوه نیمه ګهنټه شی نو بیا به دا کوئسچنز Cover کیږی۔

جناب سپیکر: پروسیجر مطابق به اوګورو۔ مفتی صاحب، بیا به شوکت خان! تاسو خبره اوکړئ جی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، تاسو یقین اوکړئ په دغه سوالونو مونږ درې ګهنټې تیرې کړې دی، درې ګهنټې----

جناب سپیکر: ماشاءاللہ، ماشاءاللہ۔

مفتی سید جانان: دا ما هر څه راوړی دې خو داسې سپیکر صاحب، که داسې تاسو بلڈوز کوئ زمونږ هغه زړه کښې کومه جذبه ده، هغه به مجروحه شی۔ جناب سپیکر صاحب! اول ملګری خبره کوی، کله عارف یوسف صاحب وائی چې قانون وی، خو پکار دا ده چې اولنئ ګهنټه کښې پکار ده چې ټول سوالونه کیږدئ، جناب سپیکر صاحب! زما به دا اخری ګزارش وی بیاه زه بالکل نه سوالونه ایوان ته راوړم او نه به بیا زه تیارې کوم۔ جناب سپیکر صاحب! ما درې ګهنټې په دغې باندې لګولې دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: داسی په یو جنبش باندې سپیکر صاحب، ستا سو دغه کوئ۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: حضرت مولانا۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: په دې باندې حوصله ماتیږی، نور تاسو مرضی ده۔

جناب سپیکر: حضرت مولانا زمونږ ډیر محترم، ډیر Respectable او زمونږ ډیر قدردان حضرت مولانا مفتی جانان صاحب! ستاسو ډیر دغه کوؤ خو چې څه پروسیجر وی، هغه به Adopt کوؤ۔ مونږ ستاسو، شوکت صاحب۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! زه خو بس، میں حامد میر صاحب کے حوالے سے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس ملک کے ایک بہت بڑے صحافی ہیں اور ان کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، میرے خیال سے یہ آزادی صحافت پر حملہ ہوا ہے اور اس پر میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس اسمبلی سے ایک قرارداد چلی جائے کہ اس کی جو تحقیقات ہیں، آزادانہ تحقیقات ہونی چاہئیں اور انہیں ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش ہونا چاہیے، تو اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو ہم مشترکہ مل بیٹھ کر ایک قرارداد پاس کرنا چاہتے ہیں، اس اسمبلی سے ایک مسیج دینا چاہتے ہیں کہ ہم صحافیوں کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: بریک میں بیٹھ جائیں، وقفے میں آپ بیٹھ جائیں، اپوزیشن اور آپ سب ایک متفقہ قرارداد لے کر آجائیں۔ اعظم درانی صاحب، اعظم درانی صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب اعظم خان درانی: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ایم ایم اے کی حکومت نے ضلع بنوں میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس کیلئے بنوں شہر میں چھ کنال سرکاری اراضی مختص کر کے فنڈز مہیا کئے تھے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر نے تمام قانونی تقاضے پورے کر کے ٹینڈر لگوانے تھے لیکن موجودہ حکومت نے نئی جگہ کیلئے حکم جاری کیا۔ محکمے نے اس سلسلے میں ایک انکوائری مقرر کی جس نے اپنی رپورٹ میں نئی جگہ کی سخت مخالفت کر کے محکمے کو آگاہ کیا لیکن اس کے باوجود محکمے کو نئی جگہ کی سمری بھیجنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ لہذا حکومت اس سرکاری جگہ پر مجوزہ کمپلیکس کی تعمیر کی اجازت دے۔

سپیکر صاحب!توجه د جی غوا ړم، یوه ضروری مسئله ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اعظم خان درانی: سوشل ویلفیئر کمپلیکس دے-----

جناب سپیکر: جی درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: سپیکر صاحب، دا آرډر اوکړئ د هاؤس'ان آرډر' کولو د پاره۔

جناب سپیکر: چلوان کو ایک موقع ملا ہے بیچاروں کو، کیا کریں یار! ہاں، درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: سپیکر صاحب، یو سوشل ویلفئیر کمپلیکس دے، چھ کنال اراضی ده، په ستي کښې جی۔ هغې د پاره نوی ګورنمنټ کنسلټنسی هم هائر کړې ده، هر څه جی تیار دی خو یوه سمری زمونږ چیف منسټر صاحب نه یوه ډائریکټیو جاری شوه چې دا Second place دے، تاسو جی بدله کړئ۔ هغې کښې جی چې هغه کوم کسان تلې وو، او انکوائری چې شوې ده، هغه جی لږ واؤری۔ The proposed place of land is about 8 kilometer away from the city. The proposed land is the remaining portion of Bannu Airport and the joint property of four Bakka Khel Tribe which

cannot be transferred in the name of Department easily۔ جناب سپیکر صاحب، دا ایریا دہ، دا New proposed location دے۔ سپیکر صاحب، چې ته هم توجه نه کوے ، او چیف منسټر هم نه کوی نو مونږه به چا ته خبرې کوؤ؟

جناب سپیکر: جی جی، درانی صاحب، (ہنستے ہوئے) بس Sorry، میں تھوڑا یہ دیکھ رہا تھا، اچھا۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر، دا نوے کوم لوکیشن دے ، دا هغه ځائې دے چې طالبان وائی چې مونږ د ګورنمنټ سره په دې ځائې باندې جرګه کوؤ، که دلته زمونږ سوشل ویلفیئر کمپلیکس شی، نو زمونږ افسر به څنګه ځی هغلته، دا کوم ړانده کسان او مات ګډ کسان به دا آٹھ کلومیټر څنګه ځی د بنوں نه؟ جناب سپیکر صاحب! زما ډپټی کمشنر صاحب هم دا ځائې Recommend کړے دے خو هغه د خپله دا او بنائی چې هغه پخپله تلے شی بکا خیل ته، یا ائیر پورټ ځائې ته هغه خپله تلے شی؟ نو جناب سپیکر صاحب، مونږ دا ریکویسټ کوؤ د دې انصاف د ګورنمنټ نه چې په خپل ځائې باندې ئې پریږدوئ، دې ته سرکاری ځائې هم ملاؤ شوے دے ، مفت ځائې هم ملاؤ شوے دے ، چھ کنال زمکه ده، چیف منسټر خو، چیف منسټر صاحب! ستاسو توجه جی غواړم سپیکر صاحب! رولنګ جی ورکړئ دې کسانو ته۔

(اس مرحلہ پر چند اراکین اسمبلی اور وزراء جناب وزیر اعلیٰ کی مسند کے پاس کھڑے تھے)

جناب سپیکر: جناب چیف منسٹر صاحب! اعظم درانی صاحب آپ کی توجہ چاہتے ہیں۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر صاحب، دا هغه ځائې دے چې هغه ځائې کښې طالبان ، جناب سپیکر صاحب، یہ وہی جگہ ہے جہاں طالبان اور حکومت مذاکرات کیلئے بیٹھنا چاہتے ہیں وہاں پر اور اب حکومت وہاں پر سوشل ویلفیئر کمپلیکس شفٹ کرنا چاہتی ہے لیکن میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہاں پر ہمارا ڈپٹی کمشنر صاحب اور یہ جو لینڈ دینا چاہتے ہیں، وہ خود بھی وہاں نہیں جا سکتے تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ یہ اپنی جگہ رہنے دیا جائے اور آج ہی احکامات جاری کر دیئے جائیں، زمین بھی فری ہے، سیکرٹری صاحب نے بھی اس پر کمنٹس لکھے ہیں کہ یہ فیزیبل جگہ ہے اور یہ بہتر ہے، Nearest جگہ ہونی چاہیے لیکن سپیکر صاحب! یہ بہت زیادتی ہو گی ان لوگوں کے ساتھ، ان غریب عوام کے ساتھ، ان معذور لوگوں

کے ساتھ جناب سپیکر، اگر آپ اپنے بندوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے ایک یونیورسٹی بنادیں وہاں پر، ایک کالج بنادیں، ایک ہاسپٹل بنادیں لیکن سوشل ویلفیئر کمپلیکس کو اپنی جگہ پر رہنے دیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شاہ محمد خان! ملک صاحب، چونکہ آج جو Concerned Special Assistant ہیں، وہ چھٹی پر ہیں تو میں۔۔۔۔۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): سر! میں Reply کرونگی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، میڈم۔ سوری، ملک صاحب۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: پہلے میں جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: وہ اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتے ہیں، چلیں ایک بات کریں۔

Ms. Meher Taj Roghani (Special Assistant for Social Welfare): Mr. Speaker, I will answer first.

جناب سپیکر: ملک شاہ محمد! چلیں بات کریں، اس کے بعد میڈم بات کرلینگی، دے نہ پس بہ تا سو خبرہ او کړئ جی۔ جی جی۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، سوشل ویلفیئر کمپلیکس بنوں 14-2013 کی اے ڈی پی میں منظور ہوا جو اس حکومت کی پہلی اے ڈی پی ہے۔ جناب سپیکر، بنوں شہر ایک گنجان ایریا ہے، اس میں جو چھ کنال زمین ہے، وہ محکمہ ریلوے کی ہے لیکن آنے والے وقت میں اس سوشل ویلفیئر کمپلیکس میں دارالامان بھی بنادیں گے جس کیلئے یہ زمین ناکافی ہے۔ جناب سپیکر، اس زمین میں ہم خواتین کیلئے کوئی اور فلاحی ادارہ بنائیں گے کیونکہ بنوں میں کوئی جگہ نہیں ہے جناب سپیکر، موصوف ایم پی اے کا دو تین کنال، سوری دو تین مرلہ گھر ہے، بنوں اتنا گنجان آباد ایریا ہے کہ اس کا اپنا گھر بھی، بنوں میں پرانے گھر دو تین مرلے ہیں اور اتنی قیمتی زمین ہے بنوں کی، جناب سپیکر! بنیادی مسئلہ یہ نہیں ہے، بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس کیلئے میں نے 20 کنال زمین Free of cost اپنے حلقے میں دی ہے جو موصوف ایم پی اے کو پسند نہیں ہے، اگر ان کو خدمت پسند ہے تو ان کے گھر کے ساتھ ایک فلاحی ادارہ بنا ہوا ہے جو مرحوم 'زیاد ٹرسٹ' کے نام پر ہے، جس پر چار پانچ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں تو وہاں عوام کی خدمت کریں۔ جناب سپیکر، موصوف خاندان کے دور حکومت میں بنوں میڈیکل کالج PK-71 ایف آر

بنوں کی باؤنڈری پر لے جایا گیا جہاں اس قوم کی بچیاں جا رہی ہیں، جو فیصلہ ہوا بنوں سے تقریباً 20 کلو میٹر دور موصوف خاندان کے دور حکومت میں یہ فیصلہ ہوا تو اس وقت موصوف کے خاندان کو بنوں کی عزت اور خدمت کیوں نظر نہیں آئی؟ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ملک صاحب! میں معذرت چاہتا ہوں، بالکل آپ نے اپنا نقطہ نظر دے دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو 'کنسرنڈ' منسٹر ہیں یا جو سپیشل اسسٹنٹ ہیں، وہ اس کا جواب دے دیں۔ آپ مختصر کریں، آپ مہربانی کریں (شور اور قطع کلامیاں) میڈم! آپ بات کر لیں، میڈم۔

<u>معاون خصوصی برائے سماجی بہبود:</u> تهینک یو مسټر سپیکر۔ دا خبره داسې ده چې، شکریه د هغه هم کوم چې چا کوئسچن کړے دے او شکریه د شاه محمد صاحب هم، خبره داسې ده چې دا دوه ځایونه دی، یو ځائې زمونږ Already چې کوم شپږ کناله دے، چې کوم د بنار دننه کښې دے، کومOver congested area کښې دے، One is at that area، نمبر ون۔ نمبر دو بله ایریا، Shah Muhammad Sahib very graciously, we are very thankful to him او خدائے د داسې زړه هر چا له ورکړی چې دوئ اته لس نه شل کناله پورې ځائې مونږ له راکوی (تالیاں) خو دې ځائې کښې پلیز ایوان ته زما ریکویسټ دے چې زما دا دوه درې خبرې ډیرې په غور واوری۔ دا یو ځائې چې دے نو دا په بنار کښې دننه دے، دا Over congested دے، دلته د Expansion، مخکښې د کمپلیکس جوړیدو څه دغه نه بنکاری، We can't see any sort of, you know، غټ به ئے کړو، نمبر ون۔ نمبر ټو د شاه محمد صاحب ایریا ټهیک ده، I agree چې It is few kilometers, eight kilometers away, eight kilometers away from the city, number one خو دیکښې فائده دا ده چې دا تقریباً 18 to 20 کناله زیات دے نو دیکښې د Future expansion دغه شته، I agree ایریا لرې لرې ده او ماشومانو له، سپیشل ماشومانو له تګ هغه ځائې ته لږ ګران دے او یو سیکورټی لږه ده خو نن سبا هلته کښې I heard چې ائیر پورټ راروان دے نو Because of the Airport, I

am sure چې دا سیکورټي به زیاته شي۔ اوس د هاؤس مخکښې دوه خبرې دی، یو ځائې کښې Congested دے، ما شومان رسول اسان دی، بل ځائې ما شومان ګران دی، پلیز زما دا یو خبره واورئ چې په کوئسچن کښې دا دے، زه دا لږ وایم، کوئسچن کښې وائی چې *سرکاری اراضی کیلئے فنڈز محکمہ سوشل ویلفیئر نے تمام قانونی تقاضے پورے کرکے ٹینڈر تک لگوالئے*، Please, we have undone any tender، اوسه پورې نه دے (شور) Please let me finish, let me finish, Mr Speaker.
Just a ، کنه Please, let me finish and then you can have your time minute۔ اچها، The question is چې دوه، هر ځائې کښې فائده ده او نقصان دے، د بل ځائې فائده او نقصان دے، Now we have to compare both چې فائده کوم ځائې ده او نقصان؟ خو As for as that point is concerned چې په مونږ پریشر دے، پلیز په مونږ پریشر نه دے، صرف سی ایم صاحب هغه سمری دوباره غوښتې ده، پریشر نشته نمبر ون۔ نمبر ټو په دیکښې پی سی ډبلیو، د دې زمونږه دا پی ډبلیو ورکنګ ګروپ دا چې کوم پاتے وو Only that has been done, not the tender، دا زه لږ Clarify کول غواړم، نو نه فیصله شوې ده، په دې ډ سکشن'آن' دے نو ما نن شاه محمد صاحب ته وئیل چې What we will do? سی ایم صاحب مونږ صرف غوښتی یو، I think personally چې د سپیشل سکولونو دا به مونږ هم دغه ځائې کښې پریږدو، Because سپیشل بچو ته دا دومره کلومیټر تګ ګران دے، هغه به دې ځائې کښې پریږدو، And د شاه محمد صاحب ځائې کښې به مونږ ویلفیئر هوم جوړ کړو، مونږ هلته سینیئر سټیزن (هوم) به جوړ کړو، مونږ هلته دستکاری سنټر به جوړ کړو (تالیاں) نو We can utilize both the areas, not condemning one because one has got advantage and disadvantage, the other has got advantage and disadvantage, we have to weight it. وزن کوؤ به چې کوم ځائې، نو مونږ سی ایم ته خو، میټنګ به کیږی، پلیز د دې فیصله نه ده شوې لا۔ تهینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی ملک۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: دا جی Clerical mistake وو، ٹینڈر لگوانے تھے، Clerical mistake وو جی، یہ Clerical mistake تھی لیکن میں نے سی ایم صاحب سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ اس کیلئے ہم نے کنسلٹنسی ہائر کی ہوئی ہے، انہوں نے ایک فقرہ پڑھا کہ Eight kilometer away اور وہ نہیں دیکھ رہے کہ اس میں نیچے لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر کیا پوزیشن ہے اس ایریا کی؟

جناب سپیکر: میڈم کی بات آپ پوری سمجھ گئے ہیں؟

جناب اعظم خان درانی: ہاں جی، لیکن یہ کہتے ہیں کہ وہ Congested area ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب اعظم خان درانی: اور ہم اس کے مشکور ہیں کہ وہ 20 کنال زمین دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، جو انہوں نے Conclude کیا ہے، میرے خیال میں وہ آپ نہیں سمجھے ہیں۔ میڈم! اگر آپ پھر سے وضاحت کر لیں تاکہ اس کی ان کو پوری سمجھ آجائے، تھوڑا یہ آپ کی اس بات کو Proper سمجھ لیں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: ہاں What I was saying, what I was saying، میں کلیئر کرانا چاہتی ہوں کہ پلیز آپ وہ نہ ہوں Because we are really thankful to you کہ اس جگہ کو ہم نہیں چھیڑیں گے، اس کو سپیشل ایجوکیشن کیلئے رکھیں گے Because special, blind and deaf, disabled کیلئے دور جانا مشکل ہے، نمبر ون۔ نمبر ٹو جو شاہ محمد کا ایریا ہے، اس کو ہم لے لیں گے، اس کو ہم دوسرے کاموں کیلئے، نارمل بچوں کیلئے Like Special Welfare Homes بنا لیں گے، وہ جو ہے سلائی کڑھائی مرکز بنا لیں گے، سینیئر سیٹزن ہوم بنا لیں گے، گداگروں کیلئے اینڈ منشیات کے لوگوں کیلئے تو We will utilize both the areas. Okay.

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے۔

Special Assistant for Social Welfare: Thank you.

Mr. Speaker: Okay. Mr. Arshad Ali, MPA, to please move his call attention notice No. 305. Mr. Arshad Ali. (Not present, lapsed).

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Elementary and Secondary Education, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2014.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

ابھی جو آج کا ایجنڈا ہے، اس کے اوپر ڈسکشن شروع کرتے ہیں، جو مجھے لسٹ ملی ہے اس کے مطابق۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یو ډیر ضروری پوائنټ مې دے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب، ما تاسو ته Written هم درکړے وو او توجه دلاؤ نوټس تاسو په هغې باندې Approval هم ورکړے وو خو ترا اوسه هال ته رانغے۔ دا یو ډیره ایمرجنسی ایشو ده او زه ستاسو په وساطت باندې د چیف منسټر صاحب توجه دې طرف ته راګرځول غواړم، ریکویسټ ورته کوم۔ د کالام بازار ډیر سخت په خطره کښې دے جی او په سیند باندې اوبه سیوا شوې دی او د هغې د پاره په یو ورځ کښې Emergency protection د هغې د تخفظ د پاره اقدامات پکار دی ګنې نو ټول بازار هم وړی او کلے هم وړی، نو د هغې د پاره جی متعلقه منسټر صاحب چې څوک وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یاسین خلیل۔

جناب جعفر شاہ: چې هغوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایف ای ڈی ایم اے۔

Mr. Jafar Shah: It’s a matter of very emergent nature, Sir.

جناب سپیکر: آپ پھر سے وضاحت کرلیں تاکہ اس کو سمجھ آجائے، آپ بات کرلیں پھر وضاحت کرلیں۔

جناب جعفر شاہ: ایمرجنسی بنیاد باندې پکار دے گنې ورځ دوه کبنې د کالام ټول بازار به یوسی، دا به یو انسانی المیه جوړه شی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے امداد، بحالی، آباد کاری و ٹرانسپورٹ): مهربانی سپیکر صاحب۔ دا جعفرشاه صاحب د Written کبنې یو Application ولیکی جی او زه به ترینه هم اوس واخلم او سیکرټری صاحب ته به ئے ولیږو او هغه چې څه وی نو هغه به کوؤ، ان شاء الله۔

جناب سپیکر: بلکه تاسو داسې وکړئ چې بریک کبنې تاسو خپلو کبنې میټنګ وکړئ او دا ډسکس کړئ چې څه۔۔۔۔

مشیر برائے امداد، بحالی، آباد کاری و ٹرانسپورٹ: ټهیک شوه جی زه به دوئ کبنینوم، مهربانی۔

جناب سپیکر: ڈسکشن، جی جی۔ بولیں جی بولیں۔ فریڈرک عظیم صاحب۔

جناب فریڈرک عظیم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کل 20 تاریخ تھی اور 'ایسٹر' تھا ہمارا، اس کیلئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ 11 تاریخ کو لیٹر ایشو کیا کہ جو مسیحی ملازمین ہیں، ان کو سیلری اور پنشن دی جائے لیکن میں افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ ایسٹر تو گزر گیا لیکن سیلری کسی کو نہ ملی۔ آنریبل چیف منسٹر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کی انکوائری کروائی جائے کہ یہ سیلری کیوں نہیں ہمیں دی گئی؟ جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب فریڈرک عظیم: میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: (جناب حبیب الرحمان، رکن اسمبلی سے) یہ آپ کے ساتھ ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ؟

ایک رکن: سر، یہ فنانس کا تھا۔

جناب سپیکر: سردار سورن سنگھ۔

جناب فریڈرک عظیم: سر، یہ اس کا کام نہیں ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ لیٹر کیااور جو 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹس ہیں جن میں ہمارے مسیحی ملازمین کام کرتے ہیں، ان کو سیلری نہیں دی گئی تو میں چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سردار صاحب اس پر۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: تمام ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کرکے اس چیز کی انکوائری کروائیں کہ کیوں یہ سیلری نہیں دی گئی؟ یہ بہت بڑی زیادتی ہے، غریب لوگ ہیں، ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): میں بالکل متفق ہوں فریڈرک عظیم کے ساتھ، چونکہ ہم نے بھی اخبار میں پڑھا کہ باقاعدہ طور پر سی ایم صاحب کا بھی حکم تھا کہ ان کی جو تنخواہیں ہیں، وہ پورے ٹائم پر دی جائیں تاکہ یہ اپنا تہوار خوشی کے ساتھ مناسکیں اور اپنے بچوں کی جو خواہشات ہیں، چھوٹی چھوٹی، وہ پوری کرسکیں اور یہ غفلت جس نے بھی کی ہے، میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ اس کو بھی اس کی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کیلئے کوئی ایسا نہ کرسکے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ڈسکشن شروع کرتے ہیں، میرے پاس جو لسٹ ہے اس وقت، میں اس لسٹ کے مطابق شروع کرونگا۔ یہ آپ جو ہیں نا، یہ لسٹ کے مطابق شروع کرلیں گے۔ جناب سکندر خان۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر، میری بات۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات آپ نے کردی ہے، اس نے جواب دے دیا ہے، چیف منسٹر صاحب کے پاس آپ بیٹھ جائیں گے وقفے میں، وہ بات کرلیں گے۔ اچھا جی، یہ ڈسکشن میرے پاس جو لسٹ آئی ہے، اس کے مطابق یہ ہے، جناب رشاد خان صاحب، جناب اکبر حیات صاحب، مولانا عصمت اللہ، سلیم خان، محمد علی شاہ باچا، مفتی فضل غفور، یہ نام میرے پاس ہیں، یہی ڈسکشن کریں گے، یہ نام جو لسٹ پر آئے ہیں۔ اچھا جی، تو میں رشاد خان، جناب رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے اس بحث میں شامل ہونے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، یہ ہماری، ہمارے علاقوں کی، اس صوبے کی، اس صوبے کے عوام کی، اس ملک کی ہمیشہ سے یہ بد قسمتی رہی ہے کہ جب یہ صوبے کے عوام کسی کو منتخب کرتے ہیں، کسی شخصیت کو، کسی پارٹی کو، کسی نظریئے کو اور انہیں یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھیں تو پھر وہ بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے عوام سے کیا وعدے کئے ہیں؟ جناب سپیکر، جس طرح موجودہ حکومت تبدیلی کے نام پر آئی ہے، ایک منفرد نعرہ اور آج جس طرح یہاں پر منسٹر فنانس کہہ چکے ہیں کہ وسائل کی تقسیم پسماندگی کی بنیاد پر ہوگی، سی ایم صاحب نے بھی اسی طرح ملتا جلتا کچھ کہا لیکن جناب سپیکر، ہم دیکھتے ہیں کہ آج ہمیں مطلب یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ علاقے جہاں پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے، جس طرح اس حکمران پارٹی کا یہ 'سلوگن' تھا کہ ویلفیئر سٹیٹ بنا کے ہم دکھائیں گے، پوری دنیا میں کنیڈا، امریکہ و آسٹریلیا کے خواب دکھائے گئے کہ اس طریقے سے ترقی یافتہ ایک ماحول بنایا جائے گا، وسائل کی تقسیم اس طرح سے ہوگی لیکن جناب سپیکر، میں دیکھتا ہوں کہ آج وہی پالیسیاں ہیں، وہی روایتی، جس نعرے پر یہ حکومت اقتدار میں آئی ہے، وہ یہ سب کچھ بھول چکے ہیں۔ ہم آج بھی یہ رونا روتے ہیں، اگر ہم حکومت کی ترجیحات کو دیکھیں تو کرپشن کا خاتمہ، صحت اور تعلیم پر خصوصی اولین ترجیح، یہ حکومت کی ترجیحات تھیں لیکن اگر صحت کی بات کریں جناب سپیکر، میں اپنے حلقے کی بات کروں، میرے حلقے میں ایک ڈی ایچ کیو ہاسپٹل ہے اور ایک ڈی ایچ کیو بشام سول ہاسپٹل ہے، ہمارے ہسپتالوں میں، میں نے ہاسپٹل کا وزٹ کیا تو وہاں پر مجھے بتایا گیا، مجھے مریض ملے، وہاں پر ایک مریض ملا جس نے مجھے بتایا کہ وہ اکتالیس دفعہ ہاسپٹل آیا ہے، اس کو ہیپاٹائیٹس سی کی ویکسینیشن نہیں ملی اور ہر دفعہ اسے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اگلے ہفتے آئیں اور ایسے مریض جن کے کورس مکمل ہو رہے ہیں اور انہیں مطلب دوسرے کورس کی ضرورت ہے یا کچھ آخری انجکشنز ہیں، اس تاخیر کی وجہ سے وہ سارا کورس دوبارہ Repeat کرنا پڑتا ہے، مطلب لوگوں کی زندگیوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو ایک واقعہ سناؤں، میں سوات گیا اور پشاور آرہا تھا، وہاں پر میں نے دیکھا، وہاں ہاسپٹل کے سامنے میرے حلقے کے کچھ لوگ کھڑے تھے، میں ان کے پاس رکا اور ان سے میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک بچے کو پاگل کتے نے کاٹا ہے، ویکسی نیشن کیلئے ہم

ڈی ایچ کیو ہاسپٹل الپوری گئے، وہاں ہمیں بتایا گیا کہ یہاں پر ویکسی نیشن ختم ہوگئی ہے آپ سوات چلے جائیں، سوات کے ایم ایس صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کا تعلق شانگلہ سے ہے، یہ سوات کا ہاسپٹل ہے یہاں پر آپ کو ویکسی نیشن نہیں مل سکتی۔ آپ یقین کریں جناب سپیکر، میں نے پھر اس پر کافی بحث کی، اس کو میں نے سمجھایا کہ KPK کا ایک شخص اگر پنجاب جاتا ہے یا کراچی میں اس کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے یا اس کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو وہاں پر ڈاکٹر اسے یہ کہیں گے کہ یعنی آپ KPK کے ہیں، آپ کا علاج ادھر نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ڈاکٹرز، ہمارے ہسپتالوں کا یہ حال ہے جناب سپیکر، ہمارے شانگلہ میں ایک سرجن میسر نہیں، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور بار بار میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اپینڈکس کا آپریشن کرانے کیلئے ہمیں پشاور یا ایبٹ آباد یا سوات جانا پڑتا ہے جناب سپیکر، لیڈی ڈاکٹر تو ہمیں کم از کم وہاں پر مہیا کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ایک بڑی مہم چلائی گئی "صحت کا انصاف"، اس پر کافی پیسہ خرچ ہوا اور آج اس پر سوالیہ نشان اٹھ رہا ہے، اس کی لاگت پر، اس کی پبلسٹی مہم میں اتنا پیسہ خرچ ہوا تو میری یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، کہ وہ ساری ڈیٹیلز جو ہیں، کس مد میں کتنا پیسہ خرچ ہوا، کہاں کہاں خرچ ہوا؟ وہ اس ایوان میں لایا جائے۔ اسی طرح جس طرح یہاں پر تعلیم کے بارے میں جو حکومت کی ترجیحات میں شامل تھیں، میں منسٹر صاحب کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہتا لیکن جناب سپیکر، پرسوں ہمیں یہاں پر بتایا گیا، پرسنٹیج ہمیں بتائی گئی کہ اتنے پرسنٹ سکولوں میں پانی کی سہولت موجود ہے، مجھے ایک پرسنٹ سکول نہیں معلوم شانگلہ میں ایک پرسنٹ سکولز جہاں پر پانی کی سہولت موجود ہو۔ یہاں پر ہمیں بتایا جاتا ہے، یہ جو زلزلہ سے متاثرہ سکولز ہیں، شانگلہ میں، پورے اس علاقے میں شامل ہیں، مجھے آج یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وسائل کی بنیاد جو ہے، تقسیم جو ہے، پسماندگی کی بنیاد پر نہیں ہے بلکہ یہ حکمران اپنا حق سمجھتے ہیں کہ جہاں سے ان کو ووٹ ملے ہیں یا جہاں پر ان کے مطلب، یہ جہاں پر کام کرنا چاہتے ہیں، وہیں پر ان کا فوکس ہے، پسماندہ علاقے پسماندہ رہیں گے حالانکہ ویلفیئر سٹیٹ کا یہ مطلب ہے کہ آپ ان علاقوں کو جو پسماندہ ہیں، ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کریں، ان کی جو پسماندگی ہے، ان کی انکم بھی ہے، ان کو اتنی ترجیح تو کم از کم دیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں لیکن جناب سپیکر، ایسا نہیں ہوتا۔ یہاں پر ایوان میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ہم سکولوں کو ویب سائٹ پر ڈالیں گے جناب سپیکر، جب زلزلہ سے متاثرہ سکولوں کی باری آتی ہے حالانکہ حکومت کی ترجیح میں یہ بھی شامل ہے کہ

انرولمنٹ کے بارے میں بھی مہم ابھی جاری ہے، وہاں پر Already سے انرولمنٹ موجود ہے۔ جناب سپیکر، تین ہائی سکول ہیں شانگلہ میں، سینکڑوں مڈل سکولز، پرائمری سکولز زلزلہ سے تباہ حال ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہے جناب منسٹر صاحب سے کہ اس کو بھی ذرا ویب سائٹ میں ڈالیں، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ یہاں پر ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر جو ہیں وہ گورنر بن گئے ہیں، وہاں پر ایک کمیٹی بنائی جائے، پبلک کمیٹی بنائی جائے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن جناب سپیکر! ان سکولوں کو ویب سائٹ پر ڈالیں اور اس کے ساتھ یہ دنیا کو بتائیں، اگر آپ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ دنیا ہمیں پیسہ دے گی تو دنیا کو بتائیں کہ یہ وہ علاقے ہیں جہاں پر سیلاب سے تباہ کاریاں ہوئیں جناب سپیکر، جہاں پر 2005 کا بدترین زلزلہ ان علاقوں میں آیا جناب سپیکر، طالبانائزیشن ان علاقوں میں ہوئی ہے، ملٹری آپریشنز ان علاقوں میں ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیٹیلز آپ دیں گے، طریقہ کار یہ ہے کہ ہم دنیا سے پیسے مانگیں گے تو ان کو پہلی فرصت میں ویب سائٹ پر ڈالا جائے جناب سپیکر، محکمہ تعلیم میں مانیٹرنگ سیل بنائے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ انتہائی غیر تربیت یافتہ، مجھے تو بعض دفعہ شک پڑتا ہے کہ یہ ان کے شناختی کارڈز ہیں یا نہیں؟ چھوٹے چھوٹے بچے سکولوں میں آرہے ہیں، وہاں پر سکولوں میں Applications پڑی ہوتی ہیں، ان کو وہ پھاڑ دیتے ہیں، کس بدتمیزی سے وہ پیش آتے ہیں، ان کو کم از کم میرے خیال سے ٹریننگ کی ضرورت ہے، ان کو ٹریننگ دی جائے کہ ان کو اپنا کام کس طریقے سے کرنا چاہیے؟ جناب سپیکر، ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے کہ وسائل کم ہیں مسائل زیادہ ہیں اور آج نوبت یہ آرہی ہے کہ ہم دنیا سے پیسہ مانگ رہے ہیں اور اس پر فخر بھی محسوس کر رہے ہیں۔ ہمارے علاقوں میں قدرتی وسائل سے مالامال زمینیں ہیں جہاں پر کرومائیٹ، پانی کے وسائل، ہر قسم کے وسائل وہاں پر موجود ہیں، ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا جاتا؟ پورے صوبے میں آپ دیکھیں ہمارے پاس کتنی زمینیں پڑی ہوئی ہیں؟ ان زمینوں پر کام کیا جائے، ان پر باغات لگائے جائیں، اس پر ہمیں فخر محسوس کرنا چاہیئے کہ ہم اپنا پیسہ لا رہے ہیں، ان سے سکول بنا رہے ہیں، ان سے ہسپتال بنا رہے ہیں یا جو بھی بنا رہے ہیں اور یہ جو فارسٹ کا محکمہ ہے جناب سپیکر، یہ میری ریکویسٹ ہے حکومت سے، میں ان کے سامنے لانا چاہونگا، اس پورے محکمے کو اس پر لگائیں، اس کو لائیں، زمینوں پر لائیں، ان کو بتائیں کہ ان زمینوں کو آپ نے آباد کرنا ہے، یہ جنگلات آپ نے لگانے ہیں، یہ باغات آپ نے لگانے ہیں، اگر

پورے صوبے میں جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے تو یہ محکمہ پوری طرح سے ملوث ہے، کلاس فور سے لیکر اوپر کی حد تک جناب سپیکر، آج کا جو مسئلہ ہمارے صوبے کا، پورے ملک کا خصوصاً اس صوبے میں جو ہے وہ بجلی کا بحران ہے، فیڈرز ہمارے بند کئے گئے، لوڈشیڈنگ رکنے کا نام نہیں لے رہی، ادھر سے ہمارے فیڈرل منسٹر عابد شیر علی کے بیانات آتے ہیں اور ادھر سے شاہ فرمان صاحب کے، ایک میڈیا وار لگی ہوئی ہے مرکز اور صوبے کے درمیان، جناب سپیکر! نقصان کس کا ہو رہا ہے؟ اس صوبے کا اور اس صوبے کے عوام کا ہو رہا ہے۔ معیشت ہماری، ہمارے کارخانے بند ہیں، بجلی ہماری سہولت نہیں ہے بجلی ہماری ضرورت ہے، ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں کا جو رزق کا ذریعہ ہے، وہ یہ بجلی ہے جناب سپیکر، ہماری فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں، ہمارے جو چولہے ہیں وہ بند ہو رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں، میری یہ درخواست ہو گی حکومت سے کہ وہ مرکز کے ساتھ بیٹھے، سنجیدگی کے ساتھ ان کے سامنے یہ باتیں لائے، اس مسئلے کو ڈائیلاگ سے حل کیا جائے، یہ نہیں کہ میڈیا وار، کبھی وہاں سے بیانات آرہے ہیں کبھی یہاں سے بیانات آرہے ہیں۔ تو یہ میری چند گزارشات ہیں، میں چیف ایگزیکٹو پیسکو سے بھی مل چکا ہوں، ان سے میں نے کہا، میں نے تجویز دی اس کو، اپنے حلقے کی میں نے بات کی، میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے ایک 'یوسی' میں کم از کم ایک لائن مین اور 'بل ڈسٹری بیوٹر' دیں اور میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ پیسہ یا بل کیسے اکٹھے ہوتے ہیں؟ لیکن جناب سپیکر، ابھی تک کچھ نہیں ہوا، یہ ہمارے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے، اس میں مرکز کو سنجیدگی، صوبے کو سنجیدگی دکھانی چاہیئے اور مرکز کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، حکومت آئے روز، گیارہ مہینے ہمارے الیکشن کو ہوئے اور ابھی تک ہماری جو ترجیحات ہیں، کبھی کسی منسٹر کے محکمے تبدیل کئے جا رہے ہیں، کبھی پارلیمانی سیکرٹریز بنائے جا رہے ہیں، تو یہ ان چیزوں میں لگے ہوئے ہیں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>جناب محمد رشاد خان:</u> جناب سپیکر، میں آخر میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ جو لوگ، جو عوام اس صوبے کو ایک تناور درخت بنا سکتے ہیں، حکومت کو یہ سوچنا چاہیے، دیکھنا چاہیے کہ یہی عوام اس درخت کو جڑوں سے نکال باہر بھی پھینک سکتے ہیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت خوب، چلو بہت وقت بعد آپ نے اسمبلی میں بات کی ہے، ماشاءاللہ۔ جناب اکبر حیات ارباب اکبر حیات، جناب حضرت مولانا عصمت اللہ صاحب، حضرت مولانا عصمت اللہ صاحب (تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ کہ ایک انتہائی اہم مسئلے پر بحث کی اجازت عنایت فرمائی اور وہ ہے صوبے کے زیادہ تر حصوں کو تمام امور میں نظرانداز کرنا اور مسائل میں اضافے پر بحث۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں تو میں یہ معقولہ دہراؤں گا کہ "بدن ہمہ داغ داغ شد کنبہ یکجان ہم"۔ جناب سپیکر، بدقسمتی سے میرا تعلق بھی صوبے کے اس بدقسمت علاقے سے ہے جو تمام امور میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نظرانداز کیا گیا، اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ پسماندہ علاقے کیا ہوتے ہیں، انکا کس طرح استحصال کیا جاتا ہے اور ان کو کیسے انصاف فراہم کیا جاسکتا ہے؟ جناب سپیکر، جس علاقے سے میرا تعلق ہے، وہ ہے ضلع کوہستان اور میں نے کل بھی، پرسوں بھی آپ کو بتادیا تھا کہ اس صوبے کے اضلاع میں کوہستان اور تورغر دو ایسے اضلاع ہیں جن کے آج تک صوبائی سیکرٹریٹ میں ان علاقوں کے ڈومیسائل کے حامل لوگوں کو جونیئر کلرک تک نہیں ملی، اس سے ان خطوں کی پسماندگی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو وثوق سے کہتا ہوں کہ کوہستان کی وادیوں میں رہنے والے لوگ آج بھی زندگی کی تمام سہولیات سے یکسر محروم ہیں یہاں تک کہ ان کو ایک بیمار (تالیاں) ہاسپٹل تک لانے میں راستے میں ان کو جو دشواریاں، جو تکالیف اٹھانا پڑتی ہیں، اس کا شاید اس ایوان میں میں ہی جانتا ہوں جناب سپیکر، ان دور دراز وادیوں میں کسی گاؤں میں اگر کوئی آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو پھر اس پورے گاؤں میں ایک آدمی کو گھما دیتے ہیں کہ فلاں کو بلاؤ، فلاں کو بلاؤ، فلاں کو بلاؤ، کیوں؟ اسلئے کہ فلاں بیمار کو ہسپتال لے جانا ہے اور پھر کچھ لوگ لکڑ لے آتے ہیں، کوئی ایک رسی پکڑ کر لے آتا ہے، پھر ان دو لکڑیوں کے درمیان اس رسی کو پرو دیتے ہیں اور پھر اس بیمار کو ان دو لکڑیوں کے اوپر باندھ لیتے ہیں جس کو ڈنگئ کہتے ہیں پشتو میں، اور پھر چونکہ غریب لوگ ہوتے ہیں، وہ اتنی بڑی یا زیادہ تعداد کے لوگوں کو کھانا کھلانا بھی ان کے بس کی بات نہیں ہوتی ہے اور وہ مریض جلدی ہسپتال بھی پہنچانا پڑتا ہے، لہذا اس مریض کو وہاں اپنے گھر پر بکرا ذبح کر کے ان کے کھانے کا بندوبست کرنا پڑتا ہے اور آج کل بکرا کتنے میں ملتا ہے؟ وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ پھر وہاں سے وہ لوگ کندھوں پر اس بیمار کو اٹھا کر روڈ تک پہنچاتے ہیں، پھر وہ جیپ والے تین، چار، پانچ ہزار پر بکنگ میں قرا قرم

ہائی وے KKH پہنچاتے ہیں، پھر KKH سے ایمبولینس ان بیچاروں کو کہاں نصیب ہے، پھر ان کو ایبٹ آباد پہنچایا جاسکتا ہے۔ تو میرے اندازے کے مطابق آج بھی کوہستان میں بسنے والوں کو علاج معالجے کی بنیادی سہولت تب ملتی ہے کہ وہ کم از کم پچیس تیس ہزار روپیہ پہلے اپنی جیب سے خرچ کریں اور جناب سپیکر، آپ کو اور اس ہاؤس کو معلوم ہے کہ اگر پھر وہاں پر کوئی عورت بیچاری درد ولادت کی بیمار ہو تو اس پر کیا گزرتی ہو گی؟ لیکن ہم کس کو کہیں، ہم انصاف کا مطالبہ کس سے کریں جناب سپیکر؟ اب تو جناب سپیکر، یہاں پر انصاف کیلئے آپ کی کرسی پر بیٹھنا ضروری ہو چکا ہے، اب تو یہاں کسی خطے کے حقوق کیلئے، کسی خطے کی پسماندگی کو دور کرنے کیلئے وزیر خزانہ بننا ضروری ہو چکا ہے، یہ ایک روایت بن گئی ہے، وزیر اعلیٰ بننا ضروری ہو چکا ہے اور جناب سپیکر، آپ نے بھی کچھ گزارہ کر لیا کہ جو سال میں نکالنا تھا اس کو تو آپ لے گئے نا، آپ کو (قہقہے اور تالیاں) کہنا پڑتا ہے کیا کریں (قہقہہ) اور اب یہ ایک وطیرہ بن گیا جناب سپیکر، اس سے پہلے کہ میرے کریم بابک صاحب ناراض نہ ہوں، ہمارا ایک ساتھی پوچھتا تھا کہ یار! دا یونیورسٹی غټه وی او که نه دا میډیکل کالج غټ وی؟ تو لوگوں نے کہا کہ یرہ یہ یونیورسٹی بڑی ہوتی ہے تو پھر کہا کہ یار! باچا خان غټ دے که نه ولی خان غټ دے؟ نو هغه خلقو اووئیل چې باچا خان غټ دے۔ نو بیا وائی چې دا څنګه خلق دے چې د باچا خان په نوم باندې دوئ میډیکل کالج جوړوی او ولی خان په نوم باندې یونیورسټی جوړوی، پکار دا وه چې د غټ سړی په نوم باندې ئے غټ شے جوړ کړے وو او د وړوکی سړی په نوم باندې وړوکې شے به ئے جوړ کړے وو کنه، نو دوئ الټه کړه جی۔ نو زما سپیکر صاحب، زما انتهائی دردمندانه دا اپیل دے چې مخکښې، ټول دا اوس یو روایت جوړ شوے دے نو جناب سپیکر، پښتو کښې وائی چې مه ترخزه شه او مه رنده شه بلکه آره شه۔ ترخزه ټول ځان ته وهی او رنده ټول مخې ته وهی او آره مینځ کښې نیموی لیکن دلته آره کیدو ته هیڅوک تیار نه دی سپیکر صاحب، دلته خو یا رنده ده یا ترخزه ده، رنده هم نشته، دلته کښې ټولې ترخزې دی جناب سپیکر! (قہقہے) "میم زرما ټول زما" دی، نو جناب سپیکر! مونږ به چا ته ژاړو، مونږ د دې پسمانده علاقو داستان به چا ته اؤرو؟ جناب سپیکر، دلته کښې داسې د دستیاب وسائلو داسې یو ناهموار

تقسیم دے جناب سپیکر! چې د دې ایوان په مقابله کښې شکست خورده خلقو له خو ملاویږی خو د دې ایوان منتخب کسانو ته نه ملاویږی۔ دلته کښې خو د قومی اسمبلئ ایم این ایز ته فنډونه زمونږ د سرکار علیه رحمت نه ملاویږی او د دې ایوان کوم خلق چې حقداران دی، د دې ایوان ممبران دی نو هغوی ته د هغې نیم هم نه ملاویږی نو جناب سپیکر، دا خو ما د محکمه صحت حوالې سره مې خبره بلکه د ایم ایم اے دور کښې زما په حلقه کښې یو تی بی میډیکل، تی بی سنټر جوړ شوے وو او هغې کښې ایکسرے پلانټ هم شته، لګیدلے دے اور اس میں دوسرے جو لوازمات ہیں، وہ سب کے سب موجود ہیں لیکن اس حکومت کا ایک سال گزرنے کے باوجود وہ ایکسرے پلانٹ بھی خالی پڑا ہے، بیکار پڑا ہے بلکہ دو تین سو کلومیٹر دور ایکسرے کیلئے بھی مریض کو لے جانا پڑتا ہے اور لیبارٹری کیلئے بھی وہاں لے جانا پڑتا ہے اور جناب سپیکر، یہ بات میں نے پہلے بھی کہی تھی، میرے حلقے میں ایک چوکی، پولیس چوکی ایسی ہے کہ لوگ پولیس چوکی کو، اپنے تھانے میں جانے کیلئے چار تھانوں کا طواف کر کے، پانچ تھانوں کا طواف کر کے وہ اپنے تھانے میں پہنچتے ہیں روڈ نہ ہونے کی وجہ سے، آٹھ کلومیٹر روڈ کی ضرورت ہے اور اس بدقسمت چوکی کا نام ہے چوکی 'کولئ'، وہ جب اپنے گاؤں سے نکلتے ہیں رپورٹ درج کرانے کیلئے تو فارسٹ تھانے کے سامنے سے گزرنا پڑتا ہے، پھر وہاں سے پٹن تھانے کے سامنے سے گزرنا پڑتا ہے، پھر وہاں سے دبیر تھانے کے پیچھے سے گزرنا پڑتا ہے، پھر وہاں سے ان کو دوسرے ضلع شانگلہ میں داخل ہونا پڑتا ہے، بشام کے تھانے کے سامنے سے گزرنا پڑتا ہے، وہاں سے پھر ان کو ضلع بٹگرام میں آنا پڑتا ہے، ضلع بٹگرام کے پٹن تھانے کے سامنے سے گزر کر یہ بیچارے اپنے تھانے تک پہنچتے ہیں، پانچ تھانوں سے گزر کر وہ اپنے تھانے میں پہنچ جاتے ہیں، تو جناب والا! یہ پسماندگی کی وہ بین مثال ہے جو اس تحریک انصاف کی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے، شاہ فرمان خان سے مطالبہ کرتی ہے کہ شاہ فرمان خان! اپنے کچھ ان انقلابی اقدامات سے کوہستان کو بھی تو نوازو، ان پہاڑوں میں بسنے والے بے بس لوگ جو ہر قسم کی سہولیات سے یکسر محروم ہیں، تو میرے خیال میں اگر تحریک انصاف کی حکومت میں بھی ان کو انصاف نہ ملے جو سب سے زیادہ مستحق ہیں تو پھر تحریک انصاف کیلئے کام کرنے کا میدان وہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا کردار اور ہماری گفتار ایک ہو تو یہ ان کیلئے، جناب سپیکر! وہ لوگوں کو کیسے بتا سکیں گے کہ ہم نے کوہستان کے ان لوگوں کو تعلیم فراہم کی، ہم نے کوہستان کے ان لوگوں کو محکمہ صحت میں یہ سہولت فراہم کی، ہم نے ان کو روڈوں کے حوالے سے یہ سہولیات دیں؟ اور یہ انہوں نے As first policy میں بھی بتادیا تھا کہ پسماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانا، لیکن ابھی تک ہم نے کوئی اقدام نہیں دیکھا، ایک مہینہ کم ایک سال پورا ہونے والا ہے تو لہذا میں حکومت کی توجہ اپنے اس پالیسی بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں پالیسی بیان یہ دیا تھا کہ ہم پسماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لائیں گے، ابھی تک ٹس سے مس نہیں ہوئے، ابھی تک ان کی کارکردگی اس پالیسی بیان کے متعلق مکمل طور پر 'زیرو' ہے لیکن میں ان کو بجٹ آنے سے پہلے ایک دفعہ پھر متنبہ کرنا چاہتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر دوسری بار بھی اس طرح ہوا تو پھر ہم کیا کہیں گے؟ پہلی دفعہ ہم یہ عذر بھی کر سکتے تھے کہ یہ لوگ ابھی ابھی آئے ہیں، بجٹ کو جلدی میں بنایا گیا ہے، تاریکی میں بنایا گیا ہے، عجلت میں بنایا گیا ہے لیکن اگر اس دفعہ بھی یہ پسماندہ علاقے نظرانداز ہو گئے تو پھر ان کا یہ عذر بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ میں انہی باتوں پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ جناب! د علمائے کرامو نمبر دے، حضرت مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ هغه اردو کښې یو شعر دے جی، وائی:

؎ کشتی نہ رہی ساحل نہ رہا ساحل کی تمنا بھی نہ رہی

اے پوچھنے والے ظاہر ہے انجام ہمارا کیا ہوگا

اے موج ہوا دے ان کو دو چار تھپیڑے ہلکے سے

اب تک جو ساحل پر طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

(تالیاں)

جناب سپیکر، نن په یو ډیر اهمه ایجنډا باندې په دغه ایوان کښې بحث شروع دے، پکار خو دا وه چې د تحریک انصاف دې حکومت د یو کال تیریدو نه وروستو دا خبره د چا په ذهن کښې دا تصور هم نه وو راغلے، نن دا دومره نیم ایوان په دې خبره ولې مجبوره شو چې د حکومت د طرف نه چې د وسائلو کوم غیر منصفانه تقسیم کیږی او بیا دې اے ډی پی سکیمونه په کوم بندربانټ سره روان دی، مخصوص حلقې او مخصوصې علاقې هغه Facilitate کیږی او بعضې علاقې هغه محرومه کیږی نو زمونږ سینیئر منسټر جناب سراج الحق صاحب مخکښې ورځو کښې یو Statement ورکړے وو چې وفاقی حکومت د صوبې ته خپل حق ورکړی نو مونږ د هغوې نه هم دا درخواست کوؤ چې سینیئر منسټر صاحب او چیف منسټر صاحب سمیت ټول حکومت چې د دې صوبې عوامو ته هم دوئ د دې صوبې او د دغې عوامو هغه حقوق دا ورکړلې شی، هم دغه سینیئر منسټر صاحب پخپله باندې خو د دغې صوبې د خزانې نه د ایک ارب روپو سکیمونه صرف یو حلقې ته وړی او باقی حلقې محرومه کیږی، نو ظاهره خبره ده بیا به په دغه ایوان کښې بحث شروع کیږی، ایجنډا باندې به راځی چې *"صوبے کے زیادہ تر حصوں کو تمام امور میں نظر انداز کرنا"* جناب سپیکر، زمونږ حکومتی ترجمان جناب شاه فرمان صاحب هغه بله ورځ په صوبه کښې د بهته خورئ او د ټارګټ کلنګ او د اغوا کارئ وجوهات بنودل نو وئیل ئے چې دې صوبه کښې خلق زکواة نه ورکوی، د دې وجې نه دا خلق بهته خوری کوی او دې وجې نه دا خلق اغوا کاری کوی، پکار دا ده چې د صوبې ټول خلق زکواة ورکړی۔ نو ما وئیل چې بیا خو حکومت ته ضرورت نشته دے نو بیا ته څه کوې او انصاف څه کوؤ او حکومت څه کوی او انتظامیه څه کوی او بیا به د حکومت څه ذمه واری وی؟ جناب سپیکر *(تالیاں)* او په هغه صوبه کښې به څنګه انصاف راشی چې په هغې کښې د پبلک هیلتهـ منسټر جناب شاه فرمان صاحب وی؟ *(تالیاں)* زه بیا به درته اووایم په هغه صوبه کښې به څه رنګه انصاف راشی جناب سپیکر، چې په کومه صوبه کښې تګو ته د اوبو ورکولو اختیار د جناب شاه فرمان صاحب سره راشی؟ *(تالیاں)* جناب سپیکر، هغه بله ورځ یو اسمبلی کوئسچن

راغے نو په هغې کښې د ضلع صوابئ مختلفو حلقو ته د پبلک هیلتھ د واټر سپلائی سکیمز د پاره چې کوم فنډ ورکړلے شوے وو نو ما وئیل، زما دا میډیا والا ورونړه ناست دی، شاید چې هغه جواب دوئ هم کتلے وی نو زمونږ وینا د صرف نه ښکاره کوی خیر دے ډیپارټمنټ د طرف نه چې د دې حکومت د انصاف مظاهره په یو صوبه کښې، په یو ضلع کښې ښودلې شوې ده، صرف دا د بهر دنیا ته اوښائی چې دا څومره انصاف دلته روان دے او څومره انصاف کیږی؟ جناب سپیکر، زما په حلقه کښې سالارزئی نومې یو علاقه ده چې هغلته اوس هم په پندره سو روپئ باندې خلق د څښکلو د اوبو ټینکر راولی او هغه د کور د استعمال د پاره جناب سپیکر، جناب سپیکر! زمونږ ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال چې په ډګر کښې دے، د هغې سره ګیر چاپیره ملحقه علاقې نن هم هغلته خلق هغه په بیعه باندې د څښکلو د پاره اوبه راوړی جناب سپیکر! او بیا زمونږ د څښکلو د اوبو د فنډ تقسیم د ضرورت په بنیاد نه کیږی، چې څوک تګے دے او چا ته Need دے او چا ته ضرورت دے، بلکه په دې بنیاد باندې کیږی چې که یو په حکومت کښې دے نو هغه سات فیصد حصه ځان له مقرر کړې ده نو هغه ته 145 ملین لاړې او که بل صاحب په بل جماعت کښې دے نو هغه ته د ځان له فیصدی ده نو هغه ته ځان له دغه فنډ لاړ شو، زما په خیال باندې دا ډیر لوئے ظلم دے، ډیر لوئے زیاتے دے۔ جناب سپیکر، د څښکلو اوبه د چا نه منع کول انسان نه، زما د فقې یو مسئله هغه بله ورځ د نظر نه تیره شوله چې یو سړے په لاره په سفر روان دے او د ځان د سیکورټی د پاره ئے سپے هم ځان سره ملګرے کړے دے او د خپل څښکلو او د دې سپی د څښکلو اوبو هم د ځان سره اخستې دی او صحرا ده، نورې اوبه نشته دے، په ده باندې د مانځه وخت راغے، اوس که دے په دغه اوبو باندې اودس کوی نو دا اوبه د ده څښکلو د پاره د رار وان سفر د پاره کافی کیږی خو د ده د سپی د څښکلو د پاره بیا ناکافی کیږی نو د فقې مسئله دا ده چې دا سړے به تیمم وهی او دے به په دې اوبو باندې اودس نه کوی او که ده د ځان نه شیخ چلی جوړ کړو او نیم ملا وو چرته او په هغې باندې ئے اودس وکړو په دغه اوبو باندې او په لاره روان دے، دا سپے ئے تګے شو نو د فقې کتابونو لیکلی دی چې په دغه سجده باندې الله رب العالمین ده ته ثواب

نه ورکوی، ده ته به سزا ورکوی ځکه چې ده د سپي حق تلفي کړې ده او سپي د سخاک اوبه ئے استعمال کړی دی، اوس په دغه اوبو خو ده اودس وکړو او سجده ئے پرې ولګوله۔ جناب سپیکر، ډیر زیات ضرورت دے د دې خبرې چې مونږ د خپلې صوبې د عوامو ضروریات مد نظر راولو مونږ اوکتل، زما حلقه PK-79 او بیا بالعموم ټول بونیر، دا یو ډیره حسین او ډیره جمیل او ډیره ښائسته علاقه ده جناب سپیکر، زما د ضلعې د ماربل بزنس نه کم از کم سالانه ډهائی ارب روپئ بزنس جناب سپیکر، دا کیږی، د ډهائی ارب روپو ماربل بزنس دا کیږی، زمونږ د علاقې حلق چې په بهر ملکونو کښې کوم تجارت کوی او د هغې نه کوم زرمبادله راځی خو د دغې ټولو خبرو باوجود زه به ډیر په افسوس سره دا خبره وکړم چې تیر عسکریت پسندی او بیا د هغې خلاف Military operation سره کوم زمونږ انفراسټرکچر تباه شو، زمونږ ادارې تباه شولې، تاسو یقین وکړئ جی زما په حلقه کښې اوس هم داسې ګرلز سکول دے جی چې هغه ټول Damaged دے ، ما سی ایم صاحب ته ریکویسټ هم وکړو چې دا As a special case په دیکښې ورواچوئ۔ زما په حلقه کښې داسې سکول هم شته دے جناب سپیکر، زه به د لطیفې د پاره دې ملګرو ته اووایم چې د هغې د پاره یو سړے Voluntarily خپل کور ورکړے دے ، اوس هغه سړے وائی، زه دې خپلو دوه ځامنو له واده کوم او دا سکول چې کوم دے نو زما د دې کور نه لرې کړئ نو سی ایم صاحب ته مې اووئیل چې دا هلکان به درته ښیرې وکړی چې زمونږ واده کیږی او سی ایم صاحب پکښې رکاوټ دے ځکه دے سکول نه منظوروی په دغه ځائې کښې، خو د هغې هر څه باوجود جناب سپیکر، پکار ده چې په Need basis باندې دا شوې وے، د دې علاقې ضروریات هغه مد نظر ساتلی شوی وے۔ لوکل ګورنمنټ فنډ کښې چې څه وشو نو ټوله دنیا او دا هاؤس د هغې ګواه دے ، زه بیا څله هغه زوتوم، هغه زمونږ منعم حاجی صاحب کله کله وائی، ستاسو دا فکر ما پخپله باندې یاد کړے دے چې ستا حلقې ته ئے 60 لاکھ روپئ ورکړې دی محکمه بلدیات کښې او د منسټر صاحب حبیب الرحمان صاحب حلقې ته ئے تین کروړ 44 لاکھ روپئ ورکړې دی، نو زما په خیال باندې مونږ که وایو چې Frustration پیدا کیږی په خلقو کښې چې کوم دے نو ظاهره خبره ده چې هر چا

ته حقوق نه ملاویږی، بیا به د هغې د غه نتیجه وی جناب سپیکر۔ زمونږه جناب سپیکر، چې په تیر ګورنمنټ کښې کوم سکیمونه منظور شوی وو زما په حلقه کښې یو روډ منظور شوے دے د جیکا پراجیکټ په وساطت باندې او د هغې د پاره جناب سپیکر، سوله کروړ روپۍ دا منظورې شوی وې اوس د ډیپارټمنټ د طرف نه په هغې کښې کټوتی وشوله او ساړهې چار کروړ روپۍ د هغې نه ئے ترینه کټ کړو او هغه پی سی ون ئے تیارې کړلې او وائی چې Saving cost نوښار ته ځی نو سی ایم صاحب ته وایو چې سی ایم صاحب ما وئیل هغه پښتو کښې متل دے وائی"ماوئیل چې زه به ورته ژاړم او لیلا د کوره سترګې سرې راوړی دینه"نو مونږ وئیل چې مونږ به تا ته ژاړونو ته زمونږ نه فنډونه سی ایم صاحب چې کوم دے نو زمونږ د تیر حکومت د هغې منظور شوې روډونو نه فنډ اوباسې او هغه نورو حلقو ته نو زما په خیال باندې جناب سپیکر، د حکومت د طرف نه داسې اقدامات دا نهایت چې کوم دے نو قابل مذمت دی، او بیا جناب سپیکر، زمونږ د هیلتھ ډیپارټمنټ خبره به وکړو نو شوکت یوسفزئی صاحب سره به لږ وخاندو دا ایمرجنسی چې کوم دے نو لګیدلې ده هیلتھ د پاره نو مخکښې ورځو کښې جناب سپیکر، یو Message چا را اولیږلو وائی چرته یو خود کش چې کوم نو واپس خپل کمانډر ته جواب وکړوچې دا بارود لږ کم استعمالوه د جنت د هغې بارډر نه دے هم ورپسې پورې باسلې یو نو زه وایم چې دا ایمرجنسی لږه کمه کړئ د خدائے بندګانو هغه هیلتھ ډیپارټمنټ پوره په هوا دے (تالیاں) پته هم نه لګی چې خدایه پاکه د چا سره پکښې خبره وکړو۔ زمونږه جناب سپیکر، اته میاشتې وشوې د هیپاټائټس سی ویکسین نشته دے او په فلور باندې ما ته شوکت یوسفزئی صاحب مخکښې Promise اوکړو جناب سپیکر، مونږ خو د غه خلقو هم ستړی کړلو نو چې چهبیس کروړ روپۍ تاسو د"صحت کا انصاف"پروګرام باندې لګوئ نو د غه غریبانانو خلقو له پکښې د غه د هیپاټائټس سی ویکسین ولې مونږ نه اخلو چې هغوی کم از کم Facilitate شی۔ اوس یو سړے چې هغه هیپاټائټس سی پرې راغې او هغه ستنو د اخستلو جوګه نه دے او قابل نه دے هغه غریب یا غوا خرڅوی او یا بیزه خرڅوی او یا چیلۍ خرڅوی او هغه ئے هم د وسه اوځی خبره د غه شان لاړه شی بیا غریب داسې خوار او زار ګرځی او ورځ تر

ورځه هغه وجود چې کوم دے خرابیږی جناب سپیکر، نو زما په خیال باندې دا بنیادی خبرې دی، دا Basic خبرې دی او د ټولې دنیا دې ته نظر دے، دا نه چې دا خبرې مونږ چې کوم دے نو Underground روانې دی او دا کوؤ مونږ فنډونه به تقسیم کړو، اے ډی پی به تقسیمه کړو، د ټولې دنیا په دې څیز باندې نظر دے تاریخ لیکلے کیږی جناب سپیکر! او شاید چې بیا به مونږ په ښه باندې نه یادیږو، نو زه په دغه باندې خپلې خبرې خلاصوم او په فلډ کښې خو مې سی ایم صاحب ته ریکویسټ اوکړو او سی ایم صاحب راته هم اووئیل چې زه درله څه کوم خو هغه ایری ګیشن هغه لسټونه چې ما اوکتل نو زما هم ترینه طمع قطعی شوه ځکه ما وئیل چې زه خو نه په پی ټی آئی نه په جماعت اسلامی کښې یم، نه په بله پارټئ کښې یم نو زمونږ روډونه چې کوم خوړونو وړی وو او سیلابونو وړی وو او دې فلډ خراب کړی وو او Actual position مې راؤړو او تصویران مې ورسره اولګول او هغه بیا ونشو، نو زما په خیال باندې ډیر زیات به په دې سره دا اراکین Discourage کیږی او سی ایم صاحب پاڅی زما په خیال جواب به کوی نو ښه جواب به ترې غواړو چې دوئ وائی چې مولانا صاحب! ستا د Flood damages څومره دی هغه ټول ما منظور کړل او د هغې اعلان درله کوم۔ شکریه جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب وزیراعلیٰ صاحب۔

جناب پرویز خټک (وزیراعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! زه صرف د یو خبرې وضاحت کوم، دا هغه بله ورځ هم دوئ خبره کړې وه چې مونږ فنډ یوړو، ما د چا فنډ نه دے وړے۔ محکمې مونږ ته یو لسټ راکړلو چې دا په جائیکا پروګرام کښې سیونګ شوے دے او هغه سیونګ چې کوم راغلو، د هغې به بیا مخکښې Further distribution کیږی، نو دا یو غلطه خبره ده چې ما چا نه وړے دے، زما څه کار دے چې د چا نه فنډ اوړم۔ ستاسو سکیمونه Complete شوی دی، اوس هغې نه سیونګ اوشو نو څه چل اوکړو هغې کښې؟ او چې نه دا داسې نه وی، سکیم داسې وی چې One kilometer یا Five Kilometer هغې مطابق هغې ته فنډ مکمل شته دے، هغې کښې که ټینډرز کښې سیونګ شوے وی یا Below راغلے وی، هغه سیونګ یو ځائې کړی دی ډیپارټمنټ او هغه نور ځائې کښې

استعمالیږی۔ بل تاسو د"صحت کا انصاف" خبره اوکړه، تاسو غواړئ چې دا پولیو ختم نشی؟ د دې مطلب دے تاسو غواړئ چې مونږ په دنیا باندې بند شو، پیسه پرې نه لګی او دلته کښې دا پاکستان چې دے دا یو ځان ته یو بل ملک شی او دنیا کښې زمونږ پاسپورټ هم ځوک نه منی نو "صحت کا انصاف" باندې د صوبه خیبر پختونخوا حکومت پیسه نه ده لګیدلې، دا د یونیسف پیسه ده، هغوی ایډورټائزمنټ هم پخپله کوی، دوائی هم پخپله اخلی، زمونږ صرف کار دا دے چې هغوی ته پولیس او ورکرز چې کوم دی، هغوی سره مدد کوی۔ نو دیکښې که تاسو غواړئ چې دا پاکستان په دنیا کښې یواځې پاتې شی او ستاسو پروګرام هم هسې دغه دے خو زمونږ پروګرام دا نه دے، مونږ غواړو چې مونږ دنیا سره برابر شو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب محمد علی شاه باچا، محمد علی شاه باچا۔ ما سره محمد علی شاه باچا، ښه، سلیم خان!

جناب سلیم خان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جو ایجنڈا اس وقت ہمارے سامنے ہے کہ صوبے کے زیادہ تر حصوں کو تمام امور میں نظرانداز کرنا اور مسائل میں اضافہ پر بحث، جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبران نے اس ایجنڈے کے اوپر بحث کی سر، حقیقت تو یہی ہے کہ صوبے کے جتنے پسماندہ اضلاع ہیں جہاں پہ کوئی بنیادی سہولت ان کو میسر نہیں ہے اور جس وقت یہ نئی حکومت وجود میں آئی، تحریک انصاف کی حکومت، اور ایک تبدیلی کے نام پہ بنی تو ان اضلاع کے لوگوں کے دلوں میں ایک امید آئی اور انہوں نے، سب نے یہی سوچا کہ شاید ہماری جو تقدیر ہے وہ بدل جائیگی، شاید ہمیں وہ سہولیات میسر آئیں گی جو باقی اضلاع کے اندر ہیں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس نئی حکومت کو تقریباً ایک سال ہونے والا ہے اور جو پسماندگی ہے، وہ اسی طرح ہے اور جس طرح آدھے صوبے کو نظرانداز کیا جارہا ہے، یہ کوئی انصاف نہیں ہے اور جس وقت بجٹ سپیچ میں محترم فنانس منسٹر نے کہا کہ ہم صوبے کے پسماندہ اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لائیں گے تو سب نے یہی سوچا کہ واقعی جو حکومت کی پالیسی ہے، وہ اسی طرح Implement ہو گی مگر Again یہی ہے کہ وہی زیادتیاں، وہی ناانصافیاں اور

آدھے سے زیادہ صوبہ ان ترقیاتی کاموں کے حوالے سے اس وقت نظرانداز ہے۔ یہ جو اضلاع ہیں، یہ بہت مشکل اضلاع ہیں جن میں Specially ملاکنڈ ڈویژن ہے اور باقی اضلاع ہیں جہاں پہ کوئی سہولت لوگوں کو میسر نہیں ہے اور اس سال جو سیلاب آیا جناب سپیکر، جو تھوڑی بہت سہولتیں تھیں، وہ بھی بہہ گئیں، سیلاب کی نذر ہو گئیں۔ جناب سپیکر، میں اپنے ضلع چترال کی بات کروں گا، اس سال کے سیلاب میں سب سے زیادہ ضلع چترال متاثر ہوا تھا اور ڈیپارٹمنٹ نے پورے انفراسٹرکچر کا پی سی ون برابر کر کے، تیار کر کے محترم چیف منسٹر صاحب کو انہوں نے Submit کیا۔ یہ تقریباً ایک ارب سے زیادہ اس کا Estimate تھا مگر میرے محترم چیف منسٹر صاحب نے اس پر کٹ لگایا اور اس کو فکس کیا 30 کروڑ ملا کر، 15 کروڑ سی اینڈ ڈبلیو کیلئے اعلان کیا، 15 کروڑ ایری گیشن کیلئے مگر وہ پیسے بھی ابھی تک نہیں ملے ہیں۔ سڑکوں کی حالت جو ہے، وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، لوگ اپنی منزلوں تک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ ایری گیشن چینلز جو ہیں وہ سارے ختم ہو چکے ہیں، ابھی فصلوں کو پانی نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح پبلک ہیلتھ کے جو پائپس ہیں، واٹر سپلائی سکیمیں ہیں، ان کیلئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا ہے، وہ بھی ساری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، لوگوں کو پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے پن بجلی گھر تھے، وہ بھی سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں تو ابھی تک بہت بری صورتحال ہے۔ ایک سال تقریباً ہونے والا ہے اس سیلاب کو، ایک روپیہ بھی ضلع کے اندر نہیں ملا ہے اور وہی حالت ہے، وہی پسماندگی ہے، وہی جو ایمرجنسی ہے، اسی صورت میں لوگ پھر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ میں ایری گیشن کی طرف آؤں گا کہ اس بجٹ کے اندر ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ نے چند منظور نظر اضلاع کو ٹیوب ویل دے دیئے، ان کے اپنے ممبران کو اور ایری گیشن چینلز کیلئے ان کو فنڈ دیئے گئے مگر ہمارے اضلاع میں نہ ایری گیشن کے چینلز ہمیں ملے ہیں، نہ کوئی ٹیوب ویل ہمیں ملا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر روڈ سیکٹر کو دیکھا جائے تو اس سال کے بجٹ میں روڈ سیکٹر میں بھی چند اضلاع کو بہت زیادہ نوازا گیا مگر باقی جو ممبران ہیں، ہمیں ایک ایک کروڑ کے ڈائریکٹیو ملے ہیں روڈ سیکٹر میں اور ان کا بھی ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ وہ Implement ہوں گے بھی کہ نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کینال روڈ اور یہ حفاظتی بند جتنے بھی ہیں مختلف اضلاع کے اندر، ضرورت تو سب کو ہے مگر چند اضلاع کے اندر چند کنسٹی ٹیونسیز کو نوازا گیا ہے، باقی جو ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ اس کے ساتھ ہیلتھ سیکٹر

میں سر! ایمر جنسی کیلئے تین تین کروڑ روپے سارے ڈی ایچ کیوز کو دیئے گئے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ پیسے اسی طرح پڑے ہیں، ان میں سے ابھی تک ایک روپے بھی نہیں خرچ ہوا ہے، وہ صرف ڈسٹرکٹ کے جو ایم ایس یا ڈی ایچ اوز ہیں، ان کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں تو اس سے نہ لوگوں کو صحت کے انصاف میں کوئی سہولت مل رہی ہے، نہ اس فنڈ سے ان کو کچھ فائدہ پہنچا ہے اور ساتھ سکولوں میں جو Basic facilities ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، Missing facilities ہیں، باؤنڈری وال نہیں ہیں، ٹائلٹس نہیں ہیں، کہیں باتھ رومز، واٹر سپلائی سکیمیں سکولوں کیلئے نہیں ہیں، تو یہ ساری Missing facilities ہیں، ان کو اس سے کچھ بھی نہیں مل رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ سر! میں محترم چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا کہ چیف منسٹر صاحب نے ایک اہم پراجیکٹ کیلئے یعنی لواری ٹنل پراجیکٹ کیلئے بذات خود تین ارب روپے کا اناؤنسمنٹ کیا تھا جس کی وجہ سے چترال کے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا، انہوں نے خوشیاں منائیں کہ لواری ٹنل پراجیکٹ کیلئے اس وقت چیف منسٹر صاحب خود اعلان کر چکے ہیں تو یہ ان شاءاللہ بن جائے گا۔ تو سر، صورتحال یہی ہے کہ نہ وہ تین ارب روپے ابھی تک اس میگا پراجیکٹ کو ملے ہیں صوبے کی طرف سے اور نہ ہی لوگوں کو اس سال وہاں سے گزرنے دیا گیا۔ میں کل ہی وہاں سے ہو کر آیا ہوں، جو ایک ارب روپے فیڈرل پی ایس ڈی پی سے ان کو ملے تھے، وہ بھی ختم ہو چکے ہیں اور تقریباً 80 کروڑ روپے کی ان کی Liabilities ہو چکی ہیں Foreign Consultant Construction Company نے کہا ہے کہ اگر مزید ہمیں فنڈ نہ دیا گیا تو ہم کام بند کر کے چلے جائیں گے، تو یہ ساری ناانصافیاں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سر، یہ ایجوکیشن سیکٹر میں، حالانکہ تعلیم سب کا بنیادی حق ہے، اس ضلع کے ہر بچے کا بنیادی حق ہے، اس کو سکول کی Facility دینا یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ ہم جب دیکھتے ہیں تو کچھ اضلاع کو ہائر سیکنڈری سکولز دو دو، تین تین دیئے گئے ہیں یعنی Constituencies کو ہائی سکولز دیئے گئے ہیں، بعض میں کالجز بھی دیئے گئے ہیں مگر بعض حلقوں میں ان کو پرائمری سکول، ایک مڈل سکول یا ایک ہائی سکول دیا گیا ہے۔ تو میرے خیال میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے، یہ انصاف کا تقاضا نہیں ہے کہ ایک صوبے کی آدھی آبادی کو ترقیاتی فنڈ سے دور رکھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ ساری محرومیاں ہیں، نہ صرف اپوزیشن کے ساتھ ہیں

بلکہ میں کہتا ہوں کہ حکومتی بنچوں میں بیٹھے ہوئے ہمارے دوست بھی یہی رونا روتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہے۔ تو سر، انصاف تو یہی ہے کہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے، سارے حلقوں کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے اور سب کو Accommodate کیا جائے۔ Thank you so much۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب کچھ بات کرنا چاہیں گے، اس کے بعد وقفہ کریں گے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! ایک۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اگر وزیر اعلیٰ صاحب آخر میں بات کریں تو اچھا ہو گا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں ان کے ایک مسئلے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیونکہ اس مسئلے پر ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو اگر مناسب ہو تو آپ بعد میں جواب دے دیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ایک وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: تو سلیم خان صاحب نے بات کی ہے کہ وہ فلڈ کے پیسے نہیں ملے، میں معذرت چاہتا ہوں چونکہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! سلیم خان کی بات کی، میں وضاحت کرتا ہوں۔ یہ چترال میں جب فلڈ آیا تھا تو میں نے 30 کروڑ روپے کا ریلیز آرڈر کیا تھا۔ چونکہ ابھی مجھے پتہ چلا کہ وہ ریلیز نہیں ہوئے ہیں، میں ابھی جا کر آپ کے یہ ریلیز نکالوں گا کیونکہ مجھے آج تک، اگر آپ مجھے Inform کرتے تو یہ ریلیز ہو جاتے، کوئی مسئلہ نہیں ہے، Fund is already there، ادھر پڑے ہوئے ہیں لیکن محکموں کی آپس میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے، میری انفارمیشن میں نہیں تھا تو آپ کا ریلیز ہو جائے گا۔ دوسری بات یہاں میں بڑی سن رہا ہوں، کوئی کہتا ہے کہ یہ کیسا انصاف ہے، کوئی کہتا ہے کہ یہ کیسی تبدیلی ہے؟ میرے خیال میں ان کو پتہ ہی

نہیں ہے کہ تبدیلی کیا ہے،ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ انصاف کیا ہے؟ ہمیں جب لوگوں نے (مداخلت) یو منٹ تا سو ، جب لوگوں نے ہمیں، تحریک انصاف کو ووٹ دیا تھا تو وہ اسلئے نہیں دیا تھا کہ ہم بلڈنگز بنائیں، اسلئے نہیں دیا تھا کہ ہم سڑکیں بنائیں، ہمیں لوگوں نے ووٹ اسلئے دیا کہ وہ نظام سے تنگ تھے، ان چوروں اور ڈاکوؤں کے نظام سے تنگ تھے، ان کرپٹ لوگوں کے نظام سے تنگ تھے، وہ چاہتے تھے کہ ایسا نظام آئے، اور وہ چاہتے ہیں کہ جہاں کرپشن نہ ہو، جہاں پر کمیشن نہ ہو، جہاں سکول میں بہتر تعلیم ہو، جہاں ہسپتالوں میں ڈاکٹر ہو اور دوائی پہنچے، جہاں پر تھانوں میں ناانصافی نہ ہو، جہاں غریب کے ساتھ ظلم نہ ہو، تو میں صرف آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبدیلی یہ ہے، اگر ہم یہ تبدیلی لاسکے تو عوام ہمیں دوبارہ لائیں گے، اگر ہم یہ تبدیلی نہ لاسکے تو ہمارا حشر بھی آپ جیسا ہوگا۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: آپ نے اشارہ ہماری طرف تو نہیں کیا ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ: نہیں جو جو، مہربانی کرکے میرا منہ آپ نہ کھلوائیں نا، میرا منہ کھل گیا تو پھر ایسے ہی گڑ بڑ ہو جائیگی کیونکہ میں نے تو سب کچھ دیکھا ہے، یہ تماشہ میں دیکھتا رہا ہوں، اس چمن میں میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھا رہا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی ذات ہے، اپنا اپنا گریبان ہے، میں اپنے گریبان میں دیکھتا ہوں تو اللہ کا شکر ہے میں نے کوئی حرام نہیں کھایا، میرے گھر میں کبھی حرام کا پیسہ نہیں آیا، کبھی بھی نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ (تالیاں) تو میں بار بار کہتا ہوں کہ پلیز! کیونکہ جب میں تحریک انصاف میں آیا تو میں وزیر تھا، کون وزارت چھوڑتا ہے؟ لیکن جب میں نے دیکھا کہ ایک ایسا لیڈر آرہا ہے جو اس ملک میں تبدیلی لاسکتا ہے، جو ایماندار ہے اور نظام کو ٹھیک کرسکتا ہے، میں دن رات لگا ہوا ہوں، میں نہیں کہتا کہ میں سو فیصد چینج کرچکا ہوں لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ میری حکومت میں کوئی کرپشن جو پہلے تھی، اس کی پانچ فیصد بھی نہیں ہے۔ ہماری حکومت میں کمیشن، میرے اوپر الزام سب لگاتے ہیں، ہمارے اپنے بھی کہ ہمارے کام روکے ہیں، کیا میں برداشت کرسکتا ہوں کہ میرے محکمے میں 20 پرسنٹ کمیشن ہو، کیا میں برداشت کرسکتا ہوں کہ سڑکیں ایک سال کے بعد کھڈے بنی ہوں؟ کیا ہماری بلڈنگز، جاکر دیکھیں ان سکولوں کو، وہاں لکڑی دو نمبر، بجلی دو نمبر اور ہر چیز دو نمبر، کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ تو کب تک ہم یہ برداشت کریں گے، کیا

یہ ملک ہمارا نہیں ہے، ہم بس لوٹ مار کیلئے بیٹھے ہیں کہ لوٹ مار دیکھتے رہیں؟ تماشہ، میں نے جو کام روکے ہیں، میں نے اسلئے روکے کہ یہ اب جو کام ہوں گے کنسلٹنٹ کے، میں آپ کو دکھاؤں گا کہ سڑکیں کیسے بنتی ہیں، میں آپ کو دکھاؤں گا کہ بلڈنگز کیسے بنتی ہیں؟ اگر وہاں پر (تالیاں) اگر سرکاری آدمی کرپشن کرتا ہے تو میں زیادہ سے زیادہ ٹرانسفر کر لوں گا اور کیا کر سکتا ہوں؟ زیادہ سے زیادہ سسپنڈ کر دوں گا۔ اگر میرے کنسلٹنٹس غلط کام کریں گے تو گارنٹی سے میں پیسے ان سے لے سکتا ہوں، ان کو میں بلیک لسٹ کر سکتا ہوں، میں ان کے ساتھ حساب کتاب کر سکتا ہوں، میں سرکار کے ساتھ کیا حساب کتاب کروں گا؟ تو اگر یہ باتیں چلیں گی تو دور تک چلیں گی، میں کہتا ہوں ہم تعلیمی نظام ٹھیک کر رہے ہیں، ہمارا ایجوکیشن سسٹم جو تباہ حال تھا، ہم نے مانیٹرنگ سیل بنائے، ابھی ان شاء اللہ اس صوبے میں ہر سکول میں برابر ٹیچر پہنچنا شروع ہو جائیں گے، پانچ ضلعوں میں اس مہینے میں اور باقی جون تک، ہم نے نظام تعلیم انگریزی میں اسلئے کیا کہ غریبوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، ہمارے بچے حکمران بنتے ہیں، ڈاکٹر بنتے ہیں، غریب نے کیا قصور کیا ہے، اس کے ساتھ کیوں ظلم ہو رہا ہے؟ (تالیاں) تو تبدیلی، تبدیلی یہ ہے۔ لوگ نظام سے تنگ ہیں، لوگ ان چوروں سے تنگ ہیں، ڈاکوؤں سے تنگ ہیں، آگے آؤ اور ہمارے ساتھ مدد کرو، سڑکوں سے کچھ نہیں ہو گا، بلڈنگز سے کچھ نہیں ہو گا، آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں کہ ان چوروں کو پکڑیں، ان کو راستے پہ لگائیں کہ کام ہو، اس طرح تو نہیں چل سکتا، ہر ایک اٹھتا ہے کہ یہ انصاف ہے؟ انصاف یہ ہے کہ غریب کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، کون پوچھ رہا ہے؟ سفارش کر کے تھانوں میں ایس ایچ اوز لگاتے ہیں تو وہ ان کے نوکر بن جاتے ہیں، کیسے انصاف آئے گا غریبوں کے ساتھ؟ سکولوں میں ٹیچرز ٹرانسفر ہوتے ہیں، کیسے انصاف ہو گا اور کیسے وہ پڑھائیں گے؟ ہسپتالوں میں ڈاکٹر پیسوں سے ٹرانسفر، ساری دنیا پیسوں سے، وہ کیسے انصاف لائیں گے؟ تو میں کہتا ہوں ہماری حکومت، آ کر بتاؤ نا میرا کوئی وزیر چوری کرتا ہے، میں تمھارے ساتھ کھڑا ہوں، میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا لیکن کوئی چیز تو لاؤ، کچھ بتاؤ تو سہی۔ (تالیاں) تو میں اس طرح، اس طرح اگر باتیں اور پریس کو سناتے، میں تو ہمیشہ پریس سے بھی لڑتا ہوں، میں کہتا ہوں میرے خلاف لکھو جو مرضی ہے لکھو، میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ لکھو، اگر میں غلط ہوں، میں چور ہوں تو مجھے لٹکا دو لیکن میں ان کو بھی سمجھانا چاہتا ہوں کہ تبدیلی یہ ہے کہ اس نظام کو ٹھیک کرنا ہے، ساری دنیا ہم سے آگے چلی گئی، باہر

دنیا میں جاؤ کسی سفارش کی ضرورت نہیں، کسی چھتری کی ضرورت نہیں، پرویز خٹک کی ضرورت نہیں، ہر ایک کو طریقے سے، سسٹم سے کام چلتا ہے، کیا یہ سسٹم ہم نے اسی طرح چلانا ہے،؟ کیا سارا دن اسی بک بک میں رہنا ہے؟ کہ میں سارا دن بیٹھا رہتا ہوں، میرے پاس سارا دن ٹرانسفر کے کیس آتے ہیں، میرے پاس سب غلط سفارشیں آتی ہیں، تو کب یہ؟ سسٹم جب تک بنے گا نہیں، جب تک قانون سازی نہیں ہو گی، جب تک اس پہ عمل نہیں ہو گا، یہ ملک نہیں ٹھیک ہو سکتا۔ یہ نظام جب تک نہیں ٹھیک کرو گے، ہمارے ساتھ کھڑے نہیں ہو گے تو یاد رکھنا کہ ہمارے بچے بھی ہمیں بد دعائیں دیں گے، یہ سارا ملک ہمیں بد دعائیں دیتا ہے، ہم بدنام ترین بن چکے ہیں، سیاست کرنا اب ایک گالی بن چکا ہے، آؤ ملکر اس ملک کو ٹھیک کریں، نظام ٹھیک کریں اور وعدہ کریں، اللہ سے وعدہ کریں کہ ہم نے غلط کام نہیں کرنا ہے تو دیکھتے ہیں سب ٹھیک ہوتے ہیں کہ نہیں؟ کیا یہ ملک (تالیاں) کیا یہ ملک، کیا یہ ملک سرمایہ داروں کیلئے بنا ہے، کیا یہ ملک ہمارے ان Politicians کیلئے بنا ہے کہ ہم عیاشی کریں؟ کیا یہ ملک ان بیوروکریٹس کیلئے بنا ہے جن کی تنخواہیں 50 ہزار اور 60 ہزار اور 80 ہزار ہیں اور ان کے بچے امریکہ میں سبق پڑھتے ہیں، ہر جگہ ان کے بنگلے بنے ہوئے ہیں، یہاں سیاستدانوں کے دس دس بنگلے بنے ہوئے ہیں، کہاں سے پیسہ آتا ہے؟ میں سیاست میں ہوں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے میرے پاس بہت جائیداد ہے، میں اپنا گھر نہیں بنا سکتا، یہاں پر تو لوگوں نے بنگلے اور جائیدادیں، یہ کہاں سے آئی ہیں؟ آپ بھی ذرا اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ نے ہم سے حساب کرنا ہے، مجھ سے بھی حساب کرنا ہے، اگر میں غلط کام کروں، مجھے الٹا لٹکا دو لیکن کم سے کم مدد تو کرو نا۔ اگر ہم کوئی چیز ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو اس میں بھی مدد نہیں کر سکتے ہیں؟ ہم نہیں چاہتے، آپ نہیں چاہتے کہ یہ نظام ٹھیک ہو جائے؟ تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں، میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کوئی غلط کام، اگر میری آپ سب مدد کریں، یہ ہاؤس میرے ساتھ کھڑا ہو جائے تو اس صوبے میں کسی کا باپ بھی غلط کام نہیں کر سکتا لیکن مجھے آپ کی مدد چاہیئے (تالیاں) دیکھیں، کبھی کبھی یہ میں جو بات کرتا ہوں، آپ خفا نہ ہوں، یہ ایماناً میں تیس سال سے اس ملک کے ساتھ ظلم دیکھتا رہا ہوں اور اس ظلم میں ہم سب شامل ہیں، کوئی اور نہیں ہم ہی شامل ہیں اور ہم نے ہی ٹھیک کرنا ہے، ہم نے اگر ٹھیک نہیں کرنا تو یہ کسی کا باپ بھی ٹھیک نہیں کر سکتا۔ تو آپ کیوں اس گند میں پڑے ہوئے ہیں؟ آؤ اس ملک کو ٹھیک کریں، مجھ پہ ڈنڈا اٹھاؤ، میرا سر توڑو

کہ آؤ ہمارے سکولز ٹھیک کرو، اس میں بلڈنگ بنانے سے کیا فائدہ؟ سکول بناؤ، سکول میں ٹیچرز، ریزلٹ دیکھو غریبوں کا، دس پرسنٹ پاس ہوتے ہیں، میٹرک تک جاکر صرف دس پرسنٹ وہاں رہ جاتے ہیں، باقی سارے Drop out ہو جاتے ہیں۔ ہسپتال بناؤ، کس لئے بناؤ؟ ڈاکٹر نہیں، دوائی نہیں، ہسپتال بناؤ، شوشہ بناؤ، اس کے اوپر بورڈ لگاؤ، یہ کوئی طریقہ ہے؟ آؤ جو ہمارا سٹرکچر، Ban لگاتے ہیں کہ کوئی بلڈنگ نہیں بنے گی، کچھ نہیں بنے گا، آؤ ملکر جو ہمارے پاس ہے اس کو تو ٹھیک کریں، ان غریبوں کو ہم ڈاکٹرز تو Provide کریں، ان سکولوں میں تعلیم تو ٹھیک کریں، ان ٹیچرز کی ٹرانسفر سے نکلیں، ان سے حساب کتاب کریں کہ ریزلٹ کیوں نہیں؟ آئیں میں آپ کو بریفنگ دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان آٹھ مہینوں میں کیا کیا؟ میں آپ سب کو Invite کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ ہفتہ دس دن کے بعد، ہماری صوبائی حکومت نے جو Initiatives لیے، جو ہم نے پالسیز بنائیں، اپوزیشن کو پولیس کی ہم نے بریفنگ دی، جو کچھ ہم کر رہے ہیں، میں آپ کے سامنے رکھوں گا، پھر آپ کہنا کہ آپ نے کچھ کیا ہے کہ نہیں؟ اور میں جھوٹ نہیں بولتا، مجھے کسی کی پرواہ نہیں، مجھے اللہ کا ڈر ہے کہ ہم نے یہ نظام ٹھیک کرنا ہے، چاہے مجھے جتنا بھی نقصان اٹھانا پڑے، چاہے یہ کرسی بھی مجھے چھوڑنی پڑے، مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن میں نے اس نظام کو ٹھیک کرنا ہے اور آپ کی مدد چاہیئے، آپ مدد نہیں کریں گے تو اللہ میری مدد کرے گا۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بریک کرتے ہیں، بریک کے بعد، چائے اور نماز کیلئے بریک، ان شاء اللہ اس کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سکندر خان!

<u>جناب سکندر حیات خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ستا سو مشکور یم سپیکر صاحب! چې تاسو ما له موقع را کړه۔ زما خو نن اراده نه وه چې زه به د دې بحث کښې حصه اخلم خو بعضې فرشتو دلته کښې ډیرې خبرې وکړې نو زه اوس دا ګنړم چې یره بعضې خبرې کول پکار دی۔ جناب سپیکر، دا هاؤس دا د دې صوبې ټولو کښې لوئې فورم دے او د دې صوبې د خلقو نمائنده فورم دا دے۔ په دیکښې مختلفې

پارټۍ ناستې دی، هغوی ته د خپل نظریې او د خپل سوچ او فکر په مطابق ووټ ملاویږی۔ خلق چې مونږ د لته کښې رالیږی نو په دې سوچ مو رالیږی چې مونږ به د دې صوبې د خلقو، د دې صوبې د هغې مظلومانو تپوس به کوؤ چې څوک د ا حق نه لری چې هغوی د خپل تپوس پخپله وکړی۔ مونږ د لته کښې د څلورو څلور نیم کروړو خلقو نمائندګان ناست یو جناب سپیکر! او بیا خصوصاً بطور د اپوزیشن یو ممبر، بطور اپوزیشن کښې ناست د یو پارټۍ دا مونږ باندې فرض جوړیږی، د دې صوبې د خلقو په مونږ باندې فرض دے چې که د لته کښې کوم غلط کار کیږی مونږ به د هغې نشاندهی کوؤ او مونږ به هغه د لته کښې اوچتوؤ۔ جناب سپیکر، که د چا دا خیال وی چې یره بس ما ته ووټ ملاؤ شوے دے او زه چې څه وایم نو هغه بس ټهیک ده نو داسې نه ده جناب سپیکر، په سیاست کښې به ته خبرې بیا اؤرې هم، چې ته یو دغه کښې عمل کوې د هغې هغه ردعمل، د هغې چې کوم نتائج دی، هغه به بیا اؤرې هم او بیا خصوصاً حکومت کښې چې ته ئې نو تا باندې بیا ذمه واری نوره هم زیاته شی ځکه چې تا نه بیا د خلقو طمعې او توقعات وی او چې کله ته په هغه طمعو او توقعاتو باندې پوره نه راځې نو د هغې په نتیجه کښې د خلق به ګوتې اوچتوی او هغوی به هغه خپل د ناراضګۍ اظهار به کوی۔ جناب سپیکر، الیکشن چې وشو، ستاسو پارټۍ ته د انصاف په نوم باندې ووټ ملاؤ شو، د تبدیلۍ وعدې تاسو کړې وې او په 90 دن کښې مو د تبدیلۍ وعدې کړې وې، نظام کښې د یو تبدیلۍ خبره هم تاسو کړې وه۔ دا دی یوولس میاشتې تیرې شوې جناب سپیکر، د دې صوبې خلق حق بجانب دی چې نن دا تپوس وکړی چې هغه 90 دن والا وعده کوم ځائې ته لاړله، هغه 90 دن کښې د تبدیلۍ راوستلو خبرې کوم ځائې ته لاړې؟ جناب سپیکر، د دې صوبې خلق دا هم تپوس کوی چې یو طرف ته خلق خو د انصاف دعوې کوی خو بیا پکښې مکمل مکمل ډویژنونه او مکمل مکمل ضلعې چې دی، هغه چې کله د وسائلو تقسیم راځی نو په هغې کښې نظرانداز شی۔ جناب سپیکر، مونږ که د مرکز نه ګیله کوؤ چې یره زمونږ پسمانده صوبه ده او زمونږ سره په وسائلو کښې د انصاف وشی نو بیا د دې صوبې اسمبلۍ کښې، د دې هر یو ممبر سره هم دا حق شته چې هغه دا تپوس وکړی د حکومت نه چې بهئ! ما سره، زما ضلعې سره، زما

حلقې سره انصاف شوے دے او که انصاف نه دے شوے جناب سپیکر؟ (تالیاں)
جناب سپیکر، دلته خبره وشوه، زه هم دا وایم چې زمونږ خلې د هم نه کهلاوی
گنې بیا د ډیرو خلقو ډیر څه ځیزونه مونږ ته هم معلوم دی۔ (تالیاں) جناب
سپیکر، که د چا دا خیال وی چې هغوی به بس دا راځی او دلته کښې به وائی چې
یره اپوزیشن به هم زما خلاف خبره نه کوی، پریس به هم زما خلاف خبره نه کوی
نو زه ورته دا وایم چې دا ستاسو غلط فهمی ده، اپوزیشن چې دے هغه به بالکل
چې ستاسو کومه غلطی وی، هغه په گوته کوی، دلته کښې به مونږ هغه آواز
اوچتوؤ او مونږ دا طمع د پریس نه هم لرو چې هغوی خپل صحیح کردار به ادا
کوی څنگه چې اوسه پورې هغوی خپل کردار ادا کړے دے جناب سپیکر۔
(تالیاں) بیا که داسې دعوې او داسې دغه کوؤ نو بیا په ډکټیټرشپ کښې او
په جمهوریت کښې فرق څه شو جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، که واقعی هر څه
ټهیک روان وو نو آیا د حکومت خپلې مشینرئ به د هغې خلاف چارج شیټونه
ورکول؟ (تالیاں) جناب سپیکر، دا په وړومبنی ځل شوی دی، د دې صوبې
په تاریخ کښې په وړومبنی ځل شوی دی چې بیوروکریسی راپاځی او هغه چارج
شیټ پیش کوی۔ جناب سپیکر، مونږ دا گڼړو چې د پولیټکل فګر چې دے د هغوې
Policy making کار دے، د بیوروکریسی Implementation کار دے خو جناب
سپیکر، دا هم عجیبه خبره ده چې بهئ د صوبې یو چیف سیکرټری راپاځی او هغه
مختلف خبرې وکړی چې بهئ! دا تاسو غلط کړی دی، دا تاسو غلط کړی دی، دا
تاسو غلط کړی دی، جناب سپیکر! بیا خو به گوته اوچتولې کیږی۔ جناب سپیکر،
روزانه اخبارونه مونږ گورو جناب سپیکر، نوې نوې قصې پکښې راځی جناب
سپیکر، د وزیرانو قصې هم راغلې جناب سپیکر! خو مونږ وکتل چې په هغې کښې
هم بیوروکریسی چې ده، هغه ئے نشانه جوړه کړه او خپل خلق ئے بچ وساتل
جناب سپیکر، دا آیا د انصاف تقاضا ده؟ جناب سپیکر، دا هاؤس چې دے دا د
دې صوبې نمائنده جرگه ده، د پښتو هم بعضې تقاضې وی، بیا جرگو کښې د
خبرو کولو هم یو طریقه کار وی، دا دلته کښې چې کوم طریقه کار اپناویږی، دا
دلته کښې چې کوم طریقې سره خبرې کیږی جناب سپیکر، زه خو ډیر معذرت سره

وایم چې داسې یو عام په حجرې کښې هم داسې خبرې نه کیږی، داسې قسمه طریقه کار نه اپناویږی۔ (تالیاں) جناب سپیکر، مونږ د هر چا عزت کوؤ، د دې هاؤس د هر ممبر عزت کوؤ ځکه چې هغه دلته کښې خلقو نمائنده رالیږلے دے خو که جناب سپیکر! څوک ز مونږ عزت ته لاس اچوی نو دا د بیا نه ګنړی چې بیا به مونږ هم چپ پاتې کیږو، بیا به مونږ د هغې جواب چې دے هغه به ټهیک ټهاک جواب به ورکوؤ جناب سپیکر! (تالیاں) او جناب سپیکر، د دوئ لاره چا رکاؤ کړې ده، چا ورله لاس تړلی دی، چا ورله پښې تړلی دی؟ کوم تبدیلی چې راوستل غواړی، راد ولی کنه، دوئ د د ګفتار غازیان نه جوړیږی د کردار غازیان د جوړ شی۔ جناب سپیکر، اول کښې د اوښائی (تالیاں) چې خلق محسوس کړی چې اؤ واقعی څه تبدیلی راغله او واقعی څه فرق راغے۔ جناب سپیکر، ګرانئ کښې روزانه اضافه کیږی لګیا ده جناب سپیکر، جناب سپیکر! کرپشن هم هغه شان روان دے، جناب سپیکر! دلته کښې ډیرې دعوې وشوې چې یره تهانړه کلچر مونږ چینج کړو، نن هم لاړ شئ تهانړې ته، تاسو ته به پته ولګی چې هلته کښې څه حال دے؟ جناب سپیکر، پټوارخانې ته لاړ شئ او دا کوم سسټم چې مو راوستلو، د هغې سره صرف یو تبدیلی راغلې ده، هغې سره یو Added layer of corruption زیات شو ځکه چې اوس درنه ټپوس دا کوی چې یره هغه ټیلیفون والا د پاره به څومره راکوې؟ د هغه مسئلې حل کولو د پاره به څومره پرسنټیج مونږ له ساتې؟ (تالیاں) جناب سپیکر، دا خبرې د مونږ ته خلق دلته کښې داسې نه کوی، لاړ د شی په عوامو کښې د کښینی، عوامو نه د واؤری چې څه کیږی لګیا دی او څه نه کیږی لګیادی؟ ځان کښې د دومره خلق برداشت پیدا کړی چې اؤ بهئ! زه په یو ځائې باندې، یو کرسئ باندې ناست یم، زما خلق نن څه محسوس کوی لګیادی، خلق نن څه وائی لګیا دی؟ دغه برداشت بیا ځان کښې پیدا کول پکار دی جناب سپیکر۔ (تالیاں) جناب سپیکر، دلته کښې که د اپوزیشن ممبران پاڅی او مختلف خبرې کوی نو هغوی دا ګوری، هلته کښې نمائندګان ناست دی د خپل د حلقې، دا د هغوی فرض جوړیږی چې د هغوی عوام چې دے هغوی نه دا طمع لری چې دلته کښې به هغوی دا مسئلې

اوچتوی، که دلته کښې په ډیویلپمنټ کښې ناانصافی کیږی هغه به مونږ بالکل په ګوته کوؤ۔ دلته کښې خبره وشوه چې یره مونږ خو په دې هم نه پوهیږو چې پالیسئ څه دی او څه نه دی؟ یو ورځ د ایجوکیشن منسټر صاحب پاڅی او وائی چې یره دوه زره سکولونه کم دی او دا نن چې کوم د بچو تعداد دے د دې له پاره مونږ ته د دوه زرو نه زیات نور سکولونه پکار دی، بل خوا ته چې خبره شی، وائی چې یره ډیویلپمنټ باندې پابندی ولګوئ، سړکونه به نه جوړوؤ، سکولونه به نور نه جوړوؤ، هسپتالونه به نور نه جوړوؤ، جناب سپیکر! مونږ خو ستاسو په دې پالیسئ باندې پوهه نشو چې دیکښې کومه پالیسی ده، د چا خبره ټهیک ده او د چا خبره ټهیک نه ده؟ جناب سپیکر، دا خو څه واضح دغه نشته او هم دغه وجه ده چې مونږ دا وایو چې دا حکومت د کنفیوژن شکار دے جناب سپیکر۔ نن جناب سپیکر، زه به دلته دا خبره هم وکړم چې هیڅ دا کوشش ئے نه دے کړے چې د دې حکومت خلاف د څه حرکت وکړی۔ اوس چې بعضې ملګری تاسو خپل رضا نشئ ساتلې جناب سپیکر، د هغوې دغه چې دے، د هغوی کوشش چې دے هغوی ته دا اجازت نه ورکوئ چې دا څه کیږی لګیا دی چې هغې باندې هغوی چپ پاتې شی نو جناب سپیکر، دا د اپوزیشن غلطی نه ده جناب سپیکر، دا د دې صوبې د خلقو غلطی نه ده جناب سپیکر، د دې غلطی چې ده هغه بیا پکار ده چې تاسو خپل کور کښې وګورئ، خپل اعمالو کښې وګورئ جناب سپیکر۔ نن جناب سپیکر، دا هم وړومبنے دغه دے چې په یوولس میاشتو کښې چې څومره مایوسی مونږ په خلقو کښې ولیدله زما خیال دے د دې نه مخکښې چرته په تاریخ کښې داسې مایوسی نه وه راغلې۔ جناب سپیکر، یو طرف ته د الیکشن مہم کښې بعضې خلق ځی او اعلانات کوی، بل خوا ته خبره کیږی، وائی چې یره ډیویلپمنټ به نه کوؤ، مونږ خو په دې هم نه پوهیږو چې کوم طرف ته دا څیزونه روان دی جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، خبره دا ده تاسو راولئ تبدیلی، ښه کارونه وکړئ، بالکل اپوزیشن به تاسو سره اودریږی چې ښه کار کوم د دې صوبې په حق کښې کار وی، د دې صوبې د خلقو په حق کښې کار وی، بالکل اپوزیشن به دغه وی خو جناب سپیکر، که د چا دا خیال وی چې مونږ د ړانده کانړه دلته کښې کښینو

نو ړانده کانړه کم از کم نشو کېښناستې جناب سپيکر، مونږ به د غلطو چې دے هغه به بالکل ښايو جناب سپيکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، میرے خیال میں اس کے بعد حکومتی بنچز جو ہیں، وہ Respond کریں گے اور شام تک ابھی اس کو ختم کرلیں گے۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب اور، ہیں جی، جی جی۔

جناب سردار حسین: سپيکر صاحب، خبره خو په ايجنډا روانه وه او زما يقين دا دے چې ټولو ملګرو د ايجنډې مطابق د خپلو علاقو، د خپلو حلقو يا د خپلو ضلعو په حواله باندې د تحفظاتو اظهار وکړو او زه به هم په هغه ايجنډا خبر وکړم۔ بيا محترم وزير اعلیٰ صاحب هم دلته ناست دے او خدائے شته چې مونږ سپيکر صاحب، څنګه چې تاسو Custodian of the House يئ، ستاسو نه توقع کوؤ داسې ليډر آف دی هاؤس نه هم توقع کوؤ چې هغه که په هاؤس کښې بعضې معاملات داسې بد طرف ته روان وی نو د ليډر آف دی هاؤس نه دا زمونږ توقع وی چې هغوی پاڅی نو هغه به يو داسې مؤقف چې دے هغه به خپلوی چې هغه ګرم والے يا هغه تلخی چې ده هغه ختمه شی او سپيکر صاحب! دا بيا ډيره لويه بد قسمتی ده او بيا د افسوس خبره ده ځکه چې په دې هاؤس کښې ناست هر ممبر چې دے هغه يو خپل عزت نفس هم لری او بيا ظاهره خبره دلته ناست حکومت چې دے هغه يو خپله ايجنډا هم لری او زما يقين دا دے چې حکومت وقت هيڅوک پخپله ايجنډا باندې عمل کولو نه نه رکاؤلے شی او نه منع کولے شی او زه دا ګڼړم چې زه په هغهTone کښې او په هغه لهجه کښې او په هغه انداز کښې بالکل خبره نه کوم چې په کوم Tone کښې په کومه لهجه کښې، په کومه انداز کښې زمونږ محترم وزير اعلیٰ صاحب خبره وکړه او دا نه چې زه هغسې خبره نشم کولے خو زه نه غواړم چې يا هغسې خبره وکړم او د هغې وجه دا ده چې دا ډير august House دے او دلته که مونږ ممبران خبره کوؤ او دا حکومت زمونږ نه توقع دا کوی چې مونږ دلته انقلاب راولو يا مونږ دلته بدلون راولو او مونږ سره تاسو ملاتړ وکړئ، يوولس مياشتې د دې حکومت وشوې او دا دريم څلورم

اجلاس دے چې مونږ ریکوزیشن کوؤ اپوزیشن او په هر ډیپارټمنټ کښې، په هر مد کښې او د ټول اپوزیشن د ملګرو په حلقو کښې چې کوم تحفظات وی یا کوم زیاتے دے، د هغې نشاندهی کوؤ۔ زه نن فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چې په دغه مسائلو باندې، په دغه تحفظاتو باندې که مونږ هر څومره دلائل ورکړی دی، هر څومره مونږ خبرې کړی دی، تر ننه پورې حکومت په هغې باندې د سنجیدګئ اظهار نه دے کړے۔ بیا حکومت څنګه دا طمع کوی چې هغوی وائی چې مونږ انقلاب راولو او تاسو زمونږ مرسته نه کوئ۔سپیکر صاحب، تاسو نن ایریګیشن ډیپارټمنټ ته اوګورئ، تاسو پبلک هیلتھ ته اوګورئ، تاسو ایجوکیشن ته اوګورئ، تاسو کمیونیکیشن ته اوګورئ، چې کوم ډیپارټمنټ وی، لوکل باډیز ته اوګورئ، پکار خو دا وه دا خو حکومت له پکار دا وه چې د ډیرې لوئې فراخدلئ نه ئې کار اخستے وے چې که دا حکومتی ممبران خپلې سینې لږی لوئې کړی نو داسې خو دوئ نه کوی چې د اپوزیشن ممبران دوئ د دیوار سره لګوی او بیا غواړی هم چې مونږ اصلاح کوؤ څنګه چې هغوی وائی سپیکر صاحب! یو فرق به نن واضع کول غواړی چې په تنقید کښې او په تذلیل کښې دا لوئې واضع فرق دے، هغه خو تذلیل روان دے۔ دا خو د پښتو وطن دے، نن زه د اپوزیشن غړے یم او ما ته مخامخ زما مشران او زما ورونړه څوک به وزیران وی او څوک به سینیئر وزیران وی خو ملک خو د پښتو دے او خبره هم د پښتو ده، نن که یو سړے دې طرف ته اشاره کوی چې دا غل دے، زه بیا دا حق لرم چې هغه طرف ته ګوته پورته کړم چې دا ډاکو دے، آیا دې سره به دا ماحول برابر روانیږی (تالیاں) آیا دا ماحول چې دا بیا د اسمبلئ وی، آیا دا ماحول چې دے دا به د پښتو وی، آیا دا ماحول چې دے دا به مهذب وی؟ سپیکر صاحب، د حکومت هیچا لاس نه دے نیولے، که په صحت کښې انقلاب راولی، خپله ایجنډا د مخکښې د ئے بوځی، که په تعلیم کښې انقلاب راولی خپله ایجنډا د مخکښې دوئ بوځی، په کوم مد کښې چې دوئ انقلاب راوستل غواړی مخکښې دوئ بوځی او باید چې حکومت د یو خبره په دې باندې سوچ وکړی چې که هغه د ټریژری ملګرو ته خپل ملګری وائی نو د دې هاؤس ټولو ملګرو ته د دا وزیر اعلیٰ صاحب خپل ملګری اووائی، مونږ ورسره نن دا وعده کوؤ چې د دې

صوبې د ګټې د پاره، د دې صوبې د ترقئ د پاره او د دې صوبې د مقصد د پاره دا وزیر اعلیٰ صاحب به د خپلو ملګرو نه مونږ د ځان نه ان شاء الله مخکښې وینی خو داسې تذلیل خو نه کنه۔ نن دلته تاسو احتساب'بل' راوړے دے، دا احتساب'بل' چې دے، دا د حکومت غړو یواځې نه دے پاس کړے، دا درسره مونږ پاس کړے دے۔ دا نن په دې لیجسلیټو کمیټئ کښې سپیکر صاحب، تاسو د هغې ګواه یئ چې دا ټول پارلیمانی لیډران په هغې کښې ناست وی، آیا دا خبره ښنګه چې سکندر خان خبره وکړه، زما یقین دا دے چې دا خو به په یو یونین کونسل کښې، د یو یونین کونسل یو ناظم چې دے، کونسلر ته به هم داسې مخاطب نشی او داسې کنځل به ورته ونکړی دا چې کوم انداز باندې خبره روانه ده۔ سپیکر صاحب، دا د ټولو ذمه واری ده، نن حکومت چې د دوئ په لاس کښې دے، هغوی ته دا اختیار دے، مونږ د اپوزیشن ملګرو کله دا خبره کړې ده چې مونږ به د غل ضمانت کوؤ یا به د غل ملګرتیا کوؤ یا به د غل د خلاصول د پاره حکومت ته سفارش کوؤ؟ مونږ خو دا خبره نه ده کړې او دا خبره یو ځل ده؟ زه ډیر په معذرت سره دا خبره کوم او د زړه نه احترام لرم د خپل وزیر اعلیٰ صاحب د پاره، د هغې وجه دا ده چې دا د کروړونو خلقو، د عوامو نمائنده دے، چې کله هم زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب دې هاؤس ته راځی نو په داسې لهجه کښې مونږ ته مخاطب وی، آیا که مونږ هم دا تپوس وکړو چې دا په هر ممبر باندې مونږ دلته ستاسو په نظر کښې غله وی دا خاندانی خلق دے، دا د زرګونو، د لکهونو، د کروړونو خلقو نمائندګان خلق دی، خدائے مه کړه د دې حکومت په نظر کښې استاذان غله، ډاکټران غله، افسران غله، سیاستدانان غله، نو تاسو فرشتې راغلی یئ، زه تا سره فلور آف د هاؤس وعده کوم چې مونږ درسره یو خو تذلیل به نه کوئ۔ که اصلاح غواړئ، نظام بدلول غواړئ، زما دا ټول ملګری به ستاسو سره د دې خبرې اعاده کوی چې مونږ ورسره یو خو سپیکر صاحب، نور دې خبرې ته تیار نه یو، تذلیل ته بالکل تیار نه یو۔ دا خو زه ګنړم چې دا خو د شرافت خبره ده که نه وی دا خو پکار دا ده چې د هغې غاړې خلق او د دې غاړې خلق به یو بل له ګریبانونه وشلوی، دا ماحول سپیکر صاحب! ختمول پکار دی۔ مونږ دا خبره هرګز نه کوؤ، وزیر اعلیٰ صاحب دا غوښتنه زمونږ نه کوی چې تاسو مونږ

سره مرسته وکړئ، زه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا خواست نشم کولے چې نن په پبلک هیلتهـ کښې ته د یوې یوې ضلعې خبره وګوره، دا اپوزیشن ممبر له تاسو لس ملینه روپۍ ورکوئ او حکومتی غړو له ته پینځه سوه ملین روپی ورکوې، دا انصاف دے؟ نن په لوکل ګورنمنټ کښې ته پینځه پرسنټه حصه د اپوزیشن ملګرو له نه ورکوې او پچانوے پرسنټ هغه ته د حکومت غړو له ورکوې او دا غوښتنه زما نه کوې، نو چې زما نه دا غوښتنه کوې، په سر سترګو خو وزیر اعلیٰ د دې ټول هاؤس لیډر آف دی هاؤس وی، بیا دوئ نه مونږ هم دا غوښتنه کوؤ چې مونږ دغسې نه یو راغلی دې هاؤس ته، مونږله خلقو ووټ راکړے دے، مونږ له خلقو اعتماد راکړے دے، مونږ له ئے په خپل سوچ او په خپل فکر او په خپله نظریه باندې، په خپلو پالیسو باندې دلته رالیږلی یو.مونږبه د سل ځله احترام کوؤ، سل ځله، دا زمونږ وعده ده ان شاء الله که خیر وی خو پینځه پیرې خو به احترام مونږ له راکوې کنه. څو ځله مونږته اووئیلې شو چې پارلیمانی لیډرانو سره به کښینو او ستاسو تحفظات به ختموؤ، آیا بیا مونږ هم دا تپوس کولے شو چې په یوولسو، دا په اولنی ځل باندې داسې شوی دی، پینځه کاله زمونږ په حکومت باندې ډیر لوئې تنقید کیږی، دلته د اپوزیشن غړی ناست دی، ما ته د یوه ورځ څوک اوښائی، یوه ورځ چې د دې صوبې وزیر اعلیٰ پاڅیدلے وی او په داسې الفاظو کښې د دې صوبې مشینری او د دې صوبې ممبران چې دې، هغه ئے مخاطب کړی دی کوم چې په دې حال کښې کیږی؟ زه ډیر په معذرت سره او ډیر په بخښنه سره وزیر اعلیٰ صاحب زمونږ د پاره قابل احترام دے، زما به ترینه طمع وی، دا ټول هاؤس د دوئ نه دا طمع کوی، که یو وزیر صاحب پاڅی او په سخته لهجه کښې خبره کوی بیا هم څه جواز جوړیږی، وزیر اعلیٰ صاحب چې دلته راځی، مونږ ته به خاندی که مونږ ډیرې سختې سختې خبرې کوؤ او زه منم چې شاید تاسو به پریشانه یئ، ان شاء الله خیر دے مونږته هسې خانده، زمونږ زړه به هسې کیږی که لکه ډیره تلخی وی، خدائے شته چې هغه تلخی به ختمیږی ځکه چې دا د دې پښتنو د وطن روایات دی، دا د دې وطن رواج دے او بیا دا خبره دلته هیڅوک فرشتې نشته، دلته یواځې پینځه کاله مونږ حکومت نه دے کړے، په دې پینځه شپیته، اووه شپیته کاله کښې ډیرو خلقو حکومت کړے دے او

هغه Nitty gritty ته بالکل نه ځو، دلته هیڅوک فرښته نشته، دلته ټول انسانان دی، د ټولو انسانانو نه غلطی کیږی خو زما د یو ادنیٰ سیاسی کارکن په حیثیت باندې دا خبره ده چې کوم انسان ځان ته ښه وائی، ځان ته صفا وائی او نورو خلقو ته غلط وائی او نورو خلقو ته بد وائی، زه دا فیصله نه کوم، دا فیصله د قوم وکړی۔ سپیکر صاحب ،تاسو ته زما دا خواست دے چې په دې هاؤس کښې بعضې وخت کښې تلخی جوړه شی، هغه تلخی چې ده دا په یو شکل باندې مناسب نه ده۔ مونږ چې نن دلته راغلی یو او دا خبره کوؤ، وزیر اعلیٰ صاحب دا خبره وکړه چې په جائیکا پراجیکټ کښې سیونګ شوے دے، وزیر اعلیٰ صاحب نه به دا تپوس وکړم چې که په بونیر کښې سیونګ شوے دے، په بونیر کښې پینځویشت کلومیټره روډ منظور شوے دے نو وزیر اعلیٰ صاحب بیا دا خبره خو نظر کښې وساتئ که په بونیر کښې اوولس کروړه روپئ سیونګ شوے دے نو بیا مونږ هم دا حق لرو چې تاسو نه غوښتنه وکړو چې د بونیر دا سیونګ چې دے دا په بونیر کښې ولګوئ، دا په نوښار کښې مه لګوئ نو زمونږ دا مطالبه چې ده

دا به غلطه نه وی، (تالیاں) زمونږ دا مطالبه به ناجائزه هم نه وی چې په کوم کوم ځائې کښې که نوښار کښې سیونګ شوے دے، په نوښار کښې ولګوئ، په پیښور کښې که سیونګ شوے دے، پیښور کښې ولګوئ، شانګله پار کښې که سیونګ شوے دے، شانګله پار کښې ولګوئ۔ سپیکر صاحب، انتقامی کارروایئ چې دې هغه بالکل روانې دی، تاسو د افسرانو بدلو ته وګورئ، د استاذانو بدلو ته وګورئ، د ډاکټرانو بدلو ته وګورئ، د کلرکانو بدلئ ته وګورئ، د اقرباء پروری په بنیاد باندې او د انتقام په بنیاد باندې دا تبادلې روانې دی او دوئ دا خبره کوی چې په Need basis باندې، دلته خبره هم وشوه سپیکر صاحب، دا فیصله په تاسو شوه، په تاسو، دا په حکومت مونږ نه اړوؤ۔ تاسو صرف د ایریګیشن سکیمونه راواخلئ او په هغې کښې تاسو د یو اپوزیشن ممبر نوم واخلئ چې د اپوزیشن یو ممبر ته سکیم ملاؤ شوے دے نو بیا به مونږ

اووایو، (تالیاں) آیا دا انصاف دے؟ مونږ ته خو دلته د انصاف تشریح ښودلې کیږی چې انصاف دې ته وائی، بدلون دې ته وائی، سپیکر صاحب! په اولنی کال کښې هیڅا داسې کار نه دے کړے۔ مونږ دلته د زکواة په حواله

باندې خبره وکړه، د زکواة منسټر صاحب اووئیل چې زکواة فرض دے او ما ورته په هغې ټائم کښې دا خبره وکړه چې اؤ زکواة فرض دے خو د جماعت اسلامی ممبران ټاکل چې دی نو دا به واجب وی نو (قہقہے) دا مطالبه نه ده او دا ناجائزه نه ده؟ پکار دا ده چې حکومت په دې خبره باندې هم غور وکړی۔ سپیکر صاحب، مونږ به پوره پوره کوشش کوؤ چې د دې ایوان ماحول چې دے هغه ډیر دوستانه وساتو، هغه ډیر د ورورولئ وساتو خو دا ده چې دا ټولې خبرې دلته دا وعدې شوې وې چې مونږ به'برن سنټرې' جوړوؤ، دلته دا وعدې شوې وې چې ډسټرکټ هیډ کوارټر هاسپټلز چې دی هغوی ته به د ټیچنګ هاسپټلز درجې ورکوؤ، دلته دا وعدې شوې وې چې په 90 ورځو کښې به مونږ بې روزګاری ختموؤ، نن د ټولو محکمو نه هغه ملازمان چې دی هغه وښکل چې دی هغه روان دی، بې روزګارئ ته کتل پکار دی، مهنګایئ ته کتل پکار دی، بدامنئ ته کتل پکار دی او حکومت له پکار دا دی چې په دې ټولو مسائلو کښې او ګوره د ټولو نه اهمه خبره سپیکر صاحب! چې حکومت که څه کوی او که څه نه کوی خو چې لږ په دې تندو کښې مونږ ته اوښاندی، زه خدائے شته چې مونږ چا ته ګورو هغوی داسې دی لکه ما ته داسې لګی چې خدائے مه کړه، خدائے مه کړه زمونږ ورسره چرته زړه دشمنی پرته وی (قہقہے) زمونږ ورونړه یئ، زمونږ مشران یئ، د دې صوبې حکمرانان یئ، که ځوک منی او که ځوک نه منی مونږ منو ان شاء الله که خیر وی، ستاسو حکومت دے، پینځه کاله مو الله تعالیٰ نصیب کړه، چې کومې وعدې مو د خلقو سره کړی دی، الله تعالیٰ د تاسو له توفیق درکړی چې هغه وعدې چې دې هغه برابر کړئ او دا بیله خبره ده، دا بیله خبره ده۔۔۔۔۔

اراکین: آمین۔

جناب سردار حسین: ثم آمین، ثم آمین، دا بیله خبره ده سپیکر صاحب، (قہقہے) چې دلته سکندر خان خبره وکړه، ستاسو نه که بعضې ملګری پخپله نن دا خبره کوی چې د تحریک انصاف حکومت چې دے هغه د خپلې ایجنډې نه هغه پله شوے دے نو مونږ دا خبره هغوی ته نه ده کړې، دا هغوی پخپله کوی او دا خلق

چې دے دا حق پرست خلق دے ، اللّٰه تعالیٰ به د دوئ مرسته کوی ان شاء اللّٰه که خیر وی ځکه چې دوئ د حق خبره کوی (تالیاں) او مونږ دا کوشش نه دے کړے ، مونږ بالکل دا کوشش نه دے کړے او دا کرسئ چې ده سپیکر صاحب! (قائد حزب اختلاف کی مسند کو اشارہ کرتے ہوئے) دا ډیره بختوره کرسئ ده، په دې کرسئ باندې یو مشر ناست وو، هغه.....

<u>جناب سپیکر:</u> ډیره مهربانی، ډیره مهربانی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> نه یوه خبره کوم جی......

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> د دې کرسئ په حواله خبره کوم، اخری خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس اخری خبره وکړئ، بیا کسان نور هم دی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> دا کرسئ چې ده، دا ډیره بختوره کرسئ ده سپیکر صاحب، په دې باندې د ټول اپوزیشن یو مشر مونږ دلته کښینولو او هغه خدائے وزیر اعلیٰ کړو، ګورنر ئے کړو، ګورنر او ان شاء اللّٰه ان شاء اللّٰه چې بل مشر مونږ په دې کرسئ باندې کښینوؤ نو دا کرسئ بختوره کرسئ ده، اللّٰه تعالیٰ د د هغه نه هم مخکښې څه جوړ کړی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> موقع دیتے ہیں، یہ ایک ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں۔ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب محمد شیراز:</u> جناب سپیکر! رول 240 کے تحت رول 124 کو Relax کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members are allowed to please move their resolutions.

قرار دادیں

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ متاثرین تربیلہ ڈیم، غازی بروتھااور دیگر عام قومی منصوبوں، پیہور ہائی لیول کینال، جی آئی کے انسٹیٹیوٹ وغیرہ کیلئے باشندگان تحصیل ٹوپی نے کل ایک لاکھ 24 ہزار کنال اراضی اونے پونے داموں حکومت وقت کو دی، بلکہ چراہ گاہیں اور باپ دادا کے قبرستان تک ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے دیئے لیکن پورے ملک کو بجلی کی روشنی سے منور کرنے والے متاثرین کو متبادل کسی قسم کی مراعات نہیں دی گئے بلکہ اب تک مذکورہ منصوبوں کی افادیت سے متاثرین کو محروم رکھا گیا۔ جبکہ متاثرین کی قربانیوں کے بدلے مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو تربیلہ ڈیم کی رائلٹی کی مد میں سالانہ اربوں روپے دے رہی ہے جس سے پورے صوبے میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں لیکن الٹا متاثرین تربیلہ پر پراپرٹی ٹیکس نافذ کر کے ان کی مشکلات میں اضافہ کر دیا گیا ہے جبکہ تربیلہ ڈیم کی مٹی کی ضرورت کیلئے حاصل کردہ بارو ایریا اصل مالکان کو قابل واپسی ہے، بلاضرورت اب تک پراونشل گورنمنٹ کے پاس ہے۔ جناب عالی! تحصل ٹوپی کے باشندگان مذکورہ بالا پراجیکٹ کیلئے دیئے گئے رقبے کے علاوہ دن بدن بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے مذکورہ بچا ہوا رقبہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ کمرشل ایریا میں کئی گھرانوں کی مشترکہ مارکیٹ کا ماہانہ کرایہ بھی اتنا نہیں ہوتا کہ تقسیم ہو کر، جس سے بچوں کی تعلیم، اشیائے خوردو نوش، علاج معالجہ اور یوٹیلٹی بلز بمشکل سے پورے ہوتے ہیں، لہذا گزارش ہے کہ ہم مذکورہ پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کے متحمل نہیں ہیں اور خواست گار ہیں کہ زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت متاثرین پر پراپرٹی ٹیکس بر دکانات و مکان کے نفاذ کا فیصلہ واپس لے کر متاثرین کی قربانیوں کا صلہ دے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ نے جو قرارداد پیش کی ہے، اس کا تھوڑا وہ Changed ہے جو آپ نے سیکرٹریٹ میں دی ہے، جو ریزولیوشن آپ نے ہمارے پاس داخل کی ہے نا۔

جناب محمد شیراز: سر، جو ریزولیوشن میں نے جمع کی تھی، Main مقصد اس کا یہی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (ریزولیوشن دکھاتے ہوئے) یہ ریزولیوشن ہے، یہ ریزولیوشن۔

جناب محمد شیراز: اچھا سر۔

جناب سپیکر: میں شوکت صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، کیا یہ قرارداد پیش کروں؟

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب، حامد میر کے حوالے سے جو ریزولیوشن ہے، وہ پیش کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ اسمبلی معروف اینکر پرسن اور سینیئر صحافی حامد میر پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتی ہے اور اسے آزادیٔ صحافت پر ایک کاری ضرب قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعے کی آزادانہ تحقیقات کر کے ملزموں کو فی الفور بے نقاب کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اسمبلی حامد میر کی بے لاگ آزادیٔ صحافت کے فروغ پر ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور یقین دلاتی ہے کہ یہ اسمبلی ملک میں آزادیٔ صحافت کی حمایت جاری رکھے گی۔ یہ اسمبلی دیگر سینیئر صحافیوں کو ملنے والی دھمکیوں پر بھی تشویش کا اظہار کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ ان کی تحقیقات کی جائیں اور صحافیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ جناب شاہ فرمان صاحب، میں نے، جناب عنایت اللہ صاحب نے، جناب شہرام خان ترکئی، جناب قربان علی صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب سکندر حیات شیرپاؤ صاحب، جناب سردار حسین بابک صاحب، جناب محمد علی شاہ باچا صاحب کی طرف سے یہ قرارداد اس ایوان میں پیش کی جارہی ہے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں نے جو قرارداد پیش کی تھی تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ میں اس کو ہاؤس میں Put کرتا ہوں، اس کے بعد آپ کو میں موقع دیتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Ji, Janab Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، قرارداد نمبر 489:

ضلع صوابی کے عوام اور بالخصوص تحصیل ٹوپی کے عوام نے اس ملک اور صوبے کی ترقی میں بہت بڑا اور ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے جس کی واضح مثالیں تربیلہ ڈیم اور غازی بروتھا، نیز جی آئی کے انسٹیٹیوٹ کیلئے اپنی زمینیں دے کر ملک اور قوم کی بھرپور خدمت کی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ تحصیل ٹوپی کے عوام کیلئے پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ دے کر ان پر پراپرٹی ٹیکس ختم کیا جائے تاکہ ان کی قربانیوں کا ازالہ ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میں، چونکہ ہماری یہ بھی آئی ہے اور پورے جرگے اور ہمارے علاقے کی ڈیمانڈ تھی تو میں اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously, (Applause) by majority, by majority. (Applauses) Janab Mehmood Khan.

<u>جناب محمود جان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب۔

<u>سردار محمد ادریس:</u> سر! پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، وہ ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں، بعد میں، جی۔

<u>جناب محمود جان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک مشترکہ قرارداد ہے، جناب ارباب جہانداد صاحب کی طرف سے، جناب ضیاءاللہ خان بنگش صاحب اور میڈم زرین ضیاء صاحبہ کی طرف سے۔

چونکہ یہ ایوان صوبے کے سات اضلاع چترال، صوابی، بونیر، ڈیرہ اسماعیل خان، چارسدہ، ہری پور اور نوشہرہ میں غربت اور پسماندگی کے خاتمے کیلئے جرمن ترقیاتی بینک اور پی پی اے ایف کے (LACIP) Livelihood Support & Promotion of Small Community Infrastructure Project کے تحت ہونے والے مختلف منصوبوں کے معیار اور کام کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ اب تک اس پروگرام کے تحت چھ لاکھ افراد براہ راست مستفید ہو چکے ہیں اور 60 سے زیادہ یونین کونسلوں میں عوام کے معیار زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جرمن ترقیاتی بینک اور پی پی اے ایف (LACIP) Livelihood

Support & Promotion of Small Community Infrastructure Project کے
پروگرام کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے حکومت اس پروگرام کا دائرہ کار باقی پسماندہ علاقوں تک بڑھائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ تھینک یو جی۔

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: دا ریزولیوشن دغه کوم جی نو بیا۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

اس کے بعد صرف مولانا صاحب اور نلوٹھا صاحب بات کریں گے اور شاہ فرمان۔ نماز کیلئے دس منٹ کیلئے بریک کرتے ہیں، اس کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میں بہت احترام سے کہونگا کہ مختصر کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بہت مختصر۔

جناب سپیکر: بہت مختصر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بہت مختصر بات کرونگا۔ اگر سی ایم صاحب ہوتے تو میں صرف دو سوال ان سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن وہ بدقسمتی سے نہیں ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، ہم بڑے خوش ہوتے ہیں جب سی ایم صاحب آتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے کوئی مسائل جو لوگوں کے، حلقے کے حوالے سے ہم اٹھاتے ہیں تو وہ ان کی کوئی دادرسی

ہماری کرینگے لیکن آئندہ میں جناب سپیکر صاحب، آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ سی ایم صاحب کو کہیں کہ جو کلاشنکوف ہاتھ میں لاتے ہیں، وہ باہر رکھ کر آیا کریں تاکہ ہمارے زخموں کے اوپر نمک پاشی نہ کریں۔ تو میں جناب سپیکر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اسی جگہ پر کھڑے ہو کر جو پہلی تقریر کی تھی اور انہوں نے کہا کہ میں، اور ہم بھی سمجھتے تھے کہ وزیر اعلیٰ صاحب پرانے آدمی ہیں، تجربہ کار ہیں، اپوزیشن میں بھی رہے ہیں، حکومتوں میں بھی رہے ہیں تو یہ انہوں نے کہا تھا کہ میں کوئی ناانصافی، توانہوں نے یہ کہا تھا کہ میں کوئی ناانصافی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس ہاؤس کے تمام جتنے بھی ممبران ہیں، میرے لئے سب برابر ہونگے اور جس طرح پہلی حکومتیں اپوزیشن کو فنڈز نہیں دیتی تھیں اپوزیشن کے ممبران کو تنگ کرتی تھیں تو میں وہ رویہ نہیں رکھوں گا، میں تمام اپوزیشن اور حکومت کے ممبران کو ساتھ لیکر چلونگا تو ہمیں بڑی خوشی ہوئی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ گو کہ ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے ساتھ اتنی مہربانی کرینگے تو جو یہ نو دس مہینوں میں ہمارے ساتھ رویہ رکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے الفاظ بھی خود نفی کئے جناب سپیکر صاحب، اور اس کے علاوہ یہ جو توقع ہم رکھ رہے تھے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنے جو وعدے انہوں نے کئے تھے، وہ ہمارے ساتھ پورا کرینگے، ان میں کوئی بھی ہمارے ساتھ وعدہ پورا نہیں ہوا اور ساتھ ہی وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ میں کوئی ناانصافی نہیں کرتا اور میں نے کبھی کرپشن نہیں کی، ہم بالکل اس کے اوپر اعتماد کرتے ہیں کہ انہوں نے کرپشن نہیں کی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اس سے بڑی ناانصافی اور کیا ہو سکتی ہے کہ صوبے کا اربوں روپے کا بجٹ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس طرح اپنی پارٹی کے اندر بانٹا جیسے یہ تحریک انصاف کا فنڈ تھا، کیا یہ پورے صوبے کا فنڈ نہیں تھا، کیا یہ پورے صوبے کے عوام کا اس میں حصہ نہیں تھا، کیا جو اپوزیشن کے ممبران ہیں، ان کے حلقوں میں لوگ سکولوں میں نہیں پڑھتے، انہیں پانی کی واٹر سپلائی سکیمیں نہیں چاہئیں، انہیں ہیلتھ کے حوالے سے سہولیات نہیں چاہئیں؟ تو یہ کیوں ہمارے ساتھ ناانصافی کی گئی؟ میں تو یقیناً آج بڑا خوش تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب آئیں گے اور ہمیں جو دو دفعہ

اپوزیشن نے، یہ تیسری دفعہ اجلاس کو Requisite کیا ہے اور End پہ جو وزیر اعلیٰ صاحب کے Behalf پہ منسٹر صاحبان سمیٹتے ہیں اس بحث کو تو وہ اجلاس کے End پہ کہتے ہیں کہ یہ اجلاس ہم کلاس فور کے نام پہ کرتے ہیں، تو آج ہمیں بڑی خوشی تھی کہ ہم اپنے مسائل اجاگر کرینگے اور وزیر اعلیٰ صاحب اس کے اوپر ہمیں تسلی دینگے، کچھ ہمارے زخموں کے اوپر مرحم لگائیں گے لیکن پتہ نہیں وزیر اعلیٰ صاحب کی جیب میں کس نے پرچہ ڈال دیا کہ وہ آ کے بجائے مرحم رکھنے کے مرچیں ڈالنی شروع کر دیں۔ تو بہر حال جناب سپیکر صاحب، میں تو یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں سے یہ گزارش کرونگا کہ ہمیں اس حکومت کے اوپر انصاف کا گلہ نہیں کرنا چاہیئے، جو حکومت اپنے ممبران کو انصاف نہیں دے سکتی اور ان کے اپنے، انصاف نہ ملنے کی وجہ سے حکومت کے ممبران نے فارورڈ بلاک بنالیا تو ہم ان کے اوپر کیا شکوہ کرینگے اور کیا توقع رکھیں گے کہ ہمیں یہ انصاف دینگے؟ اور یہ جو کرپشن کی بات وزیر اعلیٰ صاحب نے کی اور اس دن پہلی تقریر میں بھی انہوں کہا تھا کہ میں 90 دنوں کے اندر اندر کرپشن ختم کرونگا تو میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ ان دس مہینوں میں، واقعی کرپشن تھی اس صوبے میں، تب ہی وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ میں کرپشن ختم کرونگا، اگر کرپشن تھی تو انہوں نے کتنے کرپٹ لوگوں کو ہتھکڑی لگائی ہے، انہوں نے کتنے کرپٹ لوگوں کو Dismiss from service کیا ہے، کتنے لوگوں کو انہوں نے معطل کیا ہے؟ ذرا اس کی تفصیل برائے مہربانی ہمیں بتا دیں تا کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ حکومت نے واقعی کوئی کرپشن کے اوپر قدم اٹھایا ہے۔ باقی تعلیم کی ایمرجنسی، صحت کی ایمرجنسی، اور اللہ کرے، اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے، وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن میرے ساتھ تعاون کرے تو میں ان مسائل کے اوپر قابو پالوں گا، ہم تعاون بھی کرینگے اور آپ کیلئے دعا بھی کرینگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ یہ بھی ہم نے رونا رویا تھا کہ زکواۃ کمیٹیوں میں جتنے بھی ضلع ہیں، ان ضلعوں کے اندر صرف جماعت اسلامی کے جناب سپیکر صاحب! صرف جماعت اسلامی کے لوگ ایماندار ہیں باقی لوگ ایماندار نہیں ہیں سر؟ تو اس کے اوپر بھی اس وقت تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا اور نہ ہی حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی خاطر خواہ ریزلٹ ملا یا کوئی جواب ملا، تو بہر حال ہم یہ توقع رکھیں گے اور ہم دعا کرتے ہیں، ہم نے تو کہا تھا کہ -----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وزیر اعلیٰ صاحب پانچ سال حکومت چلائیں گے اور ہم ان کے ساتھ تعاون کرینگے لیکن جس طرح یہ کر رہے ہیں، میں نہیں سمجھتا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک سال کیلئے آئے ہیں اور سارا کچھ جو صوبے کا فنڈ تھا وہ اپنوں میں تقسیم کر دیا اور اپنی ساری کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو جناب وزیر اعلیٰ صاحب! اللہ تعالیٰ نے صوبے کے عوام کی ذمہ داری آپ کے اوپر ڈالی ہے اور ایک ایک بندے کا آپ کو جناب وزیر اعلیٰ صاحب! حساب دینا پڑیگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ اگر میری اس بادشاہی کے اندر، میری اس حدود کے اندر اگر ایک کتا بھی بھوکا مرا تو میں اس کا اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں گا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ باقاعدہ حساب دینا پڑیگا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ محترم جناب سپیکر! ہماری یہ اسمبلی پورے ملک کی اسمبلیوں سے روایات کے حوالے سے ہمیں ممتاز کرتی ہے اور جناب سپیکر، چونکہ یہاں پہ رویے ایسے ہوتے ہیں کہ جس سے سخت بات بھی ہم سنتے ہیں اور اس کا تسلی سے اور مدلل طریقے سے ہم جوابات دیا کرتے ہیں۔ یہ اسمبلی کا حسن ہوا کرتا ہے جناب سپیکر! کہ اپوزیشن کی جماعتیں اور حکومتی جماعتیں ملکر اس پورے صوبے کو چلاتی ہیں۔ جناب سپیکر، حکومت کے اقدامات ہوتے ہیں اور اپوزیشن اس کا آئینہ ہوا کرتی ہے جناب سپیکر! اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ حکومت کو یہاں پر وہ سارے اقدامات دکھائے جائیں کہ جس حوالے سے وہ اپنی قوم کے ساتھ وعدے کرتی ہے، اپنا ایک ایجنڈا لاتی ہے اور عملاً اسکا نفاذ کیا کرتی ہے، تو اپوزیشن گاہے بہ گاہے یہ کوشش کرتی ہے کہ وہ معاملات حکومت کے سامنے رکھے جائیں اور وہ اگر غلط سمت، غلط لائن پہ چل رہی ہے تو اسکی سمت کو درست کیا جائے اور یہ حزب اختلاف کا فرض بنتا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتا ہوں، میں کوشش کرونگا کہ اس کو، لیکن جامع الفاظ کے ساتھ کوشش کرونگا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اگر ہمیں دوسری مخلوقات سے ممتاز کیا گیا ہے جناب سپیکر، تو وہ علم ہے، علم کی وجہ سے ہمیں ممتاز کیا۔ جناب سپیکر! ایک ریاست کا تصور اور پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنایا ہے

جناب سپیکر، تو اسلامی جمہوری ریاست کا تصور جو ہے اگر ہم اس حوالے سے دیکھیں تو ہمیں ایسا نظام اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور پھر اس تصور کے حوالے سے اگر سوچا جائے تو وسائل کی منصفانہ تقسیم جو ہے، وہ بنیادی ضرورت ہوتی ہے، اسلام کا عادلانہ نظام آپ کے ملک کی ایک بنیاد ہوتا ہے اور اگر وسائل کی منصفانہ تقسیم نہ ہو جناب سپیکر، تو پھر وہ ایک فلاحی مملکت نہیں کہلائی جا سکتی، فلاحی مملکت جیسے چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر ذکر کیا کہ ہمیں نظام کو تبدیل کرنا ہے جناب سپیکر! تو فلاح کے حوالے سے تو ہم نے لوگوں تک ان وسائل، جو اختیار قوم نے حکومت کو دیا ہوتا ہے، ان وسائل کو صحیح طریقے سے وہاں تک پہنچانا ہوتا ہے اور جناب سپیکر، اگر وسائل کی منصفانہ تقسیم نہیں ہو گی تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ان وسائل کے حوالے سے ہم بات کریں جناب سپیکر، آخر اس ہاؤس میں ایک بجٹ تقریر ہوئی جناب! اور بجٹ پیش کیا گیا تو یہ اپوزیشن کا حق بنتا ہے کہ اس بجٹ کے حوالے سے بات کی جائے۔ نظام کی درستگی کے حوالے سے آئین پاکستان ہے، پاکستان کا 73ء کا آئین اس وقت موجود ہے اور اس آئین کے تحت ہم نے قانون سازی کرنا ہوتی ہے جناب سپیکر، اور یہ قانون سازی عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہوتی ہے۔ قانون سازی ہماری اس انداز میں ہونی چاہیئے، ہمیں اپنے رویوں کے حوالے سے تبدیلی لانا ہو گی کہ ہم طبقات کو مورد الزام ٹھہرائیں، ہمیں نظام کو درست کرنا ہے اور اس نظام کے Through ہر کسی کو Nominate کیا جا سکتا ہے، نظام کے Through ان پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے جناب سپیکر! لیکن اگر ہم طبقات کو یہاں پر اسمبلی میں، ان طبقوں کا ذکر کریں تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہو گا، یہ رویہ جناب سپیکر! مناسب نہیں ہو گا۔ ہمیں اس سائڈ پہ جانا ہو گا جو ہمیں آئین بتاتا ہے اور ہم اپنی قانون سازی کریں، اس قانون سازی کے ذریعے ہم اپنی قوم کو فلاحی مملکت بنا سکیں۔ جناب سپیکر، ظاہر بات ہے کہ جب انتخابی پروگرام ہوتا ہے اور ہم اپنے منشور کو جب اپنی قوم کے سامنے رکھتے ہیں اور پھر اس بنیاد پر اگر حکومتیں قائم ہوتی ہیں تو مختلف نظریات کی حامل جماعتیں یہاں پہ موجود ہیں اور ان لوگوں کو بھی قوم نے ایک مینڈیٹ دیا ہے، ووٹ دیا ہے اور وہ یہاں پر ممبر زبنے ہیں تو ہمارا تو یہ حق بنتا ہے کہ وہ یاد دلاتے رہیں، اگر اس میں نقائص ہیں تو نقائص کا ذکر کریں اور یاد دلاتے رہیں کہ آپ کا منشور یہ تھا، آپ نے قوم کے سامنے یہ منشور رکھا، آپ نے اس تبدیلی کی بات کی تو تبدیلی کا مطلب تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم سارے ترقیاتی کام روک دیں، پھر ہم نے بجٹ کیوں پیش کیا جناب

سپیکر؟ بجٹ پیش کیا تو ظاہر بات ہے کہ ہم نے، ہمارا جو پسماندہ صوبہ ہے پسماندہ علاقے ہیں لوگوں کی ضروریات ہیں لوگوں کی مختلف حوالے سے ضروریات ہیں، اگر آج ہمارے اس سیشن میں ہمارے ایجنڈے کے اندر یہ نکتہ ہے کہ اگر کوئی علاقے محروم رکھے گئے ہیں اور ہم اس حوالے سے ذکر نہ کریں تو ان کے ایجنڈے کو ہم نے جناب سپیکر! پیش کیا تو ہمیں تو توقع ہوتی ہے کہ ادھر سے ہمیں جواب آئے، ہمیں اس میں توقع ہوتی ہے اور جب چیف منسٹر صاحب آتے ہیں تو ہمیں یہ توقع ہوتی ہے کہ وہاں سے کوئی مثبت اقدامات سامنے آئیں گے، کوئی مثبت بات ہمارے سامنے آئے گی کہ اس سے ہم یہ سمجھیں کہ یہاں پہ جو نمائندگان جن علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کے علاقے اگر محروم رہے ہیں تو محرومیت کو ختم کرنے کیلئے کوئی بات ہو، انصاف کی بات ہو۔ وسائل کی بات میں نے کی کہ وہ وسائل انصاف سے وہاں تک پہنچیں جناب سپیکر، تو اگر ان کے حلقے روڈز سے محروم ہونگے، اگر ان کے حلقے میں ایریگیشن کے حوالے سے لوگوں کی ضرورت ہے، اس میں کرپش کی بات نہیں ہے، کرپشن جو بھی کرتا ہے، نظام کے تحت وہ پکڑا جا سکتا ہے یا اس کرپشن کو روکا جا سکتا ہے، یہ ضرورت ہے اس نظام کی، ہمیشہ نظام میں سزا اور جزا کی بات ہوتی ہے جناب سپیکر، جزا بھی ہوتی ہے اور سزا بھی ہوتی ہے لیکن اگر ہم اس عمل کو بالکل سرے سے روک دیں اور ہم یہ سمجھیں کہ پہلے ہم نے اپنے نظام کو درست کرنا ہے اور اس کے بعد ہم نے اس پر عمل شروع کرنا ہے تو پھر سزا کی بات تو ختم ہو جاتی ہے جناب سپیکر، سزا تو اس وقت ہوتی ہے جب آپ کوئی عمل شروع کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے جو بجٹ پیش کیا، ہم نے ایجوکیشن کے حوالے سے ایمرجنسی کے نفاذ کی بات کی، ہم نے ہیلتھ کے حوالے سے انقلاب کی بات کی ہے جناب سپیکر، اور ایریگیشن کے حوالے سے بات ہوئی، بہت سارے علاقے ہیں، اگر ان علاقوں میں وسائل وہاں تک اس انصاف سے نہ پہنچیں تو اس کا ذکر تو جناب سپیکر، ہوگا۔ ان علاقوں کے لوگوں کی ضرورت کی بات ہے تو وہ ضرورت تو لوگوں تک پہنچانی ہے، یہ تو حکومت کا کام ہے جناب سپیکر۔ اور جناب سپیکر، امن کی بات، امن کی ذمہ داری بھی حکومت کی ہوتی ہے، اگر ہم امن نہیں دے سکتے تو پھر وسائل کی تقسیم بھی منصفانہ نہیں ہو گی، ملک میں معیشت کا Main role ہوتا ہے جناب سپیکر، اور اگر آپ کی معیشت مضبوط ہے تو پھر آپ دفاعی لحاظ سے بھی مضبوط ہوتے ہیں اور اگر آپ معیشت کے لحاظ سے کمزور ہیں تو آج اگر آپ دیکھیں معیشت کے اعتبار سے آپ

اپنے ملک کو اور اپنے صوبے کو دیکھیں تو ہماری صورتحال کیا ہے، کیا ان وسائل کو ہم اس انداز میں تقسیم کر سکتے ہیں جناب سپیکر؟ اور اگر اس میں امن نہیں ہو گا تو کیا وہ وسائل صحیح طریقے سے ہم وہاں تک پہنچا سکتے ہیں؟ تو میرا جہاں تک اس میں بنیادی مقصد ہے کہ جو علاقے محروم ہیں، وہ واقعتاً اس سے محروم ہیں، روڈز کے حوالے سے اور اگر کوئی نوازا گیا مخصوص علاقوں کو، مخصوص حلقوں کو نوازا گیا ہے جناب سپیکر، تو وہ صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ تو ہم تو آپ کی ہیلتھ کی پالیسی کی بات کرینگے، جو آپ نے بات کی، آپ نے ایجوکیشن کی بات کی تو ہم ایجوکیشن کی بات کرینگے اور اگر ہم نے اس صوبے کو معیشت کے لحاظ سے مضبوط کرنا ہے تو ہم نے، چونکہ ہمارا علاقہ ایریگیشن پر ہو سکتا ہے تو اسکی بات ہم کرینگے، وہ کام ہم نے کرنا ہے، وہاں تک ہم نے پہنچنا ہے جناب سپیکر۔ روڈز کی بات کرتے ہیں تو یہ تو وہ وسائل ہیں، اگر ہم روڈز نہیں بنائیں گے تو ہم تعلیم کیسے دے سکتے ہیں؟ تعلیم جو لوگوں کا بنیادی حق ہے، ہم نے وہ تعلیم دینی ہے تو جناب سپیکر، اس پر غصہ ہونا یا اس پر اس طرح کا رد عمل دینا ٹھیک نہیں ہو گا، یہ رویہ ٹھیک نہیں ہو گا، تو ہم نے اگر فلاحی مملکت صحیح معنوں میں بنانی ہے تو لوگوں تک ان وسائل کی صحیح پہنچ ہونی چاہیئے اور منصفانہ پہنچ ہونی چاہیئے، میں مساویانہ ذکر بھی نہیں کرتا ہوں، میں منصفانہ ذکر کرتا ہوں جناب سپیکر! کہ منصفانہ طریقے سے ان وسائل کو وہاں تک پہنچایا جائے اور جناب سپیکر، آج ہم جس دائرے میں پھنسے ہوئے ہیں جناب سپیکر، ڈکٹیٹر نے تقریباً کوئی دس سال، چھ سات سال ہونے کو ہیں کہ ڈکٹیٹر کی پالیسوں کو دوام بخشا جا رہا ہے جناب سپیکر! اور مسلسل ہم اس پالیسی کو تبدیل نہیں کر سکے اور ہم اگر امن کی بات کرتے ہیں تو ان پالیسوں کا بھی بنیادی کردار ہے جناب سپیکر! کہ جب تک ہم ان پالیسوں کو تبدیل نہیں کرینگے تب تک ہم امن نہیں لا سکتے، امن نہیں آئیگا تو ہماری معیشت مضبوط نہیں ہو گی، معیشت مضبوط نہیں ہو گی تو یہاں پر یہ صورتحال ہو گی کہ ہم صرف چور ڈاکو اور اس حوالے سے شاید بات کر سکیں اور ہم کوئی مثبت اقدام شاید نہ کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ کام ہو گا تو پتہ چلے گا کہ ہم کرپشن ختم کر سکے ہیں کہ نہیں کر سکے؟ عملاً کوئی کام ہو گا تو پتہ چلے گا کہ آیا وہ کرپشن ختم بھی ہوئی ہے، اس نظام کے حوالے سے کوئی درستگی آئی ہے؟ اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور کہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کرنا اور ہم یہ سوچیں کہ ہم نے چوروں اور ڈاکوں سے، تو ظاہر ہے کہ فرشتے تو نہیں آئینگے، اس ذہن کو تبدیل کرنا ہو گا۔ لہذا ہماری یہ خواہش ہے اور یہ

درخواست ہے اس حوالے سے، یہاں میرے بھائی نے چٹ پر یہ بھی لکھا ہے کہ جو فنڈز غیر منتخب لوگوں کو دیئے جاتے ہیں اور وہ واقعی ہوا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ منتخب لوگوں کا حق بنتا ہے، امیدیں ان لوگوں سے وابستہ ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے حلقے ہیں، لوگ ہیں، انکا کام ہے، انکے علاقے کی ترقی کی بات ہے، علاقے کی تعلیم کی بات ہے، علاقے کے روڈوں کی بات ہے اور علاقے کی تعلیم کی بات ہے، صحت کی بات ہے، ایسی اور بہت ساری ہم نشاندہی کر سکتے ہیں کہ وہاں سکول کی صورتحال کیا ہے؟ وہاں جو صحت کا مرکز گورنمنٹ نے کھولا ہے تو اس کی صورتحال کیا ہے؟ تو جناب سپیکر، ہمیں توقع ہے کہ ہمیں مثبت جواب آئے جناب سپیکر! اور رویے جو ہیں وہ مثبت ہونے چاہئیں اور دلائل سے اور سنجیدگی سے بات ہوگی تو جناب سپیکر، ہمارا جو ایوان ہے، خوبصورتی سے چل سکتا ہے اور یہ تب ہی چل سکتا ہے کہ اپوزیشن ہوگی، اگر اپوزیشن نہیں ہوگی تو آپ کو کون وہ پوائنٹ آؤٹ کریگا کہ یہاں پر یہ غلط ہو رہا ہے اور یہ صحیح ہو رہا ہے؟ تو ہماری گزارشات تھیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس حوالے سے مثبت جوابات کی ہمیں توقع ہوتی ہے اور ہمیں مثبت جواب ہی آئے جناب سپیکر۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ بہت طویل بحث ہوگئی اور اپوزیشن کا View pointاور ان کا Concernسامنے آگیا۔ جناب سپیکر، بجٹ کے اوپر بحث تھی کہ کس طرح خرچ کیا گیا یا کس طرح خرچ کیا جانا چاہیئے، یا کس طرح خرچ کیا جانا چاہیئے تھا لیکن بیچ میں ایسے مسائل اٹھائے گئے، ایک تو میں ایک پوائنٹ کلیئر کر دوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے اندر فارورڈ بلاک نامی کوئی چیز نہیں ہے، (تالیاں) فارورڈ بلاک وہ ہوتا ہے کہ وہ پارٹی کے منشور اور اپنے لیڈر سے انحراف کرے لیکن یہ وہ حقیقی تبدیلی ہے کہ اگر حکومت کے اوپر اپوزیشن اعتراض کرے نہ کرے لیکن اگر حکومت کے ارکان بھی محسوس کریں کہ کوئی کام غلط ہو رہا ہے تو وہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور اپنے لئے کچھ ڈیمانڈ نہیں کرتے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک انصاف ہے اور یہی وہ تبدیلی ہے کہ اپنے لوگ بھی تحریک انصاف کے اوپر اعتراض کرتے ہیں، یہ بات اس حد تک ہے اس سے زیادہ نہیں ہے، تو میں نے یہ پوائنٹ کلیئر کرنا تھا کہ آپ کو پتہ ہو۔ چیف منسٹر صاحب نے جو بات کی، وہ بالکل ایک غلطContext میں لی گئی، یہ کسی نے نہیں کہا کہ

روڈز نہیں بننے چاہئیں یا بلڈنگز نہیں بنی چاہئیں لیکن ترقی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ صرف عمارتیں بنیں، جہاں منشور، سماجی معاشی اور معاشرتی اور قانونی انصاف نہ ہو تو اس کو آپ ماحول کی ترقی کہہ سکتے ہیں انسانوں کی ترقی نہیں کہہ سکتے۔ لہذا پاکستان تحریک انصاف اور کولیشن گورنمنٹ کے منشور میں یہ بات ہے کہ معاشرتی انصاف ہو، جہاں غریب مجرم نہ ہو اور غربت جرم نہ ہو۔ اب ایجوکیشن کا بجٹ ہے، ایجوکیشن کیلئے اتنا بڑا بجٹ رکھا گیا، اگر اپوزیشن کے بھائی یہ بتادیں کہ ایجوکیشن کے اندر جو ریفارمز ہیں، وہ حکومتی ممبران کے حلقوں میں ہیں اور اپوزیشن کے حلقوں میں نہیں ہیں تو ہم مانتے ہیں کہ ناانصافی ہوگی، اگر ہیلتھ کے اندر جو ریفارمز ہیں، کوئی بتادے کہ ہیلتھ کی ریفارمز صرف حکومتی ارکان کے حلقوں میں Implement کی جارہی ہیں اور اپوزیشن میں نہیں ہیں تو یہ ناانصافی ہوگی، جو منشور ہے اور اس کے اوپر جتنا پیسہ خرچ ہورہا ہے، وہ Indiscriminately خرچ ہورہا ہے۔ ایجوکیشن کے اندر جو بجٹ ہے، وہ جس کی جتنی Requirement ہے، اس کے اوپر خرچ ہورہا ہے، اس کے بعد جو چیز ہے جو Need based ہے، یہ بھی صحیح ہے لیکن ہمیں بھی اپوزیشن سے نیک نیتی کی توقع ہے، اگر پوری حکومت کو ہی Discredit کیا جائے اور اپوزیشن کے بھائیوں کو ایک بھی اچھا کام نظر نہ آئے تو یہ بھی ناانصافی ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب چیلنج کرتے ہیں، بتادیں کہ کس آفیسر سے پیسے لیکر ٹرانسفر کیا گیا؟ مجھے نہیں پتہ، میں پہلی دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں اور اپوزیشن کے بھائی زیادہ تجربہ کار ہیں، ان کو زیادہ پتہ ہے کہ اس سے پہلے یہاں پر کیا ہورہا تھا؟ میں اسلئے کمنٹس نہیں کرسکتا کہ میں اسمبلی میں نہیں تھا لیکن اگر وزیر اعلیٰ صاحب یہ Claim کرتے ہیں کہ مجھے بتائیں کہ اگر ٹرانسفر/پوسٹنگ پر کسی نے پیسے لیے، کسی وزیر نے لیے، کسی ممبر نے لیے، جس نے بھی لیے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تبدیلی ہے، یہ کھلم کھلا چیلنج ہے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ نہیں ہے تو میرے پاس اس سے زیادہ کوئی جواب نہیں ہے۔ کرپشن کسی بھی صورت میں ہو اور جہاں پر بھی ہو، پہلی دفعہ تحریک انصاف اور اس کی مخلوط حکومت اپوزیشن کو چیلنج کرتی ہے کہ تقریر کی بجائے اگر وہ کوئی ثبوت لاکر پیش کرے کہ تحریک انصاف، جماعت اسلامی، عوامی جمہوری اتحاد کے کسی ممبر نے یہ پیسے لیے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ کرپشن ختم نہیں ہوئی اور اگر آپ لے آئیں تو ہم آپ کو معاون سمجھیں گے اور آپ کے شکر گزار رہیں گے کہ آپ حکومت کی مدد

کررہے ہیں۔ لہذا یہ دعویٰ کہ تبدیلی آچکی ہے اور کرپشن ختم ہو چکی ہے، یہ اس وقت تک برقرار رہیگا جب تک کہ اپوزیشن کا کوئی بھائی یہ ثابت نہ کرے کہ حکومت کے اندر اس جگہ پر کرپشن ہورہی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو میں Claim کرتا ہوں کہ کرپشن ختم ہو چکی ہے خیبر پختونخوا کی حکومت کے اندر، آپ توقع رکھتے ہیں حکومت سے، بجا ہے، رکھنی بھی چاہیئے، ہم آپ سے بھی نیک نیتی کی توقع رکھتے ہیں، اگر کہیں اچھا کام ہورہا ہے تو آپ سپورٹ بھی دیں اور Appreciate بھی کریں، آپ حکومت کے اچھے کاموں کا بھی ذکر کریں، آپ حکومت کی اچھی باتوں کا بھی ذکر کریں، صرف یہ کہنا کہ ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں، اتنے بڑے ریفارمز ایجنڈے کے اوپر عمل پیرا ہونا، آپ کی سپورٹ کی ضرورت ہے اور اگر آپ سپورٹ دینگے تو حکومت آپ کو دوگنا زیادہ سپورٹ دے گی لیکن تبدیلی کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ حکومت کے اچھے کاموں کو تسلیم کریں۔ احتساب کمیشن کی بات ہوئی، اس لئے اس کے اوپر ٹائم لیا گیا کہ ہمیشہ اس سے پہلے احتساب کے نام پر Political victimization ہوتی تھی، لہذا جناب سپیکر! اس دفعہ ہم نے اسلئے احتیاط سے کام لیا کہ کل اگر کوئی چور پکڑا جائے تو کوئی یہ کہے کہ یہ دانستہ حرکت ہے۔ وسائل کی تقسیم کی بات ہوئی، مجھے نہیں پتہ کہ ایم ایم اے کی حکومت میں بنوں کے اندر کتنا پیسہ خرچ کیا گیا، اگر (مداخلت) میں نے کہا مجھے نہیں پتہ، مجھے یہ نہیں پتہ Statistical detail میرے پاس نہیں ہے کہ مردان کے اندر کتنا پیسہ پچھلی حکومت کے اندر خرچ کیا گیا، لیکن یہ میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بنوں اور مردان سے کئی گنا کم پیسہ نوشہرہ کے اندر خرچ ہوگا، یہ آپ کو، اس ہاؤس کو میں یقین دلاتا ہوں ان شاءاللہ، لہذا وسائل کی وہ تقسیم، مجھے ایک بات کی خوشی ہوئی جناب سپیکر! کہ اپوزیشن کے بھائی تجربہ کار ہیں، یہ دو دو، تین تین، چار چار دفعہ ممبر بنے ہیں اور ایک بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ سب نے یہ کہا کہ جی یہ تو وہی پرانا نظام ہے اور تحریک انصاف سے یہ توقع نہیں تھی تو اگر کوئی یہ کہہ دے کہ ہمارا نظام غلط تھا اور تحریک انصاف سے اچھی بات کی توقع ہے تو ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ ہم آپ کی توقع پر پورا اترینگے، جتنی آپ کی توقعات ہیں، یہ خوشی کی بات ہے اور اعزاز کی بات ہے کہ یہ توقع آپ کی تحریک انصاف سے ہے۔ تو ان شاءاللہ وزیر اعلیٰ صاحب سے میں بھی ایک درخواست کرتا ہوں اور یہ کوئی گیارہ مہینے کی حکومت ہے، اور یہ حکومت ان شاءاللہ Tenure پورا کریگی تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ریکویسٹ

کرونگااور آپ کے جتنے بھی Need base جو آپ کو فنڈز چاہئیں، وہ آپ کو ضرور دینگے لیکن میری ایک درخواست ہے کہ یہ سارا کچھ نیک نیتی کے اوپر ہونا چاہیئے، اگر آپ حکومت کا ساتھ دینگے اس کے ریفارمز ایجنڈے میں آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہونگے، بے جا تنقید نہیں ہو گی، پوائنٹ سکورنگ نہیں ہو گی تو پھر یہ ایک ہاؤس لگے گا، ہم ایک لگیں گے توان شاءاللہ آپکی توقع سے بڑھ کر آپکی طرف ہم آئینگے۔ میں جناب سپیکر، جو انہوں نے بات کی کہ پبلک ہیلتھ کے اندر، تو پبلک ہیلتھ کے اندر ایک Sanitation, rehabilitation اور New schemes کا بجٹ تھا، آپ اگر اس بجٹ کو دیکھ لیں تو جو نئی سکیمز ہیں اور پانی کا جو مسئلہ ہے، اس کے اندر Discrimination نہیں ہے، Sanitation کے اندر، بالکل Sanitation کے اندر، (مداخلت) Sanitation کے اندر لیکن اگر پانچ سال یہ سلسلہ جاری رہتا تو پھر بھی کوئی بات تھی، آپ نے تو ایسے ہی ہمیں کٹہرے میں کھڑا کیا ہے، کوئی گیارہ مہینے کی حکومت ہے، وہ اے ڈی پی بھی ابھی خرچ نہیں ہوئی، کوئی دس بارہ پرسنٹ پیسے ابھی خرچ بھی نہیں ہوئے اور آپ نے اتنا واویلا مچا رکھا ہے، ان شاءاللہ ایم پی ایز کو اور اپوزیشن کو Compensate کیا جائے گا، آپ بے فکر رہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ شروع میں اتنا رونا دھونا آپ نے شروع کیا، ہم آپ کی جائز بات تسلیم کرتے ہیں لیکن، لیکن، لیکن آپ، آپ، آپ بے جا اعتراضات نہ کریں، آپ بے جا اعتراضات نہ کریں۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ موقع دے دیں، اس کی پوری تقریر سن لیں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر، اگر ان کو یہ کہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور یہ میں نے اپنے ممبران سے بھی یہ بات کی ہے کہ اگر ایک ہی بجٹ کے اندر سب کو پورا حصہ نہیں مل سکتا تو جو رہ گئے ہیں ان کو Compensate کیا جائے گا جناب سپیکر، یہ میرا وعدہ ہے، ان کے ساتھ میں اس فلور پہ اس سے پہلے بھی کئی وعدے کر چکا ہوں اور وہ میں پورے بھی کر چکا ہوں اور اس پہ میرے ممبران بھی مجھ سے ناراض ہیں اور یہ منور خان صاحب جو جناب سپیکر! میرے بڑے مخالف ہیں اسلئے کہ جو بھی آنریبل ممبر کھڑا ہو جاتا ہے، یہ بیچ میں چٹ بھجوا دیتے ہیں کہ شاہ فرمان، حالانکہ ان کی DDAC کی چیئرمین شپ کیلئے میں اپنی پارٹی کے ساتھ لڑا ہوں لیکن (قہقہے/تالیاں) لیکن یہ باز نہیں آتے، یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر کہیں

Need genuine ہے، Need base بات ہے تو اس کے اوپر بات بھی ہو سکتی ہے، اے ڈی پی میں ان کو بھی رکھا جا سکتا ہے لیکن ایک بات، جو مایوسی ہے ہمیں، وہ یہ ہے کہ جو Achievements ہیں، حکومت کا ایک کمپلینٹ سیل ہے، میں اس کے اندر بیٹھا ہوا ہوں، جو میری ڈیوٹی لگی ہے اور میں بہت زیادہ Impressed ہوں اور مجھے اس کے Response کی کوئی Call آجاتی ہے اور کس طرح اس کا Response آتا ہے، یہ مثال اس سے پہلے نہیں تھی، اس کا بھی مذاق اڑایا گیا، تو اگر حکومت کے اچھے کاموں کا اس انداز سے مذاق اڑایا جائے گا تو پھر یقیناً، سردار بابک صاحب نہیں ہیں اور وہ انہوں نے بڑا گلہ کیا، اس نے شکوہ کیا کہ ہمارے ساتھ جو رویہ روا رکھا گیا، وہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا، تو اگر حکومت جس راہ پہ چل نکلی ہے اور اگر آپ اپوزیشن کا وہ رویہ ہے کہ ساری چیزیں غلط ہو رہی ہیں، کرپشن بھی ختم نہیں ہے، کرپشن بھی ہو رہی ہے، تبدیلی بھی کہیں نظر نہیں آرہی تو ضروری بات ہے جناب سپیکر! کہ ہمیں اس کا دکھ ہو گا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر اپوزیشن دل سے حکومت کی اچھی باتوں کو Appreciate کرے، تنقید بھی کرے، صحیح تنقید بھی کرے، حکومت کو Appreciate کرے اور اس کے ریفارمز ایجنڈے میں مدد دے تو مجھے اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ امید ہے کہ وہ اپوزیشن کی امید سے بڑھ کر ان کا ساتھ دیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: محمود جان خان۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو مخکښې خو زه دا وضاحت کوم چې مونږ ټول د پاکستان تحریک انصاف د جهنډې لاندې یو (تالیاں) د عمران خان، د عمران خان د قیادت لاندې دا زمونږ د پی ټی آئی د منشور لاندې مونږ ټول یو یو۔ د دوه ورونړو په کور کښې جنګ جهګړه راځي، زمونږ څه ګیلې شکوې شته او د هغې نه مونږ خان صاحب او سی ایم صاحب آګاه کړے دے او ان شاء الله په کور کښې د ننه به مونږ دا خپلې ګیلې شکوې ختموؤ او نوره مونږ د پی ټی آئی په منشور باندې او د خان صاحب په دغه باندې ټول یو یو جی۔ زمونږ نور څه خبره نشته (تالیاں) او فارورډ بلاک هم نشته جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب! نن قرارداد ونه ډیر شو، که ته مائنډ کوې نه نو سبا نه بله ورځ به په ایجنډه باندې دا واچوؤ۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm of Wednesday afternoon.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 23اپریل2014ءبعدازدوپہردوبجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)